مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر

تنگی رزق کا
قرآنی علاج

تنگئ رزق کا قرآنی علاج

مؤلف
مولانا ارسلان بن اختر میمن

شعبہ تحقیق و تصنیف:
مکتبہ ارسلان
بنوری ٹاؤن، کراچی۔
فون: 0333-2103655

مکتبہ ارسلان بالمقابل نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔
فون: 0333-2103555

خط وکتابت کا پتہ: مکتبہ زکریا، سلام مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون: 4855305

نام کتاب .... **تنگی رزق کا قرآنی علاج**

مؤلف .... مولانا ارسلان بن اختر

اشاعت اول .... جنوری 2010ء

قیمت ....

اشاعت نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔ فون: 2722080

ملنے کا پتہ:

کراچی: مکتبہ بخاری گلستان کالونی بنوری فون 7520385۔ نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔
بیت القرآن اردو بازار، کراچی۔ صدیقی ٹرسٹ نزد لسبیلہ چوک۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔
اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن۔ دار الاشاعت اردو بازار، کراچی۔ علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی۔

لاہور: مکتبہ رحمانیہ غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ ادارہ اسلامیات انارکلی بازار، لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور۔

راولپنڈی: مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔

فہرست

باب نمبر 1

قرآن مجید کی روشنی میں رزق کی تلاش

میرے عزیز!......

کائنات میں جو بھی کچھ ہوتا ہے...... اللہ کے حکم سے اور اس وحدہ لاشریک کی مرضی سے ہوتا ہے...... چنانچہ ارشاد ربانی ہے......

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ O (سورہ تکویر)

''اور تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو''......

ایک اور جگہ ارشاد ربی ہے......

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا...... (سورہ انعام، پ ۷)

''درخت کا ایک پتہ بھی میری مرضی کے بغیر نہیں گرتا''......

میرے دوستو!......

معلوم ہوا کہ رزق صرف اور صرف اللہ ہی کے حکم سے اس کی مرضی سے ملتا ہے...... بعض لوگ انگوٹھا چھاپ ہوتے ہیں...... مگر کروڑوں کے مالک ہوتے ہیں......
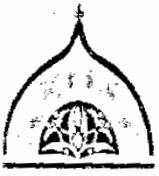
بعض لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگری لے کر نوکری کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں...... لہٰذا یاد رکھئے...... اگر اللہ سے دوستی ہو گئی تو وہ ہمیں بغیر مانگے دیتا رہے گا...... کیونکہ اس کا قانون ہے...... کہ وہ اپنے دوستوں کا خیال دشمنوں سے زیادہ رکھتا ہے...... آپ اللہ کی چاہت میں زندگی گزاریں...... اور آپ کے رزق میں تنگی ہو جائے...... ایسا ہو نہیں سکتا...... بلکہ گناہوں سے...... بچنے پر تو اللہ نے رزق کی کثرت کا وعدہ کر رکھا ہے......

یاد رکھئے!...... خوب یاد رکھئے!......

رزق کا مدار عقل اور کثرت اسباب معاش پر نہیں...... چنانچہ مشاہدات اس امر کو بتاتے ہیں...... کہ ایک شخص ایک ہی تجارت سے غنی اور بڑا مال دار ہو جاتا ہے...... دوسرا شخص متعدد تجارتوں پر ہاتھ مارنے کے باوجود مقروض و پریشان رہتا ہے...... اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے...... کہ بہت سے اہل عقل فاقہ میں مبتلا رہتے ہیں...... اور بہت سے کم عقل و بے وقوف لکھ پتی ہیں...... بہت سے پڑھے لکھے معاش اور رزق کی تنگی کا شکار ہیں...... اور جاہل وانگوٹھا چھاپ کروڑ پتی لکھ پتی ہیں...... رزق کا دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے...... جس کو چاہتا ہے...... بے حساب روزی دیتا ہے...... اور جس کو چاہتا ہے...... روزی کم دیتا ہے...... قرآن حکیم میں رزق کے متعلق کئی آیات آئی ہیں...... صرف چند ایک آیات کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے...... جو درج ذیل ہیں......

ترجمہ: ”کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے...... زیادہ روزی دیتا ہے...... اور جس کو چاہے کم“......

''سوتم رزق اللہ کے پاس سے تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر کرو''......

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے......

یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ......

''جسے چاہتا ہے......کھلا رزق دیتا ہے......اور جسے چاہتا ہے......تنگ کر دیتا ہے''...... سورۃ الشوریٰ آیت ۱۲

......پھر یہی بات سورۃ القصص میں ملتی ہے......جب قارون کو اس کے فخر و تکبر کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا......تو جو لوگ پہلے اس کی شان و شوکت سے متاثر ہونے کے باعث اس جیسا بننے کی تمنا کر رہے تھے......اب اس کا انجام دیکھ کر کہہ اٹھے......

وَیکَانَ اللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَیَقۡدِرُ......

ترجمہ: ''افسوس ہم بھول گئے تھے......کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے......کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے......تنگ کر دیتا ہے''...... (سورۃ القصص آیت ۸۲)

گویا کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ آیت میں ہم سے یہ کہہ رہا ہے......کہ میرے بندوں رزق کے خزانے صرف اور صرف میرے ہی ہاتھ میں ہیں......میرے علاوہ کون ہے......جو تمہیں رزق دے......لہٰذا اگر تم نے میری فرمانبرداری کی......میری چاہت پر زندگی گزاری......تو میں تمہارے لئے رزق کے دروازے کھول دوں
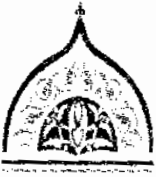
گا...... اگر تم نے مجھے ناراض کیا تو میں تمہیں رزق کے لئے تھکا دوں گا...... اور پھر بھی ملے گا وہی جو میں چاہوں گا......

آسمان سے رزق کے وعدے

1 ...... وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُوْنَ O

(سورۃ زاریات)

''اور آسمان میں ہے...... روزی تمہاری...... اور جو تم سے وعدہ کیا گیا''......

دیہاتی کا قصہ

امام اصمعیؒ کا بیان ہے...... میں بصرہ کی جامع مسجد سے آ رہا تھا سامنے سے ایک اعرابی آیا...... اور مجھ سے پوچھا تم کس قبیلے سے ہو میں نے کہا...... بنی اصمع سے بولا...... کہاں سے آ رہے ہو میں نے کہا...... وہاں سے جہاں اللہ کا کلام پڑھا جاتا ہے...... کہنے لگا...... مجھے بھی کچھ سناؤ...... میں نے سورۃ والذاریات تلاوت کی ...... جب آیت فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ...... پر پہنچا تو اعرابی نے کہا بس کرو پھر خود اٹھ کر اپنی اونٹنی کے پاس گیا اس کو نحر کیا...... اور گوشت آنے جانے والوں کو بانٹ دیا ...... اور پھر اپنے کمان...... اور تلوار توڑ دی...... اور منہ موڑ کر چلا گیا......

اس کے بعد جب میں ہارون رشید کے ساتھ حج کو گیا...... اور (مکہ مکرمہ میں) گھومنے نکلا...... تو اچانک ایک آواز سنی کہ کوئی کمزور آواز سے مجھے

پکار رہا تھا...... میں نے منہ موڑ کر دیکھا تو وہی اعرابی تھا...... میں قریب گیا تو اس نے سلام کیا...... اور وہی سورت (الذاریات) سنانے کی فرمائش کی جب میں نے پڑھ کر سنائی...... اور اسی آیت پر پہنچا تو اس نے ایک چیخ ماری...... اور بولا ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اس کو حق پایا پھر کہنے لگا کیا...... اور کچھ (آپ پڑھیں گے)......

میں نے اس سے آگے پڑھا...... فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ...... اعرابی نے یہ سنتے ہی ایک چیخ ماری...... اور کہا سبحان اللہ رب جلیل کو کس نے غضب ناک کر دیا کہ اس نے قسم کھائی لوگوں نے اس کی بات کو سچ نہ جانا...... اور اس کو قسم کھانے پر مجبور کر دیا یہ الفاظ اس نے تین بار کہے...... اور یہی کہتے کہتے اس کی جان نکل گئی...... (تفسیر مدارک)
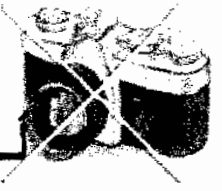
رزق کے دروازے بند ہونے کی اصل وجہ

2 ...... انسانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ رزق کے دروازوں کو بند کر دیتے ہیں...... ارشاد باری تعالیٰ ہے......

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طٰہٰ:۱۲۴)

ترجمہ: ''جو اللہ کی یاد سے اعراض کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ اس کی معیشت کو تنگ کر دیتے ہیں''......

اگر ہم گناہ کرنا چھوڑ دیں تو پھر دیکھنا...... کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق کی

کتنی بہتات ہوگی......

لوح محفوظ میں رزق کا ذکر

3 ......منصور بن عبد الرحمن فرماتے ہیں......کہ ایک روز میں حضرت حسن ؓ کی خدمت میں بیٹھا تھا......ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ آپ ؓ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر دریافت کروں......

مَآ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَہَا...... (سورۃ الحدید)

ترجمہ: ''میں نے دریافت کیا تو فرمایا......سبحان اللہ کیا اس کے پید اہونے سے پہلے ہی (ازلی دفتروں) میں لکھی ہوتی ہے......

باب نمبر 2
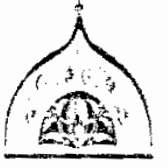
رزق کی تنگی سے حفاظت کا قرآنی علاج

میرے عزیز!......

قرآن وحدیث میں رزق میں برکت کے لئے جوانمول......اور مثالی نسخے ......اور اسباب بتائے گئے ہیں......ان میں ایک نسخہ کلام اللہ کی تلاوت کرنا ہے......

لہٰذا جب بھی آپ کو کسی قسم کی پریشانی لاحق ہو جائے......جسمانی یا روحانی ......آپ اللہ کے کلام کی تلاوت کا اہتمام کریں......اس کی برکت سے بے چینی بے سکونی آہستہ آہستہ غائب ہو جائے گی......

کیونکہ خود قرآن ہی میں اللہ کا ارشاد ہے......

سورۃ الواقعہ سے رزق کی تنگی کا علاج

1 ......حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے......کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ......

مَنْ قَرأَ كُلَّ لَيْلَةٍ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا......

ترجمہ: ”جو شخص ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھے گا اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا“......

راوی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے شاگرد کا بیان ہے......کہ
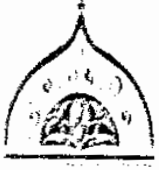
حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اپنی لڑکیوں کو حکم دے کر روزانہ رات کو سورہ واقعہ پڑھوایا کرتے تھے...... (مشکوٰۃ، صفحہ نمبر ۱۷۹، بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ...... حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ......

''تم اپنی عورتوں کو سورۃ واقعہ سکھاؤ...... کیونکہ وہ غنا یعنی مالداری

لانے والی سورت ہے''...... (کنز الاعمال، ج ۱ صفحہ ۱۴۵)

حدیث میں فرمایا کہ......

''جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے...... اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا''......

اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ......

''سورہ واقعہ عورتوں کو سکھاؤ...... کیونکہ یہ مالداری لانے والی سورۃ ہے''......

اسی لئے عبداللہ بن مسعود ؓ روزانہ اپنی لڑکیوں کو اہتمام کے ساتھ روزانہ سورہ واقعہ پڑھوالیا کرتے تھے......

سورۃ الکافرون سے فاقہ کا علاج

2 ...... حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے...... فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

اے جبیر!...... کیا تم پسند کرتے ہو کہ جب سفر پر نکلو تو اپنے ساتھیوں کی طرح ان سب میں سے زیادہ خوشحال...... اور بہت زیادہ فائدہ مند بن جاؤ؟......

میں نے کہا...... ہاں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان......

فرمایا یہ پانچ سورتیں پڑھ......

قل یآایھا الکفرون......اوراذا جاء نصر اللہ والفتح......اورقل ھو اللہ احد......اورقل اعوذبرب الفلق......اورقل اعوذ برب الناس ......ہر سورت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کر......اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پر ختم کر......

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......کہ میں غنی......اور بہت مال والا تھا لیکن جن کے ساتھ سفر پر نکلتا تو سب سے شکستہ حال......اور بہت ہی کم مایہ ہوتا......لیکن جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ سکھایا......اور میں نے اس کو پڑھا تو میں سب سے زیادہ خوشحال......اوران میں بہت زیادہ فائدہ مند ہوتا...... یہاں تک کہ میں اپنے سفر سے واپس آ جاتا......

باب نمبر 3
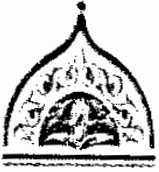
رزق کی تلاش احادیث کی روشنی میں

1 ...... حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے...... کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں......:

اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجلُہٗ

یعنی روزی بندے کو ایسے تلاش کرتی ہے...... جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے......

(حوالہ رواہ ابن حیان، حلیۃ الاولیاء، رقم ۷۹۰۸، ج ۶، ص ۸۹)

چلغوزے کے اندر کلمہ

2 ...... وہب بن منبہ کی سند سے بیان کیا ہے......

انھوں نے کہا کہ جب تمہارے نبی ﷺ اس مسجد میں سو رہے تھے یا سوئے ہوئے شخص کی طرح تھے کہ اتنے میں ایک شخص چلغوزہ یا اس سے مشابہہ کوئی چیز لایا ......تو آپ ﷺ نے اسے لے کر توڑا تو اس میں سے ایک ہرا پتہ برآمد ہوا...... جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا...... تو آپ ﷺ نے فرمایا......

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اس کے فیصلے کے بارے میں تہمت لگائے ......یا رزق کی عطا میں دیر سمجھے اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ انصاف نہیں کیا''...... (حوالہ حلیہ الاولیاء)
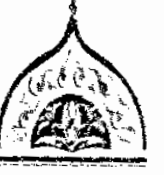
جزاع وفزاع کے نقصانات

3 ......''حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ......اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ......

مَنْ سَخِطَ رِزْقَهٗ ......

یعنی جو آدمی اپنی تنگی رزق پر ناراض ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی نہ ہو)۔

وَبَثَّ شِكْوَاهُ

اور اس تنگی رزق کا شکوہ پھیلائے (یعنی تنگی رزق کی لوگوں کے سامنے شکایت کرے)۔

وَلَمْ يَصْبِرْ

اور صبر نہ کرے......

لَمْ يَصْعَدْ لَهٗ إِلَى اللّٰهِ حَسَنَةٌ ......

اور صبر نہ کرے تو اس کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی (یعنی اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا)......
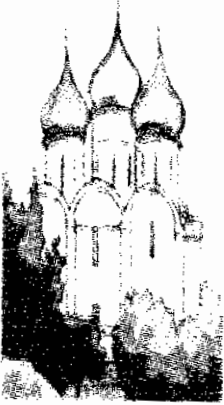
وَلَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانَ......

''اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ کو اس پر سخت غصہ ہوگا''...... (حوالہ ابی نعیم فی الحلیہ، صفحہ ۲۴۵/۸)

اس حدیث میں امت کے لئے یہ تعلیم و درس ہے...... کہ رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا چاہئے...... اور رزق کی تنگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ناراضگی کا اظہار کرنے...... اور شکوہ کرنے کا انجام یہ ہوتا ہے...... کہ انسان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف نہیں جاتی...... نیکی کا بارگاہ خداوندی میں نہ پہنچنا اس کی عدم قبولیت کی دلیل ہے......

رزق سے مایوسی گناہ ہے

4 ...... ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ......

''جب تک تمہارے سر ہلنے کی طاقت رکھتے ہیں...... اور تمہارے بدن میں جان باقی ہے...... اپنے رزق سے مایوس نہ ہو...... بے شک انسان ماں کے پیٹ سے ایک ننھا کمزور وجود لے کر آتا ہے...... پھر خدا اسے رزق دیتا رہتا ہے...... اور وہ توانا آدمی بن جاتا ہے''...... (مسند احمد صحیح ابن حبان)

دنیا میں آتے ہی رزق لکھ دیا جاتا ہے

5 ...... صحیح مسلم میں حضور ﷺ کا ارشاد نقل ہے کہ......

''بے شک تم میں سے ہر ایک کو اس کی ماں کے رحم میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں......اور چالیس دن تک جمے ہوئے خون......اور چالیس دن تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رکھا جاتا ہے...... پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتے ہیں......جو اس میں روح ڈالتا ہے......اور اسے ان چار چیزوں کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے......

بِكَتْبِ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ الخ......

(حوالہ صحیح مسلم)

(۱)......اس کا رزق کتنا ہوگا......

(۲)......اس کی زندگی کتنی ہوگی......

(۳)......اس کی موت کب اور کہاں واقع ہوگی......

(۴)......اور یہ کہ وہ نیک بخت ہوگا یا شقی و بد بخت......

اب دیکھیں کہ ماں کے پیٹ میں چار مہینے گزرے ہوئے ہمیں کتنا عرصہ ہوا...... ابھی اللہ ہی جانتا ہے......کہ مزید یہاں کتنا رہنا ہے......تو پہلے دن ہی اللہ تعالیٰ نے رزق لکھ دیا کہ اس کا رزق کتنا ہے......اور یہ کہ یہ بچہ کہاں کہاں پھرے گا وغیرہ وغیرہ......غرض موٹی موٹی باتیں ساری کی ساری لکھ دی جاتی ہیں......اور آخر میں فرشتہ اللہ تعالیٰ سے پوچھتا

ہے……

شَقِیٌّ اَوْسَعِیْدٌ؟……

پروردگار!…… یہ نیک بخت ہے…… یا بد بخت ہے؟……

کوّے کے بچوں کی غیبی پرورش

6 ……تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے…… کہ کوے کے بچے جب نکلتے ہیں ……تو اس کے بدن پر بال……اور پر سفید ہوتے ہیں…… یہ دیکھ کر کوا ان سے نفرت کر کے بھاگ جاتا ہے…… کچھ دنوں کے بعد ان پروں کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے……تب ان کے ماں باپ آتے ہیں……اور ان کو دانہ وغیرہ دیتے ہیں……ان ابتدائی دنوں میں جب ان کے ماں باپ ان چھوٹے بچوں سے متنفر ہو کر بھاگ جاتے ہیں……اور ان کے پاس بھی نہیں آتے……اس وقت اللہ تعالیٰ چھوٹے چھوٹے مچھر ان کے پاس بھیج دیتے ہیں……اور وہی مچھر ان کی غذا بن جاتے ہیں۔

باب نمبر 4

گناہوں سے بچنے پر رزق میں برکت کا وعدہ

میرے عزیزو!...... ہمارا ملک زرعی ملک ہے...... ہماری زمین اتنی سرسبز ہے...... کہ ہم ساری دنیا کو گندم دے سکتے ہیں...... مگر اللہ کی نافرمانی ہوئی تو گندم ناپید ہوگئی...... ساری دنیا کو ہم دودھ پہنچا سکتے ہیں...... مگر آج ہماری قوم گندم اور دودھ کے لئے پریشان ہے...... یہ کیوں ہوا؟...... اللہ تعالیٰ قرآن میں اس کی وجہ بتا رہا ہے......

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ...... (سورۃ النحل پ ۱۴)

پاکستان والے میرے نافرمان ہو گئے......

پھر اللہ نے کیا کیا؟......

فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ......

پھر میں نے ان کی برکتیں کھینچ کر ان کو خوف...... اور بھوک کا لباس پہنچا دیا......

زرعی ملک ہونے کے باوجود ان کو گندم...... اور چاول پر لڑاتا ہے...... یہ بات غور کرنے کی ہے...... کہ بھوک صرف معدہ میں پیدا ہوتی ہے...... مال کی کمی کا

خوف صرف دل میں پیدا ہوتا ہے..... مگر یہاں اللہ کہہ رہا ہے کہ..... میں نے پورے بدن کو خوف ..... اور بھوک سے بھر دیا.....
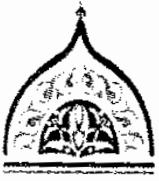
رزق سے برکت نکلنے کی وجہ

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب دامت برکاتھم نے ارشاد فرمایا کہ..... میرے دوستو!..... اللہ تعالیٰ تو ہمیں رزق عطا فرما دیتے ہیں..... مگر ہم اس رزق کا استعمال غلط طریقے سے کرتے ہیں..... جس کی وجہ سے اس رزق سے برکت نکل جاتی ہے..... جب برکت اٹھ جاتی ہے..... تو جتنا کماتے چلے جائیں گے ضرورتیں اس سے زیادہ بڑھتی چلی جائیں گی..... حتیٰ کہ انسان کروڑوں کی فیکٹریوں کا مالک ہو کر بھی روتا پھرتا ہے..... کہ میں قرضے میں دبا ہوا ہوں.....

ایک منیجر کا رونا دھونا

حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ..... مجھے ایک منیجر صاحب تقریباً ۱۲ سال پہلے ملنے کے لئے آئے..... اس وقت اس کی تنخواہ ستر ہزار روپے تھی..... اسے فیکٹری کی طرف سے دو کاریں کوٹھی گارڈ..... اور میڈیکل فری کی سہولیات حاصل تھیں..... اس کے تین بچے تھے..... انہوں نے آ کر اپنے حالات سنائے..... اور آنسوؤں سے رو پڑے..... میں نے پوچھا کہ آپ رو کیوں رہے ہیں؟.....

کہنے لگے..... میں کس کے سامنے دل کھولوں کہ میرے اخراجات پورے نہیں ہوتے.....

میں نے پوچھا......وہ کیسے؟......

انہوں نے بتایا کہ......میں نے نئی گاڑی نکلوائی......چار دن بھی نہیں ہوئے تھے کہ ایکسیڈنٹ سے وہ گاڑی بالکل ختم ہوگئی......اور اب تک مجھے سات لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا ہے......بیچارے ہزاروں کماتے تھے......اور لاکھوں گنوا بیٹھتے تھے......اور اتنا کما کر بھی روتے تھے کہ......میرے خرچ پورے نہیں ہوتے......اللہ تعالیٰ رزق تو دیتے ہیں......مگر ہمارے کرتوت رزق کی برکت کو ضائع کر دیتے ہیں......

اللہ سے بے وفائی پر رزق کی تنگی

حضرت مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ......خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمتہ اللہ علیہ کا شعر ہے......

نگاہ اقربا بدلی مزاج دوستاں بدلا
نظر اک ان کی کیا بدلی کہ کل سارا جہاں بدلا

جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے......سارا جہاں اس کا نافرمان ہو جاتا ہے......

ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں......کہ جب مجھ سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے......تو میری بیوی بھی نافرمان ہو جاتی ہے......میرے بچے بھی مجھے ستاتے ہیں......میرا گھوڑا بھی خلاف چلتا ہے......اور میرا گدھا بھی نافرمان ہو جاتا ہے...... یہ وہ دنیاوی حکومت نہیں ہے کہ......پاکستان میں جرم کر کے برطانیہ یا امریکہ میں جا کر

سیاسی پناہ لے لی...... اللہ کا مجرم کہیں سیاسی پناہ نہیں پا سکتا...... کیونکہ سارے عالم میں خدا ہی کی حکومت ہے...... اسی کی زمین ہے...... اسی کا آسمان ہے...... لہٰذا جلدی توبہ کرلو معافی مانگ لو...... تب چین پا جاؤ گے......

استغفار کر کے رب کو راضی کرلو

لہٰذا دوستو!......

استغفار کرنا اللہ کو راضی کرنا معافی مانگنا بہت بڑا ذکر ہے...... جو اپنے مالک کو راضی کرلے وہ اصلی ذاکر ہے......

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبِ ...... (سورۃ الرعد پ۱۲)

اگر توبہ کر کے مالک کو خوش کرلو معافی مانگ لو تو تمہارے قلب کو چین آئے گا کیونکہ ذکر سے دل کے چین کا واسطہ...... اور رابطہ ہے...... اور یہ اللہ کا ضابطہ ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... کہ تمہارے سینہ میں دل ہم نے بنایا ہے...... لہٰذا اس دل کو چین صرف ہماری یاد ہی سے ملے گا...... اور نافرمانی...... اور گناہ سے تم بے چین...... اور پریشان رہو گے...... بے چینی کا سبب گناہ ہے...... لہٰذا اس کا علاج یہی ہے...... کہ استغفار کر کے تم ہم کو راضی کرلو......
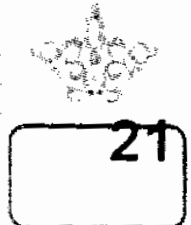
تقویٰ کی برکت سے رزق ملنے کے چند قرآنی دلائل

تقوے کے رزق کا سبب ہونے پر کئی آیات کریمہ دلالت کرتی ہیں......ان میں سے چند ایک مناسب تفسیر کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں......

1 ......اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهِ يَجْعَلْ لَه، مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُه، إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (سورة الطلاق ۲۔۳)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے......اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے......اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے...... جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا......اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ پورا کر کے رہتا ہے......اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے''......

2 ......اور فرمایا......

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَه، مِنْ أَمْرِهٖ يُسْرًا (۶۵۔۴)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں آسانی کر دے گا''......

اس آیت مبارکہ پر مولانا شبیر احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ جو حاشیہ ثبت فرماتے ہیں...... یہ ہے......

''اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کے احکام کی بہر حال تکمیل کرو خواہ کتنی ہی مشکلات وشدائد کا سامنا کرنا پڑے...... اللہ تعالیٰ تمام مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا ......اور سختیوں میں بھی گذارہ کا سامان کر دے گا''......

گناہوں سے بچنے کے دو انعامات

اس ارشاد مبارک میں اللہ رب العزت نے بیان فرمایا کہ...... جس شخص میں تقوے کی صفت پیدا ہو گئی اللہ تعالیٰ اس کو دو نعمتوں سے نوازیں گے......

پہلی نعمت یہ ہے...... اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم ومصیبت سے نجات دیں گے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (یَجْعَلْ لَہٗ مَخْرَجًا) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں......
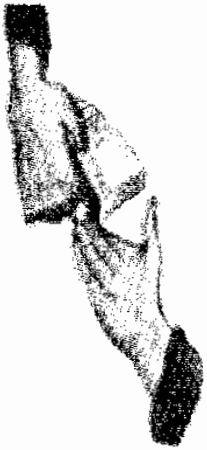
یُنْجِیْهِ مِنْ کُلِّ کَرْبِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ......

(تفسیر القرطبی ۱۸/۱۵۹)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کو دنیا وآخرت کے ہر غم سے نجات دیں گے''....

حضرت ربیع بن خثیم آیت کریمہ کے اس حصے کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں......

وَيَجْعَلُ لَهُ مُخْرَجًا مِنْ كُلِّ مَايَضِيقُ عَلَى النَّاسِ......

(زاد المسیر ۸/ ۲۹۱_۲۹۲، نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البغوی ۴/ ۳۵۷ وتفسیر الخازن ۷/ ۱۰۸)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس بات سے نکلنے کی راہ پیدا فرمادیں گے جو لوگوں کے لیے تنگی ......اور مشکل کا سبب بنتی ہے''......

دوسری نعمت یہ ہے......کہ اللہ تعالیٰ اس کو وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے ...... جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا...... حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں......

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کر کے اور ان کی طرف سے ممنوعہ باتوں سے دور رہ کر متقی بن جائے وہ اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کی راہ پیدا فرمادیں گے ......اور اس کو وہاں سے روزی عطا فرمائیں گے...... جہاں سے رزق کا ملنا اس کے خواب وخیال میں بھی نہ ہوگا......

اللہ اکبر!......تقوے کی خیر وبرکات کتنی عظیم......اور قیمتی ہیں......حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ اَكْبَرَ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ فَرَجًا (وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ

مُخْرَجًا......

غموں اور دکھوں سے نجات کا نسخہ بتلانے والی قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت کریمہ یہ ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مُخْرَجًا......

جو گناہوں سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پریشانی سے نکال دیتے ہیں۔

تقویٰ پر مالی پریشانی سے حفاظت پر بطور دلیل ایک حدیث مبارکہ

3 ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّمَدَّ لَهٗ فِيْ عُمْرِهٖ وَيُوَسَّعَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَتُدْفَعَ عَنْهُ مِيْتَةُ السُّوْءِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ......

"جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے...... اور اس کے رزق میں فراخی ہو...... اور دکھ و تکالیف سے نجات ہو ...... تو وہ اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرے...... اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے...... (حوالہ الفجر الرابع)

بے روزگاری کا علاج

4 ...... حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتھم نے ارشاد فرمایا کہ...... ایک صاحب نے پرچہ دیا کہ بے روزگار ہوں دعا فرما دیجئے...... فرمایا کہ

جتنے بے روزگار ہیں...... وہ تقویٰ اختیار کریں...... کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے ......

جو متقی ہوگا...... ہم اس کو ایسی جگہ سے روزی دیں گے...... کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوگا ...... لہٰذا داڑھی رکھو...... اور ٹخنہ کے اوپر پائجامہ رکھو...... پانچوں وقت کی نماز پڑھو ...... اور کسی کو ستایا ہو تو اس سے معافی مانگو اللہ کا بھی حق ادا کرو...... بندوں کا بھی حق ادا کرو متقی بن جاؤ...... روزی نہ پاؤ تو پھر کہنا...... اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان رکھتا ہوں......
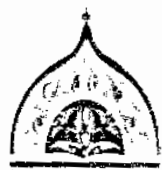
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ...... (سورۃ الطلاق، پ ۲۹)

جو تقویٰ سے رہے گا اللہ اس کو مصیبت سے خلاصی دے گا...... اور ایسی جگہ سے روزی دے گا...... جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا...... اس لئے صوفیوں سے مولویوں سے...... اور طالب علموں سے کہتا ہوں...... کہ روزی کی فکر نہ کرو تقویٰ کی فکر کرو کہ تمہارے تقویٰ پر لقوہ نہ گرے یہ فتویٰ سن لو......

جو لوگ مقروض ہیں...... اور دین دار بھی ہیں...... یا مغنی پڑھیں (۱۱۱) دفعہ لیکن اگر گناہ نہیں چھوٹ رہے ہیں...... تو بھی یا مغنی پڑھو اللہ کا نام بہت بڑا نام ہے...... انشاء اللہ گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی ہوجائے گی ......اور قرض بھی ادا ہوجائے گا...... غریبی بھی دور ہوجائے گی...... لیکن تقویٰ سے جلد کام بن جائے گا...... تاکہ رحمت کے ٹرک کو سائیڈ مل جائے...... گناہ کے غضب کا ٹرک بیچ میں حائل نہ ہو......اور دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو برکت والا رزق عطا
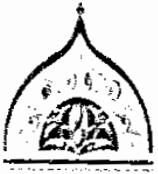
نمازی اور بے نمازی کے رزق میں فرق

5 ......ریاض شہر کے ایک معزز آدمی نے مجھے بتایا کہ......۱۳۷۶ھ میں جبیل کے کئی مچھیرے مچھلی کے شکار کے لئے سمندر کی طرف گئے...... تین دن تین رات انہیں ایک بھی مچھلی ہاتھ نہیں لگی...... وہ پانچوں وقت کے نمازی تھے...... پاس میں مچھیروں کا ایک ......اور گروپ بالکل بے نمازی تھا......لیکن وہ شکار میں کامیاب ہو رہا تھا......ان میں سے بعض لوگوں نے کہا: سبحان اللہ!......ہم تمام نمازیں پڑھتے ہیں......اور ابھی تک کچھ نہیں ملا...... یہ بے نمازی ہیں......اور کامیاب ہیں۔

شیطان نے وسوسہ اندازی کی......اور پہلے فجر کی چھوٹی...... پھر ظہر عصر چھوڑ بیٹھے...... بعد عصر سمندر کے پاس پہنچے تو ایک مچھلی ملی......اسے نکال کر اس کا پیٹ چیرا تو اس کے اندر سے ایک قیمتی موتی نکلا......ان میں سے ایک نے اس الٹ پلٹ کر دیکھا پھر بولا......کیا خدا کی شان ہے!...... جب اطاعت خدا کر رہے تھے ...تو کچھ نہ ملا......نافرمانی میں یہ مال ہاتھ آیا...... یقیناً دال میں کچھ کالا ہے......

پھر اس نے موتی اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا کہ اللہ اس کا عوض عطا فرمائے گا......ساتھیوں سے بولا چلو......دوسری جگہ چلو...... یہاں ہم نے رب کی نافرمانی کی ہے......وہاں سے تین چار کلومیٹر دور جا کر خیمہ لگایا...... پھر ساحل سمندر پر پہنچے ......اب کی بار انہیں الکنعد مچھلی ملی......اس کے پیٹ میں بھی ایک بہترین موتی ملا

...... بول اٹھے...... الحمد اللہ اس نے ہمیں رزق طیب عنایت کیا...... اب کیونکہ وہ توبہ کر چکے تھے...... اور نماز پڑھ رہے تھے اس لئے اس موتی کو لے لیا......

دیکھئے کہ معصیت میں پڑے تھے تو رزق خبیث ملا طاعت گزار ہوئے...... تو رزق طیب ''اگر وہ اللہ و رسول کی عطا پر راضی رہتے...... اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے...... تو اللہ و رسول انہیں اپنے فضل سے اور نوازتے...... وہ کہتے کہ ہم اللہ کی طرف ہی رغبت رکھتے ہیں''......

اللہ دیکھ رہا ہے

6 ...... میرے دوستو!......

جس دل میں اللہ کی محبت آ جاتی ہے...... وہ شخص جان دے دیتا ہے...... پر مالک کو ناراض نہیں کرتا...... اور اگر اس سے کبھی کوئی خطا ہو جاتی ہے...... تو رو رو کر رب کو منا لیتا ہے...... اے کاش!...... ہمیں بھی اس بات کا احساس ہو جاتا ہے...... کہ اللہ دیکھ رہا ہے......

اللہ (عزوجل) سے کوئی بھی شے پوشیدہ نہیں...... باریک ذرات جو خوردبین سے بھی نہیں دیکھے جاسکتے...... اللہ (عزوجل) انہیں بھی دیکھ رہا ہے......

ہم کمرے میں ہوں یا گھر کے صحن میں...... ہم میزبان ہوں یا مہمان...... جاگ رہی ہوں یا نیند میں...... ہم جہاں بھی ہوں...... جو کچھ بھی کر رہے ہوں...... ہر حال میں اللہ (عزوجل ھمیں دیکھ رہا ہے...... ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے...... اللہ

تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى...... (سورۃ العلق پ ۳۰)

ترجمہ: ''تو کیا حال ہوگا...... کیا نہ جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے''......

اے چھپ چھپ کر گناہ کرنے والوں......

چھپ چھپ کر خط لکھنے والوں......

چھپ چھپ کر فون کرنے والوں......

چھپ چھپ کر بیہودہ فلمیں دیکھنے والوں......

انٹرنیٹ پر حیا سوز مناظر دیکھنے والوں......

یہ کیوں بھولتے ہو!...... کہ اللہ دیکھ رہا ہے...... ہر وقت دیکھ رہا ہے...... ہر جگہ دیکھ رہا ہے...... کوئی مکان...... کوئی دکان...... کوئی گھر...... کوئی محل ایسا نہیں جو اس کی نظر سے اوجھل ہو...... انسان ہر وقت اللہ (عزوجل) کی نظر میں ہے...... جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے......

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا...... (سورۃ النساء، آیت ۱)

ترجمہ: ''بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے''......

باب نمبر 5
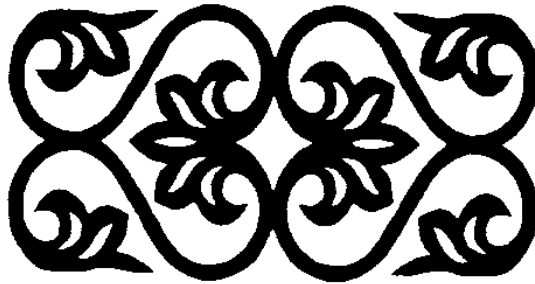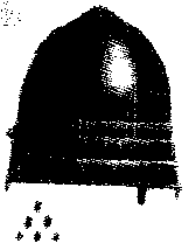
تنگی رزق کا قرآنی علاج......استغفار

مسلمانو!......توبہ واستغفار ایک ایسا بہترین وظیفہ ہے......کہ جس کی کثرت سے مال واولاد میں کثرت ہوتی ہے......رحمت کی بارشیں برستی ہیں......اور قحط سالی دور ہوتی ہے......معلوم ہوا کہ......توبہ رزق کی وسعت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے......حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا......

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا...... (سورۃ نوح پ۲۹)

ترجمہ: ''تو میں نے کہا کہ اپنے رب سے معافی مانگو......وہ بڑا معاف کرنے والا ہے......تم پر شراٹے کا مینہ بھیجے گا مال......اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا......اور تمہارے لئے باغ بنادے گا......اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا......''

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......آیت میں اس بات کی دلیل ہے......
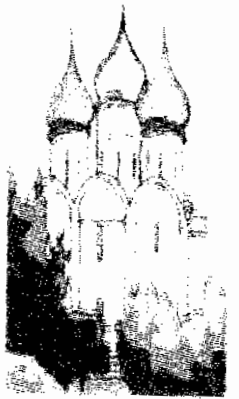
کہ گناہوں کی معافی کا سوال کرنے کے ذریعے رزق ......اور بارش طلب کی جاتی ہے......
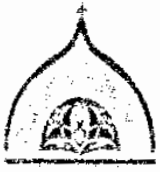
ان مبارک آیتوں سے پتہ چلتا ہے...... کہ استغفار کے مندرجہ ذیل فائدے ہیں......

(۱)...... بارش برستی ہے......اور قحط سالی دور ہوتی ہے......

(۲)...... مال ورزق بڑھتا ہے......اور تنگدستی دور ہوتی ہے......

(۳)......اولاد بڑھتی ہے......

(۴) زمین کی پیداوار میں ترقی ہوتی ہے......

(۵)......گناہ معاف ہوتے ہیں......

استغفار کرنے پر موسلا دھار بارش کا انعام

عہد فاروقی میں ایک دفعہ قحط سالی ہوگئی حضرت فاروق اعظم ؓ تمام صحابہ ؓ کے ہمراہ مسجد میں طلب بارش کے لئے آئے ......اور ممبر پر تشریف لائے تاکہ بارش کے لئے دعا کریں مگر انہوں نے ممبر پر استغفار کی......اور واپس آگئے واپسی پر لوگوں نے عرض کیا...... کہ آپ نے بارش کے لئے کوئی دعا نہیں کی؟......آپ نے فرمایا کہ میں نے بارش کے لئے دعا مانگی ہے......اور یہ آیت تلاوت فرمائی......

چنانچہ اسی دن زور کی بارش ہوئی......

تین تجربہ شدہ باتیں

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی دامت برکاتھم نے ارشاد فرمایا کہ......

تین باتیں بڑی تجربہ شدہ ہیں......ان کو آپ اپنا لیجئے......

(۱)......پہلی بات یہ ہے......جو بندہ بہت ہی پریشان حال ہو......اور اس کی پریشانیاں ختم نہ ہوتی ہوں تو حدیث پاک میں آیا ہے......کہ وہ استغفار کی کثرت کرے استغفار کی کثرت سے اللہ تعالیٰ اس کے دل کا غم اس سے دور فرما دیتے ہیں......لہٰذا استغفر اللہ کی کثرت رکھیں......جو آدمی کسی بھی وجہ سے پریشان ہو وہ چلتے پھرتے کثرت کے ساتھ زبان سے اس کا ورد کرسکتا ہے......اگر صبح و شام دو سو مرتبہ تسبیح کرنا چاہے......تو وہ بھی کرسکتا ہے......

(۲)......دوسری بات یہ ہے......کہ جس کے اوپر فقر......اور تنگدستی مسلط ہے......بڑی کوشش کے باوجود اس کا کاروبار نہیں چلتا......اور کوئی......اور صورت بھی نظر نہیں آتی......تو وہ پڑھے......

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ......

یہ ایک ایسا عمل ہے......کہ اس کی کثرت سے اللہ تعالیٰ بندے کے لیے رزق کے دروازے کو کھول دیتے ہیں......

(۳)......تیسری بات یہ ہے......کہ اگر بندے کو اللہ تعالیٰ نے بہت نعمتیں دی ہوئی ہوں......اور وہ چاہے......کہ مجھ سے یہ نعمتیں واپس نہ لی جائیں تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت کے ساتھ الحمد للہ کہے......اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں کو سلامت رکھیں گے اللہ نے اولاد دی......گھر دیا......نیک بیوی دی......رزق دیا......عزت دی......اب جو بندہ چاہتا ہے......کہ مجھ پر یہ سب نعمتیں سلامت رہیں تو اس کو چا

ہے کہ..... وہ کثرت کے ساتھ الحمد للہ کہے..... اللہ تعالیٰ اس کی ان نعمتوں میں ......اوراضافہ فرمادیں گے......

مصیبتوں کے ہجوم سے نکلنے کا نبوی راستہ

دوستو!...... حضور ﷺ کا ارشاد ہے......

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ ......

ترجمہ: ''جو شخص استغفار کو لازم کر لیتا ہے......''

تو کیا انعام ملے گا؟......

جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِکُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا...... (الحدیث)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نکال دیں گے......''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے...... کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو استغفار کو لازم پکڑے گا (بہت کثرت سے استغفار پڑھا کرے) خدائے پاک ہر تنگی و پریشانی سے نجات ہر رنج وغم سے چھٹکارا دے گا ......اور ایسی جگہ سے رزق دے گا ...... جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا......

(الدرداء ۱۵۹۹/۳، ابوداؤد ۲۱۳، الترغیب ۲/۴۶۸)

مہربان اللہ!......نافرمان بندے

1 ......ایک روایت میں آتا ہے کہ......تم اگر سارے فرمانبردار بن جاؤ ......اور تم میں کوئی گناہ گار نہ رہے...... اللہ تعالیٰ تم سب کو موت دے کر ایسی قوم لا

ے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے......

لَوَجَدُاللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا...... (سورۃ النساء، پ ۵)

ترجمہ: "تم اللہ کو مہربان پاؤ گے"......

موت سے قبل توبہ کرلو

میرے بھائیو! ...... جب آدمی توبہ کرتا ہے...... تو آسمان پہ روشنی ہوتی ہے...... جیسے شادی میں قمقمے جلتے ہیں...... پتہ چلتا ہے...... کہ یہاں کوئی خوشی ہے...... اسی طرح آسمان پر چراغاں ہوتا ہے......

فرشتے پوچھتے ہیں...... یہ چراغاں کیسا ہے؟...... چنانچہ ایک فرشتہ ساتویں آسمان سے اعلان کرتا ہے...... فلاں مرد و عورت نے آج توبہ کرلی ہے...... اللہ نے اس خوشی میں آسمان سجائے ہیں......

اللہ کے بندو! ...... خوشی اور چراغاں تو ہمیں کرنا چاہیے کہ ہماری توبہ قبول ہوئی ...... دنیا اور آخرت کی مصیبتیں ٹل گئیں مگر خوشی اللہ تعالیٰ منا رہے ہیں...... جس کو ہماری توبہ کی پرواہ نہیں...... ہم توبہ کریں...... تو وہ غنی...... ہم نماز پڑھیں...... تو وہ غنی نہ پڑھیں...... پھر بھی وہ غنی......

ہماری اطاعت اس کو اونچا نہیں کرتی...... ہماری نافرمانی اس کو پست نہیں کرتی...... ہماری فرمانبرداری سے اس کی عزت زیادہ نہیں ہوتی...... ہماری نافرمانی سے اس کی عزت کم نہیں ہوتی......

لیکن پھر بھی وہ چراغاں کرتا ہے...... کہ دیکھو!...... میرا بندہ میرے پاس توبہ کے لئے آ گیا......
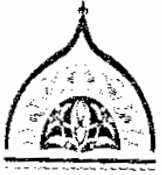
پریشانی کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خصوصی کلمات

2 ...... ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو...... اور درخواست کی کہ اپنے والد ماجد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے (کسی حاجت میں) میری سفارش کردو...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت ایک ایسے مکان میں ہیں...... جس میں وہ اسی وقت بیٹھتے ہیں...... جب کوئی پریشانی...... اور رنج وغم واقع ہو......

اس نے عرض کیا کہ اچھا مجھے اس مکان کے قریب پہنچادو...... تاکہ میں ان کا کلام سن سکوں...... قریب پہنچا...... میں نے آپ کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا......

کٓهٰیٰعٓصٓ یَانُوْرُ یَاقُدُّوْسُ یَاحَیُّ یَارَحْمٰنُ......

یہ کلمات تین مرتبہ کہے پھر کہا......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُحِلُّ النِّقَمَ......

ترجمہ: "میرے وہ گناہ معاف کردیجئے...... جو مصیبت ڈالتے ہیں"......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ......

ترجمہ: "وہ گناہ بخش دیجئے...... جو نعمتوں کو مصیبت سے بدل دیتے ہیں"......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُوْرِثُ النَّدَمَ......
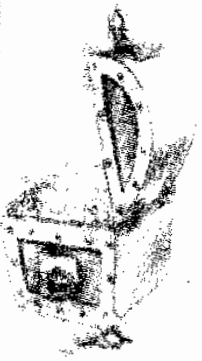
ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو ندامت پیدا کرتے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَحْبِسُ الْقِسَمْ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو قسموں کو روک دیتے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَهْتِکُ الْعِصَمْ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو عصمت کو توڑ دیتے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُنْزِلَ الْبَلَاءَ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو بلا نازل کرتے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُعَجِّلُ الْفَنَآءَ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو جلدی فنا کرنے والے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَدِیْلُ الْاَعْدَآءَ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو دشمنوں کو غلبہ دینے والے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُقْطَعُ الرَّجَآءَ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو امیدیں قطع کرنے والے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو دعا کو رد کرنے والے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُمْسِکُ غَیْثَ السَّمَآءَ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے جو بارش کو روکنے والے ہیں......''

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تُظْلِمُ الْهَوَآءَ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو ہوا کو تاریک کرنے والے ہیں''......

وَاغْفِرْلِی الذُّنُوْبَ الَّتِیْ تَکْشِفُ الْغِطَآءَ......

ترجمہ: ''اور وہ گناہ بخش دیجئے...... جو رسوا کرنے والے ہیں''......

(استغفار اور توبہ کی مزید تفصیل کے لئے احقر کی کتاب (۱) گناہوں کا سمندر (۲) سکون دل کے نبوی راستے کا مطالعہ کریں)

باب نمبر 6
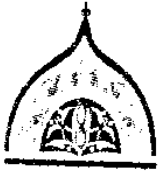
تنگی رزق سے حفاظت کا نسخہ۔ اللہ پر توکل

میرے دوستو!...... جو اللہ پر بھروسہ...... رکھتا ہو زمین آسمان کے بادشاہ کا وعدہ ہے کہ...... میں اس کے لئے کافی ہو جاتا ہوں...... اور اس کو غیبی طریقہ پر رزق عطا فرماتا ہوں......

یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ پر بھروسہ کیا...... اللہ نے ان کو پریشانی سے نکال دیا......

ابراہیم علیہ السلام نے آگ کے سمندر میں اللہ پر بھروسہ کیا...... اللہ نے آگ کو ٹھنڈا بنا دیا......

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے مقابلہ میں اللہ پر بھروسہ کیا...... اللہ نے فرعون کو غرق کر دیا......

حضور ﷺ پر جب بھی کوئی پریشانی آتی آپ ﷺ فرماتے......

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ......

''میرے لئے اللہ ہی کافی ہے...... اور وہ بہترین کارساز ہے''......

اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر یہ وحی نازل فرمائی......
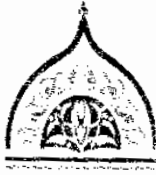
توکل کا معنی

حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ......توکل کے لفظی معنی بھروسہ کرنے کے ہیں......اور اصطلاحی معنی اللہ پر بھروسہ کرنے کے ہیں......یعنی اس کائنات میں ہونے والے تمام افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت قدرت......اور اس کی حکمت سے ہو رہے ہیں......توکل یہ ہے......کہ اللہ پر بھروسہ رکھے نہ کہ اسباب پر بھروسہ رکھے......

درس توکل قرآن کی روشنی میں

1 ......اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ. (سورۃ آل عمران پ ۴)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کو محبت ہے......توکل کرنے والوں سے''......

2 ......وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ......

(سورۃ الانفال، پ ۱۰)

ترجمہ: ''اور جو کوئی اللہ جل شانہ پر بھروسہ کرے......تو اللہ جل شانہ زبردست ہے......حکمت والا ہے''......

توکل علی اللہ پر ایک عورت کا ایمان افروز واقعہ

3 ......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے......کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

گزرے ہوئے زمانے کی بات ہے...... دو میاں بیوی تھے...... ان کے پاس کچھ نہ تھا آدمی سفر سے آیا...... سخت بھوکا تھا بیوی سے کہنے لگا......

''کوئی چیز کھانے کو ہے؟''......

کچھ بھی نہ تھا ویسے دل بہلا دے کے لیے کہنے لگی...... ''خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ رزق دے گا''......

وہ کہنے لگا...... ''افسوس ہے؟...... صرف تسلی مت دو کچھ ہے...... تو تلاش کر کے لیے آؤ''......

بیوی اللہ پر توکل کر کے کہنے لگی...... ''ہاں!...... آنے ہی والا ہے...... بس ذرا انتظار کیجئے...... ہمیں اللہ کی رحمت کی بہت امید ہے''......

جب اس کا ٹال مٹول حد سے بڑھ گیا...... تو کہنے لگا...... ''اللہ کی بندی!...... بہت افسوس کی بات!...... اگر کچھ ہے...... تو کھڑی ہو جاؤ...... جلدی لے آؤ...... آج اتنی تکلیف ہے کہ میرا پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے''......

بیوی کہنے لگی...... ہاں ابھی تنور ٹھنڈا ہوتا ہے...... تو لے آتی ہوں ذرا صبر کریں''......

جب اس نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی ......اور بیوی بھی انتظار میں تھی کہ اچانک بیوی کے دل میں خیال آیا کہ میں بھلا تنور میں جا کر دیکھوں تو سہی...... جب وہ گئی تو تنور میں دیکھا کہ وہ بکری کے بھنے ہوئے شانوں سے بھرا پڑا ہے......اور چکی جو ہے...... وہ آٹا پیس رہی ہے...... بیوی چکی کی جانب گئی اسے جھاڑا......اور

روٹیاں تیار کیں......اور تنور میں جو بکری کے بھنے ہوئے شانے تھے ان کو باہر نکالا......

نبی ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم!......محمد (ﷺ) کی جان جس کے ہاتھ میں ہے!......اگر وہ بی بی چکی کے پاٹوں میں جو تھا وہی لیتی جاتی......اسے جھاڑتی نہ......تو وہ قیامت تک پیستی جاتی''......

باب نمبر 7
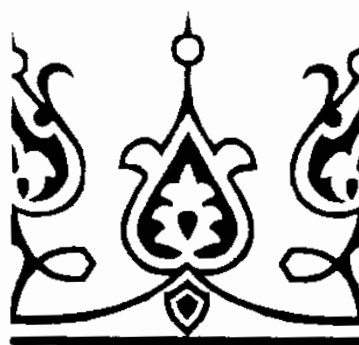
عبادت کی کثرت پر رزق کا وعدہ

میرے دوستو!...... قرآن وحدیث ......اور اسلاف کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے...... کہ جو شخص اپنے محبوب حقیقی کی عبادت کثرت سے کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ بھی اسے غیبی طریقہ سے...... رزق عطا فرماتے ہیں......

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○

ترجمہ: ''اور میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں''......

جانور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے تو خدا کے واسطے

معلوم ہوا کہ رب کائنات نے انسان کو اپنی عبادت ومعرفت کے لئے بنایا...... مگر افسوس صد افسوس!...... دور حاضر میں انسان اپنا مقصد حیات بھلا بیٹھا دنیا کی رونقوں سے دل لگا بیٹھا......اور حصول دولت کو ہی زندگی کا حاصل سمجھ بیٹھا ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
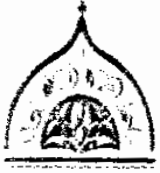
......تمہارا رب فرماتا ہے......

یَا ابْنَ آدَمَ لَا تَبَاعَدْ مِنِّیْ فَأَمْلَأُ قَلْبَکَ فَقْرًا وَأَمْلَأُ یَدَکَ شُغْلًا......

ترجمہ: ''اور اے ابن آدم! مجھ سے دور مت جا (ورنہ) میں تیرے دل کو فقیری اور محتاجگی سے بھر دوں گا...... اور تیرے ہاتھ کو بے کار کاموں سے بھر دوں گا''......

باب نمبر 8

رزق میں برکت کے لئے صدقہ کی کثرت کرو

میرے بھائیو!...... قرآن اور احادیث کے ذخیرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے...... صدقہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ رزق کو بڑھا دیتے ہیں...... اور مصائب سے نجات دلاتے ہیں...... ذیل میں ہم چند قرآنی آیات ...... اور احادیث بطور دلیل لکھتے ہیں...... پڑھئے اور عمل کیجئے...... پھر انشاء اللہ آپ جاگتی آنکھوں سے صدقہ کی برکات کا خود مشاہدہ کریں گے...... کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں ارشاد ہے کہ......

''اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر لوٹائے گا...... اور تمہارے قصوروں سے درگزر کرے گا...... اور اللہ بڑا قدر دان...... اور بردبار ہے''......

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَO (البقرہ ۲/ ۲۴۵)

ترجمہ: ''پھر کون ہے...... جو اللہ کو قرض حسنہ دے؟...... تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر لوٹائے گھٹانا...... اور بڑھانا اللہ کے اختیار میں ہے...... اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے''......

جب بادل سے آواز آئی

1 ......ایک روایت میں آتا ہے کہ...... ایک آدمی جا رہا تھا کہ بادل سے آواز آئی کہ جاؤ فلاں کی کھیتی کو پانی دو...... تو وہ آدمی بادل کے ساتھ ہولیا......

تو بادل ایک پہاڑی پر برسا...... وہاں سے ایک درے میں سے ایک نالہ سا تھا اس میں آیا...... آگے جا کے ایک ڈھالا تھا...... اس میں گیا تو پانی کے ساتھ ساتھ ایک آدمی آگے انتظار میں ہے...... پانی آیا...... تو اس نے اس کو باغ میں کر دیا...... وہ کہنے لگا...... بھائی کیا کرتا ہے؟...... اور تیرا نام کیا ہے؟......
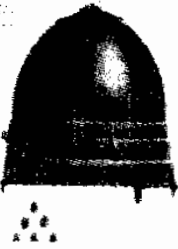
تو اس نے نام بتایا...... تو اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کی کھیتی کو پانی پلاؤ...... کہا کہ اگر یہ قصہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی نہ بتاتا...... اصل میں بات یہ ہے...... کہ اللہ نے مجھے باغ دیا ہے...... جب یہ تیار ہو جاتا ہے...... تو میں اس کے تین حصے کرتا ہوں...... ایک حصہ فقیروں کو دیتا ہوں...... ایک حصہ اپنے گھر میں اپنا خرچہ کرنے کے لئے رکھتا ہوں...... اور ایک حصہ پھر اس میں لگا دیتا ہوں اس کی تیاری کے لئے......

یہ واقعہ سنا کر حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا کہ...... حدیث سے یہ معلوم ہوا ہے...... کہ زمینداری میں جو فصل آئے...... تو اس کا ایک حصہ آگے فصل پر لگانا چاہئے...... تب جا کے فصل کا حق ادا ہوگا...... مادی لحاظ سے کیسا خوب صورت طریقہ اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا...... کہ ۳/۱ حصہ لگاؤ اس پر...... تب جا کر صحیح

فصل ہوگی......

تو اللہ نے فرمایا...... **امطرھم بحصادھم**...... جب ان (نافرمانوں) کی فصل تیار رہتی ہے...... تو بارش روک لیتا ہوں...... اور حکومت ان کے عقل مند لوگوں کو دیتا ہوں...... دردمند لوگوں کو دیتا ہوں...... بردبار لوگوں کو دیتا ہوں۔ چشم پوشی کرنے والوں کو دیتا ہوں...... معاف کرنے والے لوگوں کو دیتا ہوں...... اور خوش اخلاق لوگوں کو دیتا ہوں...... یہ سارے معانی علیم کے ہیں...... اور پیسہ سخیوں کو دیتا ہوں...... اور یہ میرے راضی ہونے کی نشانی ہے...... (حوالہ مشکوٰۃ شریف)

باب نمبر 9
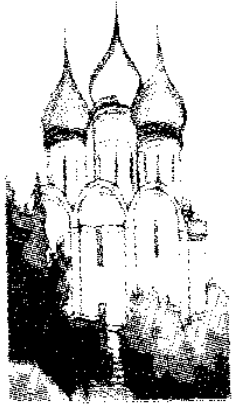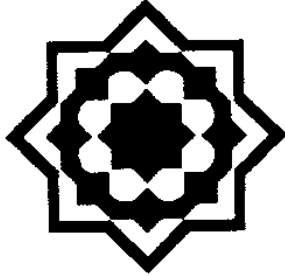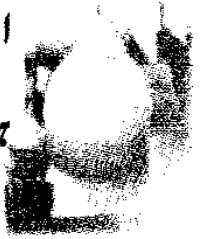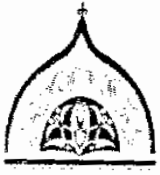
روزی کی قدر کر کے برکت حاصل کریں

میرے عزیزو!...... اسباب رزق میں سے ایک عمل رزق کی کھانے کی قدر کرنا ہے...... اس سلسلے میں بطور دلیل ہم چند احادیث اور واقعات نقل کرتے ہیں...... جس کے بعد انشاء اللہ آپ حضرات کے دل میں رزق کی قدر کرنے کی عظمت پیدا ہو گی......

رزق کی قدر پر برکت کا وعدہ

1 ...... حضرت ابو بکر صدیق ؓ کا فرمان ہے...... کہ رزق کی قدر کرو اللہ اس میں برکت دے گا...... اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے پاک صاف رزق کھاؤ...... اور اسی پر بھروسہ رکھو......

تنگدستی سے بے خوفی والا عمل

2 ...... بلند پایہ عظیم محدث حضرت سیدنا ہدبہ بن خالد علیہ رحمتہ الماجد کو خلیفہ بغداد کے مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا طعام کے آخر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے...... محدث موصوف چن چن کر تناول فرمانے لگے......
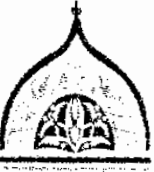
مامون نے حیران ہوکر کہا...... اے شیخ کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟......

فرمایا...... کیوں نہیں دراصل بات یہ ہے...... کہ مجھ سے حضرت سیدنا حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے...... ''جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چن چن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہوجائے گا''...... (اتحاف السادۃ المتقین، الباب الاول ج ۵ ص ۵۹۷)

میں اسی حدیث مبارک پر عمل کررہا ہوں...... یہ سن کر مامون بے حد متاثر ہوا ...... اور اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا...... تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کرلایا...... مامون نے اس کو حضرت سیدنا ہدبہ بن خالد علیہ رحمۃ الماجد کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کردیا...... حضرت سیدنا ہدبہ بن خالد علیہ رحمۃ الماجد نے فرمایا ......احمد للہ عزوجل حدیث مبارکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ برکت ظاہر ہوگئی......

(ثمرات الاوراق ج ۱ ص ۸)

رزق کی قدردانی حوروں کا مہر

3 ......سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں......روٹی کے ٹکڑے ......اور ذروں کو چن لیں کہ حدیث پاک میں ہے...... جو شخص اس طرح کرتا ہے......اس کے عیش وعشرت میں وسعت کی جاتی ہے......اور اس کے بچے صحیح وسلامت......اور بے عیب ہونگے......اور وہ ٹکڑے حوروں کا مہر ہوں گے......

(کیمیائے سعادت اصل اول آداب الطعام)

دسترخوان جھاڑنے کا صحیح طریقہ

4 ...... حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ''حضرت میاں صاحب'' کے نام سے مشہور تھے...... بڑے عجیب وغریب بزرگ تھے...... ان کی باتیں سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کی یاد تازہ ہوجاتی ہے...... حضرت مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... کہ ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں گیا...... تو انہوں نے فرمایا کہ کھانے کا وقت ہے...... آؤ کھانا کھالو...... میں ان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گیا......

جب کھانے سے فارغ ہوئے تو میں نے دسترخوان کو لپیٹنا شروع کیا...... تاکہ میں جاکر دسترخوان جھاڑ دوں تو حضرت میاں صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ لیا...... اور فرمایا...... کیا کر رہے ہو؟...... میں نے کہا کہ حضرت دسترخوان جھاڑنے جا رہا ہوں...... حضرت میاں صاحب نے پوچھا کہ دسترخوان جھاڑنا آتا ہے؟...... میں نے کہا کہ حضرت دسترخوان جھاڑنا کونسا فن یا علم ہے...... جس کے لئے باقاعدہ تعلیم کی ضرورت ہو...... باہر جاکر جھاڑ دوں گا......

حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ...... اسی لئے تو میں نے تم سے پوچھا تھا کہ دسترخوان جھاڑنا آتا ہے...... یا نہیں؟...... معلوم ہوا کہ تمہیں دسترخوان جھاڑنا نہیں آتا ...... میں نے کہا پھر آپ سکھا دیں...... فرمایا کہ ہاں دسترخوان جھاڑنا بھی ایک فن ہے......

پھر آپ نے اس دستر خوان کو دوبارہ کھولا......اورس دستر خوان پر جو بوٹیاں یا بوٹیوں کے ذرات تھے......ان کو ایک طرف کیا......اور ہڈیوں کو جن پر کچھ گوشت وغیرہ لگا ہوا تھا......ان کو ایک طرف کیا......اور روٹی کے ٹکڑوں کو ایک طرف کیا......اور روٹی کے جو چھوٹے چھوٹے ذرات تھے ان کو ایک طرف جمع کیا پھر مجھ سے فرمایا کہ دیکھو...... یہ چار چیزیں ہیں......اور میرے یہاں ان چاروں چیزوں کی علیحدہ علیحدہ جگہ مقرر ہے...... یہ جو بوٹیاں ہیں......ان کی فلاں جگہ ہے...... بلی کو معلوم ہے...... کہ کھانے کے بعد اس جگہ بوٹیاں رکھی جاتی ہیں......وہ آکر ان کو کھا لیتی ہے......اور ان ہڈیوں کے لئے فلاں جگہ مقرر ہے...... محلے کے کتوں کو وہ جگہ معلوم ہے...... وہ آکر ان کو کھا لیتے ہیں......اور یہ جو روٹیوں کے ٹکڑے ہیں......ان کو میں اس دیوار پر رکھتا ہوں یہاں پرندے چیل...... کوے آتے ہیں......اور وہ ان کو اٹھا کر کھا لیتے ہیں......اور یہ جو روٹی کے چھوٹے ذرات ہیں......تو میرے گھر میں چونٹیوں کا بل ہے......ان کو اس بل کے پاس رکھ دیتا ہوں ......وہ چونٹیاں اس کو کھالیتی ہیں......

پھر فرمایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا رزق ہے...... اس کا کوئی حصہ ضائع نہیں جانا چاہئے......

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں......کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ......اس دن ہمیں معلوم ہوا کہ دستر خوان جھاڑنا بھی ایک فن ہے......اور اس کو بھی سیکھنے کی ضرورت ہے......

باب نمبر 10
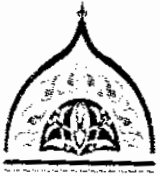
والدین کی خدمت پر رزق میں برکت کی بشارت

میرے عزیزو!......

حضور ﷺ نے امت محمدیہ کو رزق میں اضافہ......اور برکت کے لیے جو اعمال بتلائے ہیں......ان میں ایک عمل والدین کی خدمت کرنا بھی ہے......

والدین کے ساتھ صلہ رحمی پر عظیم انعامات

چنانچہ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں......کہ حضور ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّمُدَّ اللّٰہُ فِیْ عُمْرِہٖ وَیَزِیْدَ فِیْ رِزْقِہٖ فَلْیَبَرَّ وَالِدَیْہِ وَلْیَصِلْ رَحْمَہٗ (رواہ البیہقی کذا فی الدر المنثور)

ترجمہ: ''جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے......اور اس کا رزق بڑھائے اس کو چاہیے کہ......اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے......اور رشتہ داروں) کے ساتھ صلہ رحمی کرے''......

والدین کی خدمت پر بابرکت رزق ملنے کا واقعہ

1 ......ایک نوجوان نے اپنے ماں باپ کی بہت خدمت کی......جب

والدین فوت ہو گئے تو کچھ دنوں کے بعد خواب میں ایک آدمی کو دیکھا کہ......اس نے کہا......تم نے والدین کی بڑی خدمت کی ہے...... تجھے انعام دیتے ہیں...... پتھر کے نیچے سو دینار پڑے ہیں...... جا کر اٹھا لے......

وہ نوجوان سمجھدار تھا......اس نے پوچھا......ان میں برکت ہوگی؟......

جواب ملا...... برکت تو نہیں ہوگی......

اس نے کہا......میں نہیں لیتا ایسے سو دینار جن میں برکت نہ ہو......

صبح اٹھا...... بیوی کو بتایا کہ......میں نے رات ایسا خواب دیکھا ہے......

بیوی نے کہا......اچھا تم نہ لینا مگر دیکھ تو آؤ دینار پڑے بھی ہیں...... یا نہیں۔

اس نے کہا...... جب دینار لینے نہیں تو میں جا کر دیکھتا بھی نہیں......

دوسری رات پھر خواب آیا کہ......اچھا تو سو دینار نہیں لیتا تو تجھے دس دینار دیں گے......اس نے پھر وہی پوچھا کہ برکت ہوگی ان میں یا نہیں؟......

اس نے کہا...... برکت نہیں ہوگی......

اس نے کہا کہ......پھر میں لیتا بھی نہیں......

اِدھر بیوی کو بتایا......تو کہنے لگی سو دینار تو چھوڑ دیئے تھے......اب دس تو ضائع نہ کر...... یہ تو جا کر لے لے......

اس نے کہا...... برکت نہیں میں لیتا بھی نہیں......

تیسری رات پھر خواب آیا...... بزرگ نے کہا تو نے والدین کی خدمت کی تجھے ایک دینار دیتے ہیں......

پوچھا اس میں برکت ہوگی؟......

فرمایا...... ہاں برکت ہوگی......

وہ نوجوان صبح اٹھا...... تو اس نے اس پتھر کے نیچے سے ایک دینار لے لیا......
واپس آنے لگا...... دل میں خوشی تھی...... سوچا کہ چلو آج میں مچھلی لے کر چلوں......
میری بیوی مچھلی کے کباب بنائے گی...... بازار سے مچھلی خریدی...... گھر لایا......
جب اس کی بیوی نے مچھلی کو کاٹا...... تو مچھلی کے اندر سے ایسا قیمتی ہیرا نکلا کہ......
جب اسے بازار میں بیچا...... تو ساری زندگی کا خرچہ پورا ہوگیا...... یہ ہوتا ہے......
برکت والا رزق...... ماشاءاللہ......

یہ برکت کا لفظ انگریزی ڈکشنری میں کہیں نہیں ملتا...... اسی لیے ان مغربی لوگوں کی زندگیوں میں برکت نظر نہیں آتی...... مگر الحمد للہ یہ ایمان والوں کی زندگی میں ہوتی ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ...... (سورۃ الاعراف پ۹)

ترجمہ: ''اگر یہ بستی والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم آسمان سے اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے''......

باب نمبر 11

رزق کی تنگی کو دور کرنے کیلئے دعا کا اہتمام کریں

دعا کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

وَذَاالنُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ وَ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ...... (سورۃ الانبیاء ۸۷)

ترجمہ: ''اور مچھلی والے (حضرت یونس) کو یاد کرو جب کہ وہ غصہ سے چل دیئے......اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان کو نہ پکڑ سکیں گے پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ......اور آپ پاک ہیں......اور بے شک میں ظالموں میں ہو گیا''......

فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ...... (سورۃ الانبیاء، ۸۸)

ترجمہ: ''سو ہم نے اس کی پکار سن لی......اور ان کو غم سے نجات دے دی......اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں''......

اللہ ہی کافی ہے اپنے بندوں کے لئے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے......

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ...... (سورۃ الزمر، پ۲۴)

ترجمہ: ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں''......

دعا نجات اور فراوانی رزق کا باعث ہے

1 ......حضرت جابر ؓ سے مروی ہے...... کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا...... میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں ...... جو تم کو تمہارے دشمنوں سے نجات دے ......اور تم پر رزق کی فراوانی کرے کہ...... تم شب و روز دعا میں لگ رہو...... دعا مؤمن کا ہتھیار ہے...... (ابو یعلی، ترغیب صفحہ ۴۸۳، جلد ۲)

دعا کرنے والا کبھی برباد نہیں ہوتا

2 ......حضرت انس ؓ سے مروی ہے...... کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا...... دعا سے عاجز مت ہو (اسے مت چھوڑو) کہ...... اللہ تعالیٰ نے کسی کو دعا کے ساتھ ہلاک نہیں کیا'' ...... (حاکم صفحہ ۴۹۴، ج ۱، ابن حبان، ترغیب، صفحہ ۴۷۹، جلد ۲)

فائدہ: ...... دعا کرنے والا مصائب و حادثات سے بچا رہتا ہے......

دعا دافع البلایا ہے

3 ......حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے...... کہ آپ ﷺ نے

فرمایا......دعابلاؤں کو ہٹاتی ہے...... (کنز،صفحہ۶۲ جلد۲)

دعا کے ذریعہ رزق میں برکت کا الہام
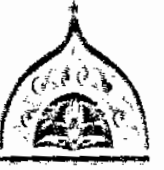
4 ......عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعین میں سے ہیں......

آپ کا شمار امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں ہوتا ہے......آپ غلام تھے مگر دل کے بادشاہ تھے...... آپ الہامی باتیں ارشاد فرمایا کرتے تھے......فرماتے ہیں......کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بات ڈالی کہ اے عطا!......میں بھی تجھے رزق دے کر رہوں گا...... یہ کیسے ممکن ہے......کہ تو رو رو کر مجھ سے رزق مانگے......اور پھر بھی میں تجھے رزق عطا نہ کروں......

رزق سے برکت نکلنے کی وجہ

میرے دوستو!......

اللہ تعالیٰ تو ہمیں رزق عطا فرما دیتے ہیں......مگر ہم اس رزق کا استعمال غلط طریقے سے کرتے ہیں......جس کی وجہ سے اس رزق سے برکت نکل جاتی ہے......

جب برکت اٹھ جاتی ہے......تو جتنا کماتے چلے جائیں گے ضرورتیں اس سے زیادہ بڑھتی چلی جائیں گی......حتیٰ کہ انسان کروڑوں کی فیکٹریوں کا مالک ہو کر بھی روتا پھرتا ہے......کہ میں قرضے میں دبا ہوا ہوں......

باب نمبر 12
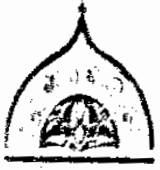
رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے چند اہم دعائیں

میرے عزیزو!...... مالی پریشانیوں سے حفاظت کے لئے مسنون اعمال میں سے ایک عمل دعاؤں کی کثرت کرنا ہے......

لہٰذا غم ختم کرنے......اور پریشانی کی شدت کو کم کرنے کے لئے دعا انتہائی مؤثر......اور کاری ہتھیار ہے...... دعا جہاں پریشانیوں کا علاج ہے...... وہاں مسلمان کے لئے ایک مضبوط قلعہ ہے...... ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت دعا کرتا رہے کہ پروردگار اسے غم پریشانی مصیبت سے بچائے رکھے......اور ان بلاؤں سے اس کی حفاظت فرمائے...... نبی ﷺ کثرت سے پریشانیوں......غموں......اور مصیبتوں سے بچنے کی دعا کیا کرتے تھے......

غم سے حفاظت کی انمول دعا

1 ......آپ ﷺ کے خادم انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں...... کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا...... آپ ﷺ جب کسی جگہ ٹھہرتے تو میں آپ ﷺ کی خدمت کے لیے حاضر ہو جاتا...... میں نے آپ ﷺ کو بکثرت یہ دعا کرتے ہوئے سنا......

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلُ وَالْجُبْنِ وَضَلَعَ الدَّیْنِ وَغَلْبَۃِ الرِّجَالِ......

(صحیح بخاری، مع الفتح، ۲۸۹۳)
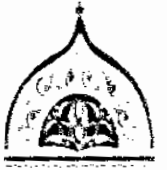
2 ......اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ......

ترجمہ: ''اے اللہ میں مالداری کی آزمائش......اور محتاجی کی آزمائش کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''......

3 ......اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (حوالہ مسلم شریف)

ترجمہ: ''اے اللہ !......میں پناہ چاہتا ہوں سستی سے...... بڑھاپے (کی محتاجی) سے......گناہ......اور قرض ہے''......

تنگی معیشت سے نجات کے لئے خاص دعا

4 ......حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے...... کہ آپ ﷺ نے فرمایا......تم کو اس بات سے کون سی چیز روکتی ہے...... کہ تنگی معیشت ہو تو جب گھر سے نکلو تو پڑھو......

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ. اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَآئِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی لَآ اُحِبُّ

تَعْجِیْلَ مَآاَخَّرْتَ وَلَا تَاخِیْرَ مَاعَجَّلْتَ......

ترجمہ: ''اللہ کا نام اپنی جان مال ودین پر...... اے اللہ اپنے فیصلہ سے مجھے راضی فرمادے......اور جو مقدر فرمائیں اس میں برکت عطا فرما تاکہ جسے آپ تاخیر سے دیں اس میں جلدی......اور جسے آپ جلدی نوازیں اس میں تاخیر نہ چاہوں''......(نزل الابرار ۲۶۴، ابن سنی ۳۵۰)

غموں اور قرض سے نجات کے لئے دعا نبوی ﷺ

5 ......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ...... ایک دن رسول کریم ﷺ مسجد نبوی تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک انصاری صحابی جنہیں ابو مامہ کہا جاتا ہے......وہ بیٹھے ہوئے ہیں...... آپ ﷺ نے فرمایا......

''اے ابو امامہ کیا بات ہے...... میں تمہیں نماز کے وقت کے بغیر ہی مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟''......

انہوں نے عرض کیا کہ......

هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ......

اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے فکر و غم نے گھیر رکھا ہے......اور قرضوں نے جکڑ رکھا ہے......

آپ ﷺ نے فرمایا......کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ بتلا دوں جسے اگر تم پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری فکر دور کردے......اور قرض سے تمہیں نجات دے......

ابو مامہؓ کہتے ہیں...... میں نے عرض کیا کہ جی ہاں ضرور بتلایئے......

آپ ﷺ نے فرمایا...... صبح وشام دونوں وقت یہ دعا پڑھا کرو......

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحِزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ......

ترجمہ: ''اے اللہ میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں فکر وغم سے......اور پناہ چاہتا ہوں آپ کی......ناتوانی اور سستی سے......اور پناہ چاہتا ہوں......آپ کی بزدلی اور بخیلی سے......اور پناہ چاہتا ہوں......آپ کی......قرض کے غلبہ......اور لوگوں کے سخت دباؤ سے''......

حضرت ابواُمامہؓ فرماتے ہیں کہ...... میں نے ایسے ہی کیا...... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری فکر دور فرمادی......اور میرے اوپر سے قرض کا بوجھ اتار دیا......

(ابوداؤد شریف ج ا ص ۲۱۷)
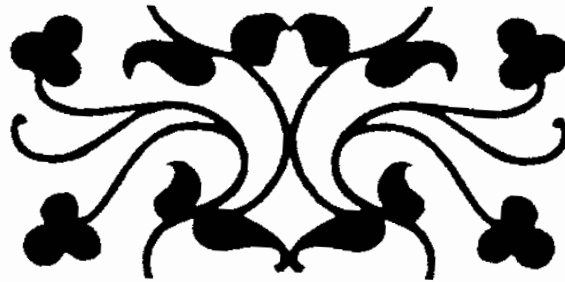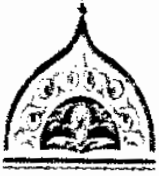
رزق کی تنگی کے لئے فکر آخرت کا نبوی نسخہ

میرے بھائیو!......

مسلمان کہتا ہے...... میں پریشان ہوں سکون نہیں رزق کی تنگی ہے...... مال میں بے برکتی ہے...... اس کا علاج کیا ہے......
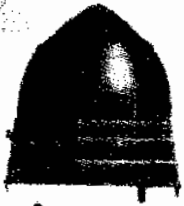
میرے دین کی طرف آؤ میں تیرے سارے غم دور کردوں گا......

میں تیری ساری پریشانیاں دور کردوں گا......

میں تیرے فقر کو دور کردوں گا......

غنا کو تیرے دل میں ڈال دوں گا......

دنیا تیرے پاس ناک رگڑ کر آئے گی......

چنانچہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......

وَمَنْ كَانَ هَمُّهُ طَلَبَ الدُّنْيَا......

اور جو دنیا کو غم بنالیتا ہے...... اللہ اس کی دنیا کو پریشان کردیتا ہے......

وَجَعَلَ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ......

اور اس کے سامنے فقر کو طاری کردیتا ہے......

وَلَا نَصِيبَ مِنَ الدُّنيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ......

اور مقدر سے زیادہ دنیا اٹھا نہیں سکتا......

جو سکون چاہتا ہے......اپنی زندگی کو آپ ﷺ کے طریقوں پر ڈھال لے کیونکہ اللہ کو اپنے نبی کا ایک عمل اتنا پسند ہے......جو شخص جس وقت کسی سنت پر عمل کرتا ہے ......اللہ اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں......اور جس کو اللہ محبت سے دیکھیں تو اس پر رحمت کی بارشیں اترتی ہیں......اور سکون کا دوسرا نام رحمت الٰہی ہے......

ایک کی فکر پر تمام فکروں سے نجات

حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ......نبی کریم ﷺ نے فرمایا ......جسے ایک ہی فکر لاحق ہو......گئی اسے اللہ تعالیٰ دنیا کی فکروں سے بچالے گا......اور جسے فکروں نے گھیر لیا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ......وہ دنیا کے کس خطے میں ہلاک ہوتا ہے......(بیہقی، حاکم نیز اس نے کہا ہے......کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے)......
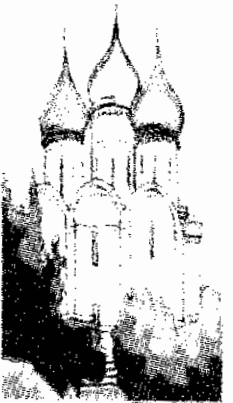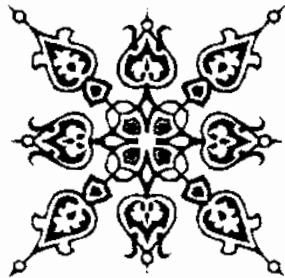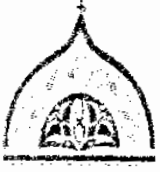
فکر آخرت پر پُر نور احادیث اور واقعات

دنیاوی لذتوں سے چھٹکارے کا نبوی علاج

1 اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا.....

أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ (يَعْنِي الْمُوْتَ)......

ترجمہ: ''لذتوں کو ختم کرنے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو''......

(سنن ترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء فی ذکر الموت، ح (۲۳۰۷) مسند احمد: (۲/۲۹۲))

جھوٹے اور بے حقیقت دعوے

2 ......حضرت سیدنا شقیق بلخی رحمتہ اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے......''لوگ چار چیزوں کا دعویٰ کرتے ہیں......مگر ان کا عمل ان کے دعوے کے خلاف ہے......

(۱) ......انکا زبانی قول تو یہ ہے کہ...... ہم اللہ عزوجل کے بندے ہیں......مگر ان کے عمل آزادوں جیسے ہیں......

(۲) کہتے ہیں کہ اللہ تعالی ہی ہماری روزی کا کفیل ہے......مگر وہ بہت کچھ مال و دولت جمع کر لینے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتے......

(۳) کہتے ہیں کہ دنیا سے آخرت بہتر ہے مگر وہ صرف دنیا ہی کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔

(۴) کہا کرتے ہیں کہ ہمیں ایک دن ضرور مرنا پڑے گا مگر زندگی کا انداز ایسا ہے کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔

دو چیزوں کی وجہ سے دل خون ہوگیا

3 حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک رات اپنے عبادت خانہ کی چھت پر پہنچے اور دیوار کو تھام کر پوری رات خاموش کھڑے رہے جس کی وجہ سے آپ کے پیشاب میں خون آنے لگا جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا

''دو چیزوں کی وجہ سے ایک یہ کہ آج میں خدا عزوجل کی عبادت نہ کرسکا دوسری یہ کہ بچپن میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہوگیا تھا چنانچہ ان دونوں چیزوں سے اس قدر خوف زدہ تھا کہ میرا دل خون ہوگیا اور پیشاب کے راستے خون آنے لگا''۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج ا صفحہ ۱۳۳)

قبر و جہنم کی یاد پر نیند کا اُڑ جانا

4 حضرت سیدنا رباح عبسی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حبشی غلام کو چار دینار میں خریدا وہ غلام نہ تو رات کو خود سوتا اور نہ ہی آپ کو سونے دیتا...... ایک مرتبہ جب رات کی تاریکی ہر طرف چھا چکی تھی آپ نے اس غلام سے پوچھا......

''اے بندے! تم سوتے کیوں نہیں ...... اور نہ ہی ہمیں سونے دیتے

ہو؟

اس نے جواب دیا.... ”اے میرے مالک!.... جب رات کا اندھیرا پھیل جاتا ہے.... تو میں (فکرموت کرتے ہوئے) قبراور جہنم کی تاریکی کو یاد کرتا ہوں تو میری نیند اڑ جاتی ہے.... اور جب میں اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کو یاد کرتا ہوں تو میرا دل غمگین ہو جاتا ہے.... پھر جب میں جنت.... اور اس کی نعمتوں کو یاد کرتا ہوں تو میرا شوق عبادت بڑھ جاتا ہے.... اب آپ ہی بتائیے کہ میں کیسے سو سکتا ہوں؟“....

حضرت سیدنا رباح رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ جواب سنا تو رونے لگے.... حتیٰ کہ آپ پر غشی کی کیفیت طاری ہو گئی.... جب آپ کی حالت کچھ سنبھلی تو ارشاد فرمایا.... ”اے غلام!.... تم جیسی ہستی کا مالک مجھ جیسا آدمی نہیں ہونا چاہیے میں تمہیں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں“....

باب نمبر 14
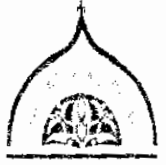
شکر کی کثرت کر کے اپنے رزق کو بڑھائیں

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب دامت برکاتھم لکھتے ہیں کہ

آج ہم سب پریشان ہیں.... لوگوں کے کاروبار بند ہیں.... وقت پریشانی میں گزر رہا ہے.... آسمان سے بارشوں کا نزول بند.... زمین میں پانی کی سطح نیچے گر گئی اور دوکانیں ویسے بند ہوگئیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ.... پروردگار عالم نے ہمارے لئے رزق کے دروازوں کو بند کر دیا ہے.... اب ہمیں سوچنا چاہئے کہ اس آزمائش میں سے کیسے نکل سکتے ہیں

اللہ کی نافرمانی پر بھوک اور خوف کالباس پہنانے کا اعلان

1 ...... جب بندہ نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے.... تو پھر اللہ رب العزت جلال میں آتے ہیں.... اس لئے کفران نعمت کی وجہ سے نعمتیں بڑی جلدی چھن جاتی ہیں..... فرمایا......

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً ...... اور اللہ مثال بیان کرتا ہے..... ایک ایسی بستی والوں کی..... كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً ...... امن بھی تھا اطمینان بھی تھا...... يَاْتِيْهَا

رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ ۔۔۔ چاروں طرف سے ان کے رزق کی بہتات ہو رہی تھی فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی ۔۔۔ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ

(سورۃ النحل، پ ۱۴)

اللہ تعالیٰ نے ان کو بھوک و ننگ ۔۔۔ اور خوف کا لباس پہنا دیا ۔۔۔ بوجہ اس کے کہ برے کام کرتے تھے ۔۔۔

آج دیکھئے کہیں ہمارے اوپر بھوک ننگے ۔۔۔ اور خوف کا لباس تو نہیں آیا ہوا سوچیں ۔۔۔ ہر بندہ جو شکوے کرتا ہے ۔۔۔ کہ کاروبار نہیں چلتا ۔۔۔ لگتا ہے ۔۔۔ کسی نے بندش کی ہوئی ہے ۔۔۔ سونے کو ہاتھ لگاتا ہوں تو مٹی بن جاتا ہے ۔۔۔ قرضوں میں جکڑا پڑا ہوں خرچے پورے نہیں ہوتے ۔۔۔ ایسا تو نہیں کہیں بھوک و ننگ ۔۔۔ اور خوف کا لباس پہنا دیا گیا ہو ۔۔۔ ہر وقت سر کے اوپر خوف مسلط ہے ۔۔۔ بلکہ پوری قوم پر خوف مسلط ہے ۔۔۔ فلاں حملہ نہ کر دے فلاں ناراض ہو گیا ہے ۔۔۔ وہ تین ٹکڑے نہ کر دے ۔۔۔ پوری قوم پر خوف مسلط ہے ۔۔۔ پتہ نہیں بنے گا کیا؟ ۔۔۔ جب انسان اللہ رب العزت کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے ۔۔۔ تو اس پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے ۔۔۔

تاجر طبقے کی پریشانیاں

آج دیکھیں ہمارے دوکاندار بھائی پریشان حال ہیں ۔۔۔ یہ تو سوچتے

ہیں کہ جلدی ہمارے مسائل حل ہو جائیں...... کبھی مل بیٹھ کر انہوں نے سوچا کہ ہم اللہ سے معافی بھی مانگیں کہیں تاجران کمیٹی نے اللہ سے اجتماعی طور پر معافی مانگی ہو کہ ہمارے گناہوں سے ہماری بددیانتی سے جھوٹ سے نمبر دو کاموں سے پتہ نہیں کس بات سے تو ناراض ہے کہ...... ہمارا راستہ بند کر دیا گیا ہے، مولیٰ ہم معافی مانگتے ہیں۔

پورے ملک میں آپ کو کہیں معافی مانگنے والے نظر نہیں آئیں گے

اور خدا کے بندو! مسائل کے حل کے لئے بندوں کے ساتھ تو مذاکرات کر رہے ہو بندوں کے پروردگار کا بھی دروازہ کھٹکھٹا لیتے مسائل تو اس نے حل کرنے ہیں جن سے بالواسطہ مسائل حل ہونے ہیں...... ان کو منانے کے لئے کئی مہینوں سے کوششیں کر رہے ہو اور جس نے بلاواسطہ مسائل حل کرنے ہیں...... اس پروردگار کو منانے کے لئے چند منٹوں کی فرصت نہیں......

یہ نہیں کہ دکانیں بند ہو گئی ہیں...... بلکہ آپ کی دعائیں بند کروادی گئی ہیں...... وہ پروردگار ناراض ہے...... کسی بات پر (ملک میں کئی دنوں سے تاجر برادری نے ہڑتال کی ہوئی تھی)......

اوپر سے بھی نیچے سے بھی پانی بند

کہیں قحط ہے...... لوگ بھوکے مر رہے ہیں...... ایک آدمی نے کہا کہ اس نے تھر کے علاقے میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک بکری گھاس نہ ملنے کی وجہ سے گوشت کے ٹکڑے کو چبا رہی تھی...... انسان مر رہے ہیں...... حیوان مر رہے

ہیں ۔۔۔ وہ دیکھیں ہزاروں گھروں میں نئے بور (Bore) ہو رہے ہیں کہ ۔۔۔ پانی کی سطح نیچے چلی گئی ہے ۔

ایک صاحب کہنے لگے کہ پورا راولپنڈی اسلام آباد پریشان ہے ۔۔۔ اوپر سے بھی پانی بند ہے ۔۔۔ نیچے سے بھی پانی بند ہے ۔۔۔ دوکانوں کے دروازے بند ہیں ۔۔۔ او خدا کے بندو! ۔۔۔ روٹی پانی بند کر دیا گیا سوچو سوچو ۔۔۔ سوچو!! ۔۔۔ ذرا جاگو کب تک سوئے رہو گے ہم معافی مانگ کر اپنے اللہ کو کیوں نہیں منا لیتے؟ ۔۔۔ ہم اپنے رب سے کیوں نہیں معافی مانگ لیتے کہ ۔۔۔ اے پروردگار! ۔۔۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے، اور ہمارے لئے اپنے رزق کے دروازے کھول دے۔

بڑے اہم مسائل کا نبوی علاج

2 طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ ۔۔۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے

جس شخص کو حق تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرمائے اس کو چاہئے کہ اس کا شکر زیادہ کیا کرے ۔۔۔ اور جس کے گناہ زیادہ ہوں اس کو چاہئے کہ استغفار زیادہ کیا کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہو اس کو چاہئے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بکثرت پڑھا کرے۔

شکر ادا کرنے سے نعمت کا زوال نہیں ہوگا

3 ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔۔۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو شکر ادا کرنے کی توفیق ہو گئی ۔۔۔ وہ کبھی نعمتوں میں برکت ۔۔۔ اور زیادتی

سے محروم نہ رہے گا۔ (ابن مردویہ، مظہری، معارف، پارہ۱۴ صفحہ ۱۵۶)

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے یہ اعلان فرما دیا کہ..... اگر احسان مان کر زبان ودل سے میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو..... اور زیادہ نعمتیں میں گی ..... جسمانی روحانی..... اور دنیوی واخروی ہر قسم کی..... اور ناشکری کی صورت میں خطرہ ہے کہ موجودہ نعمتیں بھی سلب کر لی جائیں.....

شکر گزار صحابی کا واقعہ

4 ..... ایک حدیث میں ہے کہ..... حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک سائل آیا..... آپ ﷺ نے ایک کھجور عنایت فرمائی..... اس نے نہیں لی پھینک دی..... پھر دوسرا سائل آیا..... اس کو بھی ایک کھجور دی وہ بولا.....

سُبْحَانَ اللّٰہِ تَمْرَۃٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.....

یعنی جناب نبی کریم ﷺ کا تبرک ہے..... اس پر خوشی کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے جاریہ کو حکم دیا کہ..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو چالیس درہم رکھے ہیں ..... وہ اس شکر گزار سائل کو دلا دو..... (تفسیر عثمانی)

تو معلوم ہوا کہ شکر گزاری سے..... اور فوائد کے علاوہ رزق میں وسعت بھی حاصل ہوتی ہے.....
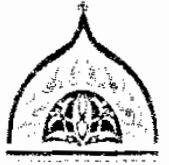
شکر گزار لوگوں کے 6 واقعات

مقام شکر کا نتیجہ

1 ...... آپ اکابر دیو بند میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہیں...... ایک مرتبہ انہیں شدید بخار آیا...... وہ چارپائی پر تقریباً مدہوش لیٹے ہوئے تھے...... بخار اپنے شباب پر تھا...... اور اس کی شدت کی وجہ سے غشی طاری تھی وہ ذرا ہوش میں آئے...... تو اسی حالت میں بے ساختہ فرمایا......

''الحمد للہ!...... الحمد للہ!...... بہت اچھا ہوں...... خدا کا شکر ہے کہ...... دل صحت مند ہے...... گردے میں درد نہیں...... سینے میں کوئی تکلیف نہیں...... سب اعضاء ٹھیک کام کر رہے ہیں...... بس بخار ہے......

مقام شکر کی عملی شکل

یہ ہے...... ''مقام شکر'' کا نتیجہ کہ...... انسان شدید بخار میں مدہوش ہونے کی حالت میں بھی اس حقیقت کا استحضار رکھتا ہے...... کہ ''تکلیف ایک ہے...... اور نعمتیں بے شمار'' حقیقت بلاشبہ وہی ہے...... جو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی کہ...... بخار بیشک ایک تکلیف ہے...... لیکن اس کے ساتھ نعمتیں کتنی موجود ہیں!...... دیکھنے کے لئے آنکھ...... بولنے کے لئے زبان...... سننے کے لئے

کان...... پکڑنے کے لئے ہاتھ...... علاج کے لئے حکیم وغیرہ وغیرہ......

تو خلاصہ کلام یہ ہوا کہ...... ایک بیماری میں بھی اللہ کی لامحدود نعمتیں انسان پر ہوتی ہیں...... جس کو تحریر قلم میں لایا نہیں جا سکتا......
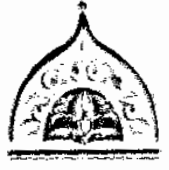
دوستو!...... جب دل شاکر بن جاتا ہے...... تو اسے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں نظر آتی ہیں...... بظاہر اگر کوئی تکلیف بھی ہوتی ہے...... تو وہ سمجھتا ہے...... کہ میرے رب کی طرف سے جو بھی معاملہ ہے...... اسی میں میری بہتری ہے...... لہٰذا وہ مصیبت پر بھی شکر ادا کرتا ہے...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں......

جب انسان پر کوئی مصیبت آئے تو اس پر تین شکر واجب ہیں......

(۱)...... الحمد للہ!...... کہ یہ مصیبت دینوی ہے...... دینی نہیں دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچا......

(۲)...... الحمد اللہ!...... چھوٹی مصیبت ہے...... بڑی مصیبت نہیں...... دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبتیں بھی ہیں......

(۳)...... الحمد للہ!...... اللہ تعالیٰ نے مصیبت پر صبر کی توفیق عطاء فرمائی جزع وفزع سے حفاظت فرمائی......
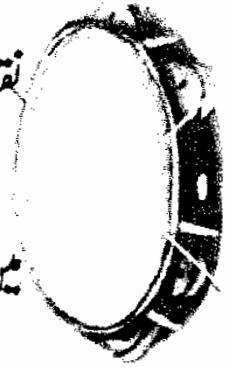
تو پھر کس نعمت کا شکر ادا کر رہا ہے؟

2 ...... ایک بار سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا...... جو اندھا اور کوڑھی تھا...... اور اس کے بدن کے دونوں حصے مفلوج ہو چکے

تھے... لیکن وہ زبان سے یہی کہہ رہا تھا... اے اللہ عزوجل! تیرا بڑا شکر ہے......

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا...... وہ کونسی بلا ہے...... جس میں تو مبتلا نہیں...... پھر تو کس نعمت کا شکر ادا کر رہا ہے؟......

اس شخص نے جواب دیا...... یہ ٹھیک ہے...... کہ میں اندھا کوڑھا اور فالج زدہ ہوں...... مگر یہ اللہ عزوجل نے مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال نہیں فرمایا...... بس میں اسی نعمت کا شکر ادا کر رہا ہوں......

شکر گزاری کا نقد انعام

3 ......حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا......تو نے سچ کہا......

پھر آپ نے اس کے بدن پر اپنا دست مبارک پھیرا...... اور وہ فوراً تندرست ہو کر بیٹھ گیا......اور اس کی بینائی بھی واپس آ گئی......

اپنے سامان کی چوری پر اللہ کا شکر

4 ......حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک شخص کے ہاں چوری ہو گئی...... آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اس کی غم خواری کو تشریف لے گئے......

پڑوسی نے بڑے خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا...... حضرت احمد حرب

رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ ہم تمہارے چوری ہو جانے کا افسوس کرنے آئے ہیں ... پڑوسی بولا کہ میں تو اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں ..... اور مجھ پر اس کے تین شکر واجب ہو گئے ہیں
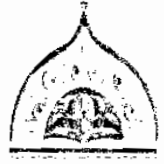
ایک یہ کہ دوسروں نے میرا مال چرایا ہے ... میں نے نہیں ...

دوسرا یہ کہ ابھی آدھا مال میرے پاس موجود ہے ...

تیسرے یہ کہ یہ میری دنیا کو ضرر پہنچا ہے ... اور دین میرے پاس ہے ... یعنی اللہ کا بندہ وہی ہے ... جو پریشانی میں بھی شکر کرے .....

ایک گونگے اور بہرے شخص کا واقعہ

5 وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ ایک روز ایک گونگے بہرے مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزرے تو ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ کیا اس شخص پر کوئی انعام باقی ہے؟ ... آپ نے فرمایا ہاں کھانے ... اور پینے کا آسانی سے گلے میں اتر جانا ... اور آسانی سے خارج ہونا ان ظاہری نعمتوں سے بہتر ہے ..... جو گم ہو گئی ہیں

(اولیاء اللہ کے اخلاق)

الحمد للہ کہنے کی عادت

آپ اکثر دیکھیں گے کہ ہم اپنی زبان میں گفتگو کرتے ہوئے الحمد للہ کا لفظ اکثر نہیں بولتے کوئی آ کے پوچھتا ہے ..... سناؤ جی! ..... کیا حال ہے؟ ..... ہم نے کبھی نہیں کہا ..... الحمد للہ میری صحت ٹھیک ہے .....

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوبصورت گھر دیا... الحمد للہ... اللہ نے بیٹا دیا...... الحمد للہ میں نے کھانا کھایا... ہماری گفتگو میں الحمد للہ کا لفظ بہت کم استعمال ہوتا ہے... ارے! ... پروردگار کو خود فرمانا پڑا... وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ...... میرے بندوں میں سے تھوڑے شکر گزار بندے ہیں... سوچئے تو سہی کہ اس پروردگار کو یہ کہنا پڑا جس پروردگار کی نعمتیں تمام انسانوں پر ہیں... جو اپنوں کو بھی دیتا ہے... اور پرایوں کو بھی دیتا ہے... وہ جو ایمان والوں کو بھی دیتا ہے... اور کافروں کو بھی دیتا ہے...

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

خواہ امیر ہو یا مفلس، قیمتی نعمتوں سے مالا مال ہے
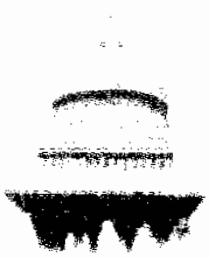
6 ایک شخص نے کسی کے آگے ہاتھ پھیلایا...... اور اپنا دکھڑا رویا کہ بالکل مفلس ہوں...... اس شخص نے کہا کہ دیکھو میں تمہیں ایک لاکھ روپیہ دینے کو تیار ہوں مگر تم صرف اتنا کرو کہ...... اپنی ایک آنکھ نکال کر مجھے دے دو......

مانگنے والے کو اس پر بہت غصہ آیا...... اور اس نے کہا کہ میں ہرگز یہ کام نہیں کروں گا......

اس شخص نے کہا کہ...... اچھا آنکھ نہ دو... ایک ہاتھ ہی دے دو...... مانگنے والے نے شدت سے انکار کیا...

وہ شخص کہنے لگا... چلو تو پھر ایک پاؤں ہی دے دو......

مانگنے والے نے پھر نہایت غصیلے انداز میں انکار کیا... پھر وہ شخص اس کے جسم کے ایک ایک عضو کا نام لیتا گیا کہ... یہ عضو مجھے ایک لاکھ روپے میں دے دو... یہ دے دو مگر مانگنے والا انکار ہی کرتا گیا...

تمہارے پاس تو لاکھوں کا مال ہے

اس پر اس شخص نے کہا کہ... دیکھو تمہارے پاس اتنے لاکھوں کا مال ہے... اور پھر بھی تم کہتے ہو کہ میں مفلس ہوں... آخر تمہارا ہر عضو لاکھ سے زیادہ قیمت کا تھا بھی تو تم نے لاکھ میں اسے دینا منظور نہ کیا......

حقیقت یہ ہے... کہ نبیادی دولتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی کثرت سے دی ہوئی ہیں... کہ انسان ان کی طرف توجہ ہی نہیں دیتا... ان کی قدر تو اس وقت ہوتی ہے... جب ان میں سے کوئی خدانخواستہ چھن جاتی ہے... پھر پتہ چلتا ہے... کہ جن محرومیوں کو ہم روتے ہیں... ان کی ان نعمتوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہی نہیں جو ہمیں حاصل ہوتی ہیں...

جنگ کے دوران جب ایک ایک رات میں کئی کئی دفعہ خطرے کا الارم ہوتا ہے... اور انسان کو اٹھ اٹھ کر کسی محفوظ جگہ جانا پڑتا ہے...... اسے پیش نظر رکھ کر سوچیں کہ زندگی کی عام راتیں جن میں ہم آرام سے بغیر کسی خطر کے احساس کیے سوئے رہتے ہیں... وہ خدا کا کتنا بڑا انعام ہوتی ہیں......

شکر کی انمول مجرب دعا

خدائے پاک کی نعمتوں کا شکر کرنا نعمتوں میں برکت ......اور زیادتی کا باعث ہے......اس کے متعلق چند دعائیں مذکورہ ہیں......

1 ......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ...... نبی پاک ﷺ جب تک (اس دنیا میں باحیات رہے......کبھی اس دعا کو نہیں چھوڑا......(ہمیشہ یہ دعا کرتے رہے)......

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ......

ترجمہ: ''اے اللہ آپ مجھے خوب شکر کرنے والا...... کثرت سے ذکر کرنے والا نصیحت ماننے والا......اور حکم یاد رکھنے والا بنا دیجئے''......

(ترمذی ۲۰۱، مجمع الزوائد ۱۷۲/۱۰، مشکوۃ ۲۲۰)

دنیا سے بے رغبتی پر رزق بڑھانے کی بشارت

میرے عزیزو!......

قرآن وحدیث میں رزق میں برکت ......اور وسعت کے جو اسباب بیان کیئے گئے ہیں......ان اسباب میں سے ایک سبب دنیا سے بے رغبتی کرنا بھی ہے...... جو شخص اللہ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے......اور دنیا کی طرف نہیں بلکہ خالق کے احکامات کو ہر لحہ ترجیح دیتا ہے......تو اللہ تعالیٰ دنیا کو اس کا غلام بنا دیتے ہیں...... چنانچہ سورۃ الدخان میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......

رزق دو طرح کا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رزق دو طرح کا ہوتا ہے...... طالب ......اور مطلوب جو دنیا کو طلب کرتا ہے......اس کو موت ڈھونڈتی ہے...... یہاں تک کہ وہ دنیا سے نکل جاتا ہے......اور جو آخرت کو تلاش کرتا ہے...... اسے دنیا ڈھونڈتی ہے......حتیٰ کہ اس کی روزی اسے مل جاتی ہے......
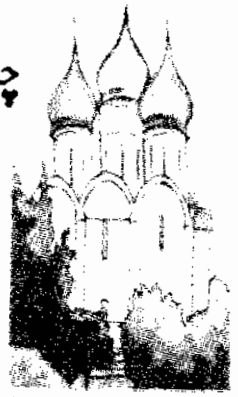
دنیا حاصل کرنے کا آسان نسخہ

زید بن ثابت ﷛ سے روایت ہے...... کہتے ہیں...... میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا......

''جس کا مقصد دنیا ہو اللہ اس پر اس کے معاملات متفرق کر دیتا ہے...... اس کی آنکھوں کے سامنے فقر رکھ دیتا ہے...... دنیا سے اسے وہی ملتا ہے...... جو مقدر میں ہوتا ہے...... جس کی نیت آخرت ہو اللہ اس کے معاملات یکجا کر دیتا ہے...... اس کو دل کا غنا حاصل ہوتا ہے...... دنیا اس کے پاس مجبور ہو کر آتی ہے''......

رسول اللہ ﷺ کی نظر میں دنیا کی حقیقت

دنیا کی حقیقت

1 ...... اور دنیا کی حقیقت سے آگاہ رہو...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهِ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ بِمَ تَرْجِعُ؟

ترجمہ: ''اللہ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت صرف اتنی
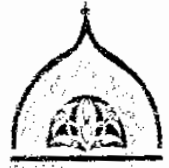
ہے...... جیسے کوئی سمندر میں (شہادت کی) انگلی ڈالے پھر (نکال کر) دیکھے کہ...... وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے؟''...... (صحیح مسلم)

2 ...... حضور ﷺ کا فرمان ہے......

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَاللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَاسَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَاءٍ...... (سنن ترمذی)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... اللہ کی نگاہ میں اگر دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی...... تو وہ پانی کا ایک گھونٹ بھی کسی کافر کو نہ پلاتا''......

قیامت کے تین اہم سوالات

3 ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

لَاتَزُوْلُ قَدَ مَاعَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ...... وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا أَبْلَاهُ......

(علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب فی القیامۃ، ح: (۲۴۱۷) تخریج اقتضاء العلم العمل: ۱/۱۵)

''قیامت کے دن کوئی بندہ اپنی جگہ سے قدم نہیں ہلا سکے گا...... جب تک اللہ تعالیٰ اس کی عمر کے متعلق سوال نہ کر لیں گے کہ اس نے اپنی عمر کہاں گزاری...... اور اس کے علم کے متعلق کہ اس کے مطابق کتنا عمل کیا...... اور اس کے مال کے متعلق کہ اسے کس جگہ خرچ کیا...... اور اس

کے جسم کے متعلق کہ اس نے کہاں بوسیدہ کیا“......
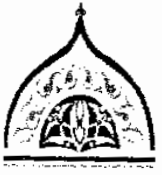
آپ گھر کیوں نہیں بناتے

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا...... آپ اپنے لئے گھر کیوں نہیں بناتے؟......

آپ نے فرمایا...... گزشتہ لوگوں کے پرانے مکان میری رہائش کے لئے کافی ہیں۔

نوٹ: اسلاف کی دنیا سے بے رغبتی کے مزید واقعات پڑھنے کے لئے احقر کی کتاب ”اللہ والوں کی دنیا سے بے رغبتی“ کا مطالعہ کریں......

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو دنیا کی حقیقت بتاتے ہوئے قرآن میں فرمایا......

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا۝ (سورہ نساء، رکوع ۱۱)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کا نفع بہت تھوڑا سا ہے......اور آخرت ہی بہتر ہے...... اس شخص کے لئے جو متقی ہو......اور تم پر ذرا سا بھی ظلم نہ کیا جائے گا“......

پوری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی

4 ...... بادشاہ ہارون رشید ایک مرتبہ شکار کی تلاش میں جنگل میں گھوم رہے تھے گھومتے گھومتے راستہ بھٹک گئے......اور زادِ راہ ختم ہو گیا......اور پیاس سے بیتاب ہو گئے...... چلتے چلتے ایک جھونپڑی نظر آئی وہاں پہنچے......وہاں جا کر جھو

نپڑی والے سے کہا کہ...... ذرا پانی پلا دو......

وہ کہیں سے پانی لایا......اور ہارون رشید نے پینا چاہا تو اس شخص نے کہا......
امیر المومنین ذرا ایک لمحے کے ٹھہر جایئے...... پہلے یہ بتائیں کہ یہ پانی جو اس وقت میں آپ کو دے رہا ہوں...... بالفرض یہ پانی نہ ملتا......اور پیاس اتنی ہی شدید ہوتی ......جتنی اس وقت ہے...... تو بتا یئے اس ایک گلاس پانی کی کیا قیمت لگاتے؟......اور اس کے حاصل کرنے پر کتنی رقم خرچ کر دیتے؟......

ہارون رشید نے کہا کہ...... یہ پیاس تو ایسی چیز ہے......کہ اگر انسان کو پانی نہ ملے تو اس کی وجہ سے بیتاب ہو جاتا ہے......اور مرنے کے قریب ہو جاتا ہے...... اس کے لئے میں ایک گلاس پانی حاصل کرنے کی خاطر اپنی آدھی سلطنت دے دیتا۔

اس کے بعد اس نے کہا کہ......اب آپ اس پانی کو پی لیں......

ہارون رشید نے پانی پی لیا......اس کے بعد اس شخص نے ہارون رشید سے

کہا......امیر المومنین!......ایک سوال کا......اور جواب دے دیں......

انہوں نے پوچھا......کیا سوال ہے؟......

اس شخص نے کہا کہ......ابھی آپ نے جو ایک گلاس پانی پیا ہے......اگر یہ پانی آپ کے جسم کے اندر رہ جائے......اور خارج نہ ہو...... پیشاب نہ آئے......تو پھر اس کو خارج کرنے کے لئے کیا کچھ خرچ کر دیں گے؟......

ہارون رشد نے جواب دیا کہ...... یہ تو پہلی مصیبت سے بھی زیادہ بڑی مصیبت ہے کہ...... پانی اندر جا کر خارج نہ ہو......اور پیشاب بند ہو جائے......اس
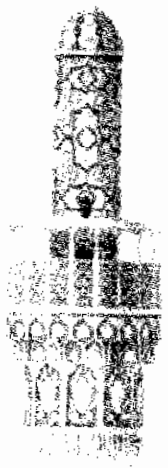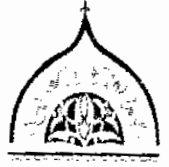
کو خارج کرنے کے لئے بھی میں آدھی سلطنت دے دیتا......

اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ...... آپ کی پوری سلطنت کی قیمت صرف ایک گلاس پانی کا اندر لے جانا...... اور اس کو باہر لانا ہے...... اور یہ پانی پینے...... اور اس کو باہر نکالنے کی نعمت صبح سے شام تک کئی مرتبہ آپ کو حاصل ہوتی ہے...... کبھی آپ نے اس پر غور کیا کہ...... اللہ تعالیٰ نے کتنی بڑی نعمت دے رکھی ہے......

اس لئے یہ جو کہا جا رہا ہے کہ...... بسم اللہ پڑھ کر پانی پیو...... اس سے اسی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے...... کہ یہ پانی کا گلاس جو تم پی رہے ہو...... یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے...... اور اس توجہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس پانی پینے کو تمہارے لئے عبادت بنا دیں گے......

موت اس سے زیادہ جلدی آنے والی ہے
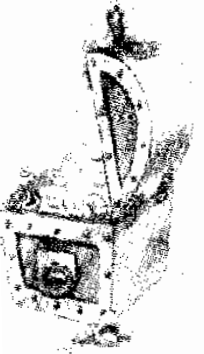
5 ...... ایک مرتبہ آپ ﷺ راستے سے گزر رہے تھے...... دیکھا کہ ایک صاحب اپنی جھونپڑی کی مرمت کر رہے ہیں...... جب آپ قریب سے گزرے ...... تو آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو؟...... انہوں نے عرض کیا کہ ...... ہماری جھونپڑی کچھ کمزور ہو گئی تھی...... میں اس کی کچھ مرمت کر رہا ہوں......

آپ نے ان کو منع نہیں فرمایا کہ یہ مرمت مت کرو...... لیکن بس ایک جملہ ارشاد فرما دیا کہ......

مَا اَرٰی الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِکَ......

ترجمہ: ''جو وقت موت کا آنے والا ہے..... وہ مجھے اس سے بھی زیادہ جلدی نظر آتا ہے''......
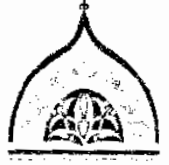
یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کا جو وقت ہے..... وہ اتنا جلدی آسکتا ہے..... کہ اگر اس کا استحضار ہو تو پھر آدمی کو اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ مری جھونپڑی کمزور ہوگئی ہے.....اس کو درست کرلوں.....اشارہ اس بات کی طرف فرمادیا کہ.....اس جھونپڑی کو.....اور اس گھر کو درست کرتے ہوئے ذہن میں یہ بات نہ آجائے کہ یہ میرا ہمیشہ کا گھر ہے.....اور ہمیشہ مجھے اس میں رہنا ہے.....بلکہ یہ خیال رکھنا کہ تمہیں تو آگے جانا ہے..... یہ گھر تو تمہارے سفر کی ایک منزل ہے.....سفر کی منزل میں بقدر ضرورت انتظام کرلو اس سے زیادہ مت کرو.....حضور اقدس ﷺ کی تربیت کا یہ انداز تھا......

درود شریف کی برکت سے رزق کی تنگی سے نجات

میرے عزیزو!...... قرآن وحدیث میں رزق کی تنگی سے نجات کی جو اصول بتائے گئے ہیں...... ان میں ایک نسخہ...... اور سبب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی زبانی درود شریف کی کثرت کا مشورہ دیا ہے...... کہ جو درود شریف کی کثرت کرے گا اللہ کا وعدہ ہے کہ...... میں اس کے رزق کو بڑھادوں گا......

پریشانی میں درود شریف کی کثرت کیوں؟

1 ...... حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے ایک وعظ میں فرمایا کہ......

ایک مرتبہ ہمارے حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ...... جب تم کسی مشکل اور پریشانی میں ہو تو اس وقت درود شریف کثرت سے پڑھا کرو...... پھر اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ...... میرے ذوق میں ایک بات آتی ہے...... وہ یہ کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ...... حضور اقدس ﷺ کا امتی جب بھی حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہے...... تو وہ درود شریف حضور اقدس ﷺ کی خدمت

میں فرشتے پہنچاتے ہیں......اور جا کر عرض کرتے ہیں کہ......آپ کے فلاں امتی نے آپ کی خدمت میں درود شریف کا یہ ہدیہ بھیجا ہے......

اور دوسری طرف زندگی میں حضور اقدس ﷺ کی سنت یہ تھی کہ...... جب کبھی کوئی شخص آپ کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرتا......تو آپ اس کی ''مکافات'' ضرور فرماتے تھے...... اس کے بدلے میں اس کے ساتھ کوئی نیکی ضرور فرماتے تھے......ان دونوں باتوں کے ملانے سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ...... جب تم حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں درود بھیجو گے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ......سرکار دو عالم ﷺ اس کا بدلہ نہ دیں...... بلکہ ضرور بدلہ دیں گے......اور وہ بدلہ یہ ہوگا کہ......آپ اس امتی کے حق میں دعا کریں گے کہ......اے اللہ!...... یہ میرا امتی جو مجھ پر درود بھیج رہا ہے......وہ فلاں مشکل......اور پریشانی میں مبتلا ہے......اے اللہ!......اس کی مشکل دور فرما دیجئے......
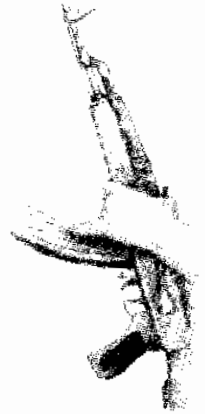
تو اس دعا کی برکت سے انشاء اللہ......اللہ تعالیٰ تمہیں اس مشکل سے نجات عطا فرمائیں گے......اس لئے جب کبھی کوئی پریشانی آئے...... تو اس وقت حضور اقدس ﷺ پر درود شریف کی کثرت کریں......

دعا کی برکت سے مصائب سے حفاظت

2 ......اور میرے شیخ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا......

''جب آدمی کو کوئی دکھ......اور پریشانی ہو...... یا کوئی بیماری ہو...... یا کوئی ضرورت......اور حاجت ہوتو اللہ تعالیٰ سے دعا تو کرنی چاہیے کہ یا اللہ!......میری اس حاجت کو پورا فرما دیجئے میری اس پریشانی......اور بیماری کو دور فرما دیجئے......لیکن ایک طریقہ ایسا بتا تا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو ضرور ہی پورا فرمادیں گے''......

''وہ یہ ہے...... کہ کوئی پریشانی ہو اس وقت درود شریف کثرت سے پڑھیں...... اس درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پریشانی کو دور فرمادیں گے''......

سو حاجتیں پوری کروانے کا نبوی وظیفہ

3 ......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......روز قیامت تم میں سے ہر مقام ......اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا......جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی......اور تم میں سے جو جمعہ کے دن......اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا......

قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا......

اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستر حاجتیں آخرت کی......اور تیس دنیا کی......پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے......جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار

میں حاضر ہوتا ہے...... جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں......اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے...... حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے......اس نے بھیجا ہے...... تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں......(سعادۃ الدارین)
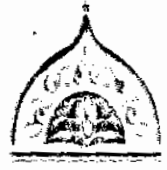
حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ......

مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ......

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو......وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ......

فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ......

(دلائل الخیرات کانپوری، صفحہ ۱۴، نزھۃ الناظرین، صفحہ ۳۱)

''درود پاک پریشانیوں دکھوں......اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے...... رزق بڑھاتا ہے......اور حاجتیں برلاتا ہے''......

سلام کیجئے اور سلامتی حاصل کریں

4 ......ایک شخص نے دربار نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ......اور تنگی معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا...... جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ...... چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو...... پھر مجھ پر سلام عرض کرو......

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...... اور ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ ففعل الر جل...... اس شخص نے ایسا ہی کیا تو......

فَادَارَاللّٰہُ عَلَیْہِ الرِّزْقَ حَتّٰی اَفَاضَ عَلٰی جِیْرَانِہٖ وَقَرَابَاتِہٖ......

اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا...... حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں ...... اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا......

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ......

حضرت شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا قول مبارک

5 ...... آپ نے فرمایا......

بِھَا وَجَدْنَا مَاوَجَدْنَا...... (القول الجمیل عربی، صفحہ ۱۰۳)

''ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے...... (خواہ وہ دنیاوی انعامات ہوں...... خواہ اخروی سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے)''......

حاجت مند غنی ہو گیا

6 ...... ایک نیک آدمی تھا اس نے غلبہ شوق کے ساتھ پانچ سو بار درود شریف کا پڑھنا روزانہ شروع کر دیا...... اس کی برکت سے اللہ عزوجل نے اس کو غنی کر دیا...... اور ایسی جگہ سے اس کو رزق عطا فرمایا کہ اسے پتا بھی نہ چل سکا ...... حالانکہ اس سے پہلے وہ مفلس...... اور حاجت مند تھا......

کثرت درود سے مالدار ہو گیا

7 ...... علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ: بلخ میں ایک نہایت مالدار تاجر تھا، اس کا انتقال ہوا اس کے دو بیٹے تھے...... میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا، ترکہ میں تین بال بھی نبی پاک ﷺ کے تھے...... ایک ایک دونوں نے لے لیا...... تیسرے بال کے (بارے میں) بڑے بھائی نے کہا کہ اسے آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے۔

چھوٹے بھائی نے کہا نہیں...... آپ ﷺ کا بال مبارک توڑا نہیں جائے گا۔

بڑے بھائی نے کہا تینوں بال تم لے لو...... اور اپنا سارا مال ہمیں دے دو......

چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا...... اس (یعنی بڑے بھائی) نے سارا مال لے لیا (اور چھوٹے بھائی) نے آپ ﷺ کا بال مبارک لے لیا......

چھوٹا بھائی آپ ﷺ کے بال مبارک کو اپنی جیب میں رکھتا...... بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا...... اور درود شریف پڑھتا...... تھوڑا ہی زمانہ گزار کہ...... بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا...... اور چھوٹا بھائی بہت بڑا مالدار ہو گیا......

فائدہ:...... چھوٹا بھائی نبی پاک ﷺ کے بال مبارک کے اکرام...... اور درود شریف کی برکت سے مالدار ہو گیا...... خیال رہے کہ یہ مطلب نہیں کہ...... محض اس کے رکھنے اور درود شریف پڑھنے سے مالدار ہو گیا...... بلکہ اس نے مالداری کے اسباب مثلاً تجارت وغیرہ اختیار کرتے ہوئے یہ معمول اختیار کیا...... جس کی وجہ سے خوب برکت ہوئی...... اور مالدار ہو گیا......

باب نمبر 17
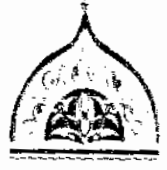
رزق کی تنگی دور کرنے کیلئے کثرت سے ذکر کریں
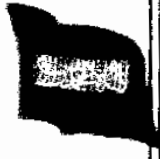
میرے بھائیو!...... جو اللہ کو یاد کرتا ہے...... تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں اس کو یاد فرماتے ہیں...... اور جس کو اللہ یاد کرے...... جس کا اللہ خود تذکرہ کرے ...... اور اس کو پریشانی کے وقت بھول جائے...... ایسا اللہ کی شان کے خلاف ہے...... لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں...... کہ پریشانیوں میں اللہ آپ کے کام بنادے تو آپ کو بھی چاہیے کہ...... آپ خوشی کی حالت میں بھی اللہ کو یاد رکھیں...... تو وہ دکھ میں آپ کو یاد رکھے گا......

نافرمان بندے کا رزق تنگ کردیا جاتا ہے

1 ...... حضرت مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اعلان فرمادیا کہ...... اگر ہماری یاد کا تیل دل میں ڈالو گے...... تو تمہارے دل کے چین کی ضمانت...... اور کفالت میں کروں گا...... اور اگر تم نے مجھ کو چھوڑ کر کسی اور سے دل لگایا...... سینما...... وی سی آر...... فلمی گانے سنے...... اللہ تعالیٰ کی

نافرمانی کی......تو سمجھ لو کہ......اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا نقطہ آغاز (Zero point) اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نقطہ آغاز ہے......یعنی ابھی گناہ کیا نہیں صرف ارادہ کیا اسکیم بنا رہا ہے کہ آج کوئی گناہ کا مزہ لیا جائے......ارادہ کرتے ہی اس کے دل کی دنیا اجڑ جاتی ہے......

آہ ایک بہت بڑے بزرگ الہ آباد یوپی کے مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر یاد آیا......
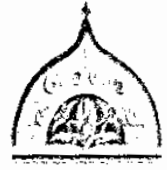
اف کتنا ہے تاریک گنہگار کا عالم
انوار سے معمور ہے ابرار کا عالم

جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ پر مرتے ہیں......ان سے دل لگاتے ہیں......ان کے دل پر اللہ کی لعنت برستی ہے......

ہتھوڑے دل پہ ہیں مغز دماغ میں کھونٹے
بتاؤ عشق مجازی کے مزے کیا لوٹے

آج نوے فیصد لوگ پاگل خانہ میں اسی نظر کی حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے ہیں......چین سے رہنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ......

صرف اللہ کی یاد ہی سے تم کو چین ملے گا......

جو لوگ رزق کی تنگی اور مصائب کا شکار ہیں ان کے لئے

2 ......''خدا کی طرف سے پکار آتی ہے......میرے بندے!......تو نے

دولت کے انبار لگائیے ......مگر تجھے سکون نہ مل سکا......تو نے رقص و سرود کی محفلیں سجائیں......مگر تجھے سکون نہ مل سکا......تو نے جوئے اور سٹے کا بازار گرم کیا......مگر تجھے سکون نہ مل سکا......تو نے مینا وساغر کا استعمال کر دیکھا......مگر تجھے سکون نہ مل سکا ......تو چاند اور ستاروں تک جا پہنچا......مگر تجھے سکون نہ مل سکا......
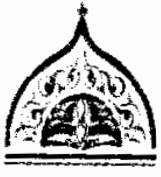
اے بھولے بھٹکے مسافر!......میں تیرا رب ہوں......تو میرے دروازے پر آ ......میں تجھے بتاتا ہوں کہ نہ تو سیم وزر کی چھنا چھن تجھے سکون دے سکتی ہے......نہ رقص وسرور تیری بیماریوں کا علاج ہے......نہ منشیات کا استعمال تیرے قلب ودماغ کو سکون دے سکتا ہے......مگر تجھے سکون ملا......تو میری یاد کی چھاؤں میں ملے گا ......میرے ذکر کی خوشبو سے ملے گا......

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ......

تو مجھ سے......دوستی لگالے......میری یاد کو دل میں بسالے......میں تیرے دل کو سکون بھر دوں گا......

باب نمبر 18

اللہ سے دوستی پر غیبی رزق کا تحفہ

میرے عزیزو!...... جو اللہ کو اپنا دوست بنالیتا ہے...... اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو اس کا غلام بنادیتے ہیں...... پھر وہ دنیا کے لئے دھکے نہیں کھاتا...... بلکہ دنیا اس کی باندی بن کر آتی ہے...... اسلاف کا مقولہ ہے من کان للہ کان اللہ لہ جو اللہ کا بن جاتا ہے ساری دنیا اس کی بن جاتی ہے۔ مگر یہ اللہ والے اس کو صرف اتنا ہی استعمال کرتے ہیں جتنی ان کو ضرورت ہوتی ہے......

عزت چاہئے تو مالک العزت کا ہو جا

1 ...... قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا اِلَیْہِ......

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہئے (وہ اللہ ہی سے عزت حاصل کرے کیونکہ) ساری عزت اللہ ہی کے واسطے ہے، اسی تک اچھے کلمے پہنچتے ہیں، اور نیک عمل ان کو پہنچاتا ہے۔
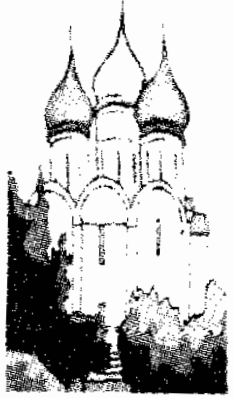
اللہ والے اللہ کے خزانوں سے کھاتے ہیں

اس پر ایک عجیب حکایت نقل فرماتے ہیں کہ......
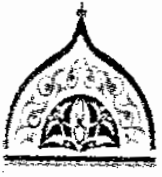
خلیفہ ہارون رشید نے ایک دفعہ عید کے جشن میں یہ اعلان کردیا کہ......دربار میں جتنی چیزیں موجود ہیں......ان میں سے جس چیز پر جو ہاتھ رکھ دے......وہ اس کی ہوجائے گی......کسی نے جواہرات پر ہاتھ رکھا......کسی نے سونے چاندی پر ایک باندی نے جو ہارون رشید کو پنکھا جھل رہی تھی......خلیفہ پر ہاتھ رکھ دیا......خلیفہ نے برہم ہوکر سوال کیا کہ......یہ کیا حرکت؟......

کہا......حضور کا اعلان عام تھا......اس میں کوئی استثناء نہ تھا......تو میں نے دیکھا کہ یہ درباری بیوقوف ہیں......جو سونے چاندی......اور جواہرات پر ہاتھ دھر رہے ہیں......میں نے سوچا ایسی چیز پر ہاتھ دھرنا چاہئے کہ......جس کے ہاتھ میں سب چیزیں ہیں......اس لیے آپ پر ہاتھ رکھ دیا کہ......جب آپ میرے ہوں گے تو یہ سب چیزیں میری ہوجائیں گی......

تجھ سے مانگوں میں تجھی کو کہ سب ہی کچھ مل جائے

اللہ سے تعلق مضبوط ہو تو پھر پریشانی کچھ نہیں

2......ایک عالم دین بزرگ فرماتے ہیں کہ......میں نے اپنے شیخ حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط میں لکھا کہ......حضرت!......فلاں بات کی وجہ سے سخت پریشانی ہے......جواب میں حضرت والا نے یہ جملہ لکھا ہے......

''جس شخص کا اللہ جل جلالہ سے تعلق ہو اس کا پریشانی سے کیا تعلق''......

چند کلمات نبوی جو ہر حال میں نافع

3 ...... حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ...... آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا......

''اے لڑکے تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں چند کلمات بتلاؤں...... جو تمہیں (ہر حال میں) نفع دیں''......

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا...... ضرور یارسول اللہ ﷺ......

آپ نے ارشاد فرمایا...... تم حق تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کرو حق تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے...... تم حق تعالیٰ کو یاد رکھو تو اس کو ہر مصیبت کے وقت اپنے سامنے پاؤ گے (یعنی اس کی مدد تمہارے شامل حال ہوگی...... جب کوئی سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے کرو...... جب مدد مانگو تو اللہ سے مانگو...... جو کچھ انسان پر راحت یا مصیبت آنے والی ہے...... وہ لکھی جا چکی ہے...... اس کے خلاف نہیں ہوسکتا

اگر ساری مخلوق تمہیں وہ نفع پہنچانا چاہے جو تمہارے لیے مقدر نہیں...... تو وہ ہرگز اس پر قادر نہ ہوں گے......

پس اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ، صدق و اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہوں تو کرلو، اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو سمجھ لو کہ، مکروہات، اور خلاف طبع چیزوں پر صبر کرنے میں بڑی خیر ہے...... اور سمجھ لو کہ حق تعالیٰ کی مدد صبر کے ساتھ ہے، اور یہ کہ راحت مصیبت کے ساتھ اور فراخی تنگی کے ساتھ (یہ جملہ کئی مرتبہ ارشاد فرمایا)......

اللہ سے دوستی پر غیبی رزق ملنے کے واقعات

رزاق تو پتھر در پتھر بھی رزق پہنچاتا ہے

1 ......امام رازیؒ فرماتے ہیں...... کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہو رہی تھی...... اس وقت آپ کو اپنے گھر والوں کی روزی کا خیال آ گیا......

اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ بات اچھی نہ لگی...... چنانچہ ارشاد فرمایا......

''اے موسیٰ علیہ السلام!...... اس سامنے والے پتھر پر اپنا عصا مارو''......

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پتھر کو عصا مارا تو وہ پتھر ٹوٹ گیا...... اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے...... آپ یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ...... اس پتھر کے اندر سے ایک...... اور پتھر نکلا......

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ...... اس پتھر پر بھی عصا کی ضرب لگاؤ......

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اس کو ضرب لگائی...... تو اس میں سے بھی ایک ...... اور پتھر برآمد ہوا......

پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ...... اب اس تیسرے پتھر کو بھی توڑیں......

چنانچہ جب انہوں نے تیسرا پتھر توڑا...... تو اس میں سے چیونٹی جیسا چھوٹا سا ایک کیڑا نکلا...... جس کے منہ میں اس کی خوراک یعنی ایک سبز پتہ تھا......

پراسرار چکی

2 ...... حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ ......

ایک شخص حاجت مند تھا ...... وہ رزق کی تلاش میں جنگل کی طرف نکل گیا ...... پیچھے اس کی بیوی نے دعا کی ......

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَا نَعْتَجِنُ وَمَا نَخْتَبِزُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ وَالْجُفْنَةُ مَلْأَى عَجِيْنًا، وَفِي التَّنُّوْرِ الشِّوَاءَ، وَالرَّحِيُ تَطْحَنُ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ هٰذَا؟ قَالَتْ: مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ، فَكَنَسَ مَاحَوْلَ الرَّحِي ....

ترجمہ: ''اے اللہ! ...... ہمیں کچھ ایسی چیز (آٹا) عطا فرما کہ ...... ہم اسے گوندھ کر روٹی بنا سکیں ...... وہ شخص واپس آیا تو دیکھا کہ آٹے کا برتن آٹے سے بھرا ہوا ہے ..... اور تنور میں گوشت بھن رہا ہے ...... اور چکی آٹا پیس رہی ہے ...... اس نے کہا کہ یہ کہاں سے آیا؟ ...... وہ کہنے لگی کہ ...... یہ اللہ کا عطا کردہ رزق ہے ...... اس نے چکی کے ارد گرد سے جھاڑ و دے دی'' ......

حضور ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ......

لَوْ تَرَكَهَا لَدَارَتْ أَوْطَحَنَتْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ......

ترجمہ: ''اگر وہ اسے اسی طرح چھوڑ دیتی ...... تو وہ چکی قیامت تک

اسی طرح گھومتی رہتی ...... یا فرمایا اسی طرح آٹا پیستی رہتی ...... (اور آٹا کبھی ختم نہ ہوتا)'' ......
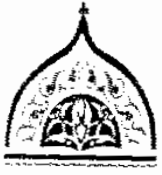
رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی الدلائل مسند البزار ومسند الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد: رواہ احمد والبزار والطبرانی فی الاوسط بنحوہ ......

متقی کے رزق کا انتظام اللہ تعالیٰ نے پرندوں سے بھی لیا

3 ...... حضرت سیدنا ابراہیم خواص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق حضرت سنان علیہ رحمۃ اللہ المنان کے بھائی حضرت سید حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں ...... حضرت سیدنا ابوتراب نخشی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ......

ایک مرتبہ میں اور میرے چند رفقاء حرمین شریفین کی حاضری کے لئے سفر پر روانہ ہوئے ...... میں نے سب سے الگ تھلگ رہ کر سفر کرنا پسند کیا ...... اور انہیں چھوڑ کر اکیلا ہی سفر کرتا رہا ...... چلتے چلتے جب بھوک نے بہت زیادہ ستایا ...... تو میرے دوستوں نے ایک ہرن شکار کیا ...... اور ذبح کرنے کے بعد اسے بھونا ...... پھر سب مل کر کھانے کے لئے بیٹھ گئے ...... ابھی انہوں نے کھانا شروع بھی نہ کیا تھا کہ ...... ایک بہت بڑا پرندہ آیا ...... اس نے بھنے ہوئے ہرن پر حملہ کیا ...... اور اس کا چوتھائی حصہ لے کر فضا میں بلند ہوگیا ...... میرے رفقاء کا کہنا ہے ...... ''ہم نے اس کا پیچھا کیا لیکن کچھ دور جا کر وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا'' ......
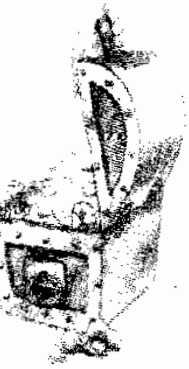
حضرت سیدنا ابوتراب نخشی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں...... جب ہم سب دوست مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا...... ''کیا تمہیں دوران سفر کوئی عجیب وغریب واقعہ پیش آیا؟''......

انہوں نے جواب دیا...... ''جی ہاں!...... ہمیں ایک عجیب وغریب واقعہ پیش آیا''۔

پھر انہوں نے پرندے...... اور ہرن والا واقعہ سنایا...... ان سے یہ واقعہ سننے کے بعد میں نے کہا...... ''فلاں دن فلاں وقت میں سوئے حرم سفر پر رواں دواں تھا کہ...... اچانک ایک پرندہ آیا...... اور میرے سامنے بھنے ہوئے ہرن کا چوتھائی حصہ ڈال کر وہاں سے غائب ہوگیا...... دیکھو!...... ہمارے پاک پروردگار عزوجل نے ہمیں کس طرح ایک ہی وقت میں ایک ہی ہرن کا گوشت کھلایا''......

سکون کثرت مال میں نہیں اللہ سے دوستی میں ہے

میرے بھائیو!

ساری کائنات کی تاریخ گواہ ہے...... جسے اللہ ملا اسے سب کچھ ملا...... جس نے اللہ کو کھودیا...... اس نے سب کچھ کھودیا...... جسے اللہ نہ ملا...... کوئی انسان مجھے بتائیں...... تاریخ کے صفحات کو ٹٹولیئے...... اور آج کی تاریخ سے لے کر آدم علیہ السلام تک ہر صفحے کو آپ گرداننے چلے جائیں...... اور کھولتے چلے جائیں...... ایک ایک سطر پڑھیں...... ایک ایک حرف پڑھیں...... ساری عالم کی تاریخ میں آپ ایک انسان ایسا نہیں دکھا سکتے...... جس نے اللہ کو کھو کے کچھ پایا ہو...... اور اللہ سے بچھڑ کر کسی نے اپنے دل کی دنیا کو

آباد کیا ہو......
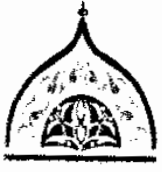
اللہ کی قسم!...... نہ آپ ایسا انسان دکھا سکتے ہیں...... اور نہ میں دکھا سکتا ہوں
...... اور نہ دنیا میں کوئی انسان دکھا سکتا ہے...... اور آج کی تاریخ سے لے کر قیامت
کے صور پھونکے جانے تک کوئی ایک انسان ایسا نہیں آئے گا...... آیا نہیں نہ آئے گا
(جس نے اللہ سے ٹکر لے لی...... بھلا اللہ کو کھودیا اور مطمئن زندگی گزارے گا)......

اطمینان کی جگہ دل ہے...... روح ہے...... اور تسکین شہرت سے نہیں ملتی
...... عزت سے نہیں ملتی...... دولت سے نہیں ملتی...... ہم نے بچوں کی طرح بلک بلک
کر روتے دیکھا...... جنہوں نے شہرت کی چوٹیوں کو چھوا...... اور ان کے اندر کے
ویرانوں نے انہیں بچوں کی طرح رلا دیا......

اللہ کی محبت کا مسکن کہاں ہے؟

اور اللہ ہی وہ ذات ہے...... جو روح میں اتر جاتا ہے...... وہ، وہ ذات ہے نہ
زمین میں سمائے نہ آسمان میں سمائے...... نہ عرش اسے سہارا دے سکے...... یہ مومن
بندے کا دل ہے...... جس میں اللہ کی محبت اتر جاتی ہے...... جس میں اللہ اتر جائے۔

اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ......

ترجمہ: ''بتادو جس نے مجھے تلاش کرنا ہو...... تو ٹوٹے دلوں میں دیکھ
لے...... میں وہاں رہتا ہوں''......

اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ......

ترجمہ: ''میں ٹوٹے دلوں میں بستا ہوں''......

جو عرش میں سما نہ سکے...... یہ دل اتنا بڑا ہے کہ......اس میں اللہ اپنی محبتیں اتار دیتا ہے......اپنی تجلیاں اتار دیتا ہے......اپنا تعلق اتار دیتا ہے......
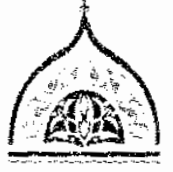
جسے اللہ مل گیا اسے سب کچھ مل گیا

اللہ کی قسم!...... جسے اللہ ملا اسے ہر کامیابی ملی ہر کامیابی نے اس کے قدم چومے ......اور جسے اللہ ملا آپ نہ بعد میں دکھا سکتے ہیں......اور نہ پچھلی تاریخ میں دکھا سکتے ہیں کہ......اللہ کو پالینے کے بعد کوئی حسرتوں سے مرا ہو اللہ کو پالینے کے بعد کسی کے اندر کوئی تمنائیں ہوں......

اللہ کو پالینے کے بعد کسی چیز کی حسرت کی ہو......اللہ کو پالینے کے بعد کسی نے ناکام زندگی گزاری ہو......اللہ کو پانے کے بعد کوئی ناکامی کی موت مرا ہو...... یہ دنیا کی تاریخ ایک دانہ بھی نہیں پیش کرسکتی......نہ عرب وعجم میں......نہ کالے اور گورے میں نہ اگلوں اور پچھلوں میں......اللہ کا مل جانا ہی ہماری زندگی کی معراج ہے ......اللہ دل کے زخموں کا مرہم ہے......روح کے پھوڑوں کا مرہم ہے......

اللہ کی قسم!......ساری دنیا کا ایسا انسان وہ کشتی ہے......جس کا ناخدا بھی اسے چھوڑ چکا ہے......حسن وجمال روح کے زخم کا مرہم نہیں وہ بھٹکا ہوا ہی ہے......اللہ کی قسم!......ساری دنیا کے راگ ورنگ موسیقی کی تانیں یہ روح کی تار کو نہیں ہلاسکتیں یہ دل کی تار کو موسیقی کے سُر نہیں چھیڑ سکتے ہیں......دل کے تار کو قرآن کا نغمہ چھیڑتا ہے۔

روح کی گہرائیوں میں قرآن کا نغمہ تو اترتا ہے تو پھر یہ فاحشہ عورتوں کے نغمے دل کی اور روح کی گہرائیوں میں اتر نہیں سکتے یہ اندر کو ٹھنڈک نہیں پہنچا سکتے ......دولت اور بادشاہی......اور دنیا کی حکومتیں اور دنیا کی سرسبز وادیاں سرسبز پہاڑ......اور کھلے میدان گرتی ہوئی آبشاریں اور بہتے ہوئے چشمے اور موجیں مارتے ہوئے سمندر

آپ جہاں مرضی پھریں جہاں مرضی بھٹکیں جیسے کٹی پتنگوں کی کوئی منزل نہیں ہوتی......ایسے ہی جسے اللہ نہیں ملا اُسے ساری کائنات میں پھر کر بھی کہیں منزل نہیں ملے گی......وہ بے منزل کا راہی ہوگا وہ بے مقصد کی زندگی کا مسافر ہوگا ......اس کے سامنے کوئی منزل نہیں اس کے سامنے کوئی مارکٹ نہیں وہ بھٹکا ہوا ہے......وہ کشتی ہے......جس کا ناخدا بھی اسے چھوڑ چکا ہے کشتی کو خود پتہ نہیں کہ......میرا گھاٹ کونسا ہے
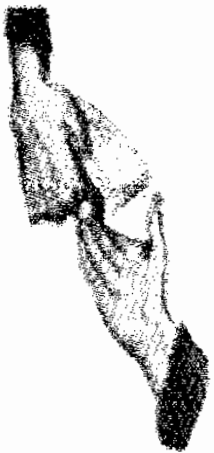
میرا ساحل کونسا ہے اور آج کی دنیا کے تقریباً ۹۹ فیصد انسان وہ اسی طرح بھٹکی ہوئی زندگی گزار رہے ہیں......وہ اس کشتی کی طرح ہیں جس کے سامنے گھاٹ نہیں جس کے سامنے ساحل نہیں......آج کوئی لاکھوں میں ایک ہے جسے اللہ ملا ہے......جس نے اللہ کو پایا ہے......اپنے اندر میں بادشاہی کرتا ہے سات آسمان بھی اس کے سینے کے سامنے تنگ ہیں اللہ کا عرش بھی اس دل کے سامنے تنگ ہے......

باب نمبر 19
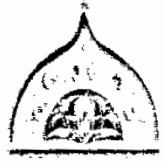
مسنون وظیفوں کے ذریعہ پریشانیوں سے نجات

وظائف سے متعلق چند مفید باتیں

وظائف کے وقت گناہ سے خاص طور پر بچیں

1 ...... اگر کوئی گناہوں کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ کسی دنیوی مقصد کے لیے کوئی وظیفہ وغیرہ پڑھے...... تو کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟......

جواب: ...... اگر کوئی گناہوں کو چھوڑنے کے ساتھ کوئی قرآنی آیت یا وظیفہ وغیرہ پڑھ لے تو صحیح ہے...... لیکن حقیقت یہ ہے...... کہ جب کوئی صحیح معنی میں دین دار بن جاتا ہے...... اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیتا ہے...... تو پھر اسے کسی مقصد کے پورا ہونے نہ ہونے کی فکر نہیں رہتی...... وہ تو تسلیم ورضا کا پیکر بن جاتا ہے...... اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہی نہیں کہ میرا کوئی مقصد پورا نہیں ہورہا ہے...... اس کے لیے کوئی وظیفہ پڑھ لوں...... کیونکہ اس کے قلب میں تو یہ حقیقت راسخ ہوجاتی ہے......

مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا وَمَا یُمۡسِکۡ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ (سورۃ فاطر، پ۲۲)

ترجمہ: ''اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے...... سو اس کوئی بند کرنے والا نہیں...... اور جسے بند کردے...... سو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں''......

عبادت خالص رب کی اطاعت کے لئے کریں

اللہ کی عبادت اس لیے کریں کہ وہ ہمارا اللہ ہے...... ہمارا رب ہے...... مخصوص وظائف...... اور مخصوص آیتیں...... اور سورتیں پڑھنے کی بجائے سنت کے مطابق تلاوت کیا کریں...... جتنی ہمت فرصت ہو روزانہ تلاوت کریں...... درمیان درمیان سے صرف مخصوص آیات یا سورتوں کی تلاوت نہ کیا کریں...... بلکہ ترتیب سے پورا قرآن پڑھیں...... اور کوشش کریں کہ تلاوت کا ناغہ نہ ہو......

اس کے علاوہ ذکر اللہ کی عادت ڈالیں...... افضل الذکر ہے...... لا الٰہ الا اللہ گنے بغیر یہ ذکر جاری رکھیں...... دنیوی کاموں میں مشغولیت کے ساتھ بھی یہ ذکر با آسانی کیا جا سکتا ہے......

دست بکار و دل بیار

''ہاتھ کام میں مشغول ہیں...... اور دل یار کے ساتھ''......

اللہ کی قدرت کے آگے تعویذ وغیرہ سب بیکار ہیں

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وعظ میں فرمایا کہ صاحبو!...... جس وقت کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے...... تو تعویذ وغیرہ بے کار ہو جاتے ہیں......

تعالیٰ کے حکم کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہیں...... کیا انتہا ہے حق تعالیٰ کی قدرت کی......

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......
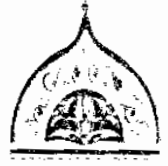
قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا......

(سورۃ المائدہ، پ۶)

ترجمہ: ''آپ پوچھئے یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح بن مریم ......اور ان کی والدہ حضرت مریم کو......اور بلکہ جتنے زمین میں آباد ہیں......ان سب کو ہلاک کرنا چاہیں تو کیا کوئی شخص ایسا ہے......جو خدا تعالیٰ سے ان کو ذرا بھی بچا سکے؟......یعنی اس کو تم بھی مانتے ہو کہ ایسا کوئی نہیں''...... (بیان القرآن)

اے عیسائیو!......بتلاؤ کہ کس کو قدرت ہے...... کہ وہ خدا کے مقابلہ میں آسکے......اگر وہ ان سب کو ہلاک کر دیں......

تو دیکھئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کس طرح قدرت کے تحت فرمایا ہے...... جب ایسا ہے......تو فقیر درویش بزرگ جن کے تعویذوں پر ناز ہے......وہ کیا چیز ہیں...... اس لئے کسی کے تعویذ پر ناز کرنا بھروسہ کرنا بیجا ہے......البتہ صحیح تدبیر یہ ہے...... کہ خدا کو راضی رکھو......اور شرعی احکام پر عمل کرو...... خصوصاً نمازیں بہت جلد شروع کردو......

اگر مایوسی کے وقت کفریہ جملہ کہا ہو تو توبہ کریں

2 ......میرے عزیزو!......

بعض لوگ حالات کی تنگی کی وجہ کفریہ الفاظ کہہ دیتے ہیں......اگر ان الفاظ میں سے کوئی بھی لفظ کہہ دیا ہو......تو سچے دل سے توبہ کریں......

کیونکہ ایک حدیث میں آتا ہے......کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے......

لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عِنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اِسْتَغْفَرْتَنِیْ......

تو اللہ زمین و آسمان کے برابر بھی گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں......

توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ سے دوستی کا انعام

اسی طرح توبہ کی برکت سے بندہ کی اللہ سے دوستی ہو جاتی ہے......جس کو اللہ اپنا دوست بنا لیتے ہیں......اس کے سارے کام آسان ہو جاتے ہیں......اور اس کی دعاؤں کو قبول فرما دیتے ہیں......اور جب کوئی نافرمان شخص دعا کرتا ہے......یا وظیفہ پڑھتا ہے......تو فرشتے تک کہتے ہیں......کہ اے اللہ یہ آواز تو بہت کم سنائی دیتی ہے......لگتا ہے......یہ آپ کا نافرمان ہے......

مصیبت کے وقت لفظ اگر سے بچو

حضور ﷺ کا فرمان ہے......کہ مصیبت کے وقت یہ مت کہا کرو......

اگر میں ایسا کرتا تو ایسے ہو جاتا......اگر ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا......(کیونکہ لفظ
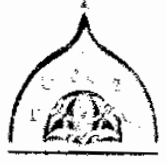
اگر اللہ کی قرب سے دور کر دیتا ہے..... اور شیطان کے قریب کر دیتا ہے)......

پھر حضور ﷺ نے فرمایا...... بلکہ اس وقت یہ کہو...... یہ سب میرے اللہ نے میرے لئے لکھ رکھا ہے..... اس نے بہتر جو چاہا کیا...... (حوالہ صحیح مسلم کتاب القدر)

وظیفہ مکمل یقین کے ساتھ پڑھیں

3 ...... بعض لوگ دعا اور وظیفہ تو پڑھتے ہیں..... مگر دھیان اور خیالات کہیں اور ہوتے ہیں..... ایسے شخص کا وظیفہ قبول نہیں کیا جاتا..... خود حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے......

''اللہ تعالیٰ سے دعا قبولیت کے یقین کے ساتھ کیا کرو...... اور یاد رکھو اللہ غافل دل کی دعا نہیں سنتا''...... (جامع الترمذی)

وظیفہ پڑھتے وقت حرام کمائی پیٹ میں نہ ہو

4 ...... وظائف کی قبولیت کی ایک شرط یہ بھی ہے..... کہ وہ وظیفہ پڑھنے والا حرام نہ کھاتا ہو...... کیونکہ حرام کمائی (مثلاً نائی کا کام کرنے والے...... فلمیں بیچنے والا ...... بینک میں کام کرنے والے..... تصاویر بنانے اور کھینچنے والے ان کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے..... جو حرام کھاتا ہے..... اس کی دعا ایک بالش بھی اوپر نہیں جاتی..... سورۃ البقرہ میں آیت نمبر ۱۸۲ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے......

''اے ایمان والوں!...... ہماری عطا کردہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ) پھر آپ ﷺ نے طویل سفر کرنے والے شخص کا ذکر فرمایا..... جس کے بال پراگندہ
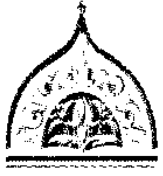
......اور (چہرہ) غبار آلود ہو......اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے یا رب!...... یا رب!...... پکار رہا ہو (لیکن) اس کا کھانا حرام (کی کمائی سے) ہو پینا حرام ہو......اس کی پرورش حرام سے ہو تو اس کی فریاد کیسے پوری ہو سکتی ہے؟''...... (صحیح مسلم)

تبلیغ کی محنت نہ کرنے والے کی دعا کو قبول نہیں کیا جاتا
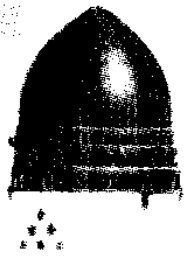
5 ......امام احمد......اور امام ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل ہے......کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!......تم نیکی کا حکم ضرور دو گے......اور برائی سے ضرور روکو گے......وگرنہ قریب ہے......کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیجیں......پھر تم ضرور اس سے دعا کرو گے......لیکن وہ تمہاری دعا کو قبول نہ فرمائیں گے''...... (جامع الترمذی)
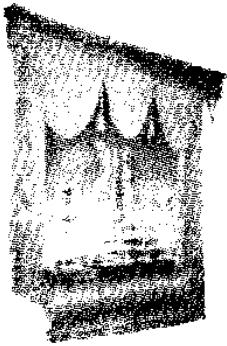
تنگی رزق سے حفاظت کا نبوی علاج

6 ......مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ......حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے......کہ جو شخص صبح ۷۰ مرتبہ پابندی سے یہ آیات پڑھا کرے......وہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا......

اور فرمایا کہ بہت مجرب عمل ہے......

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ O

(معارف القرآن، ج ۷، صفحہ ۶۷۸)

رزق بڑھانے کے لیے چند اعمال

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی مدظلہ نے ایک مجلس میں فرمایا

رزق بڑھانے کے لیے چند اعمال ہمارے مشائخ کے تجربہ شدہ ہیں......

(۱) ان میں سے ایک تو "ہمیشہ باوضو رہنا ہے" کئی بزرگوں نے اپنی کتابوں میں یہ بات لکھی کہ جب ہم نے ہمیشہ باوضو رہنے کی عادت شروع کی...... تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں رزق کی پریشانیوں سے محفوظ فرما دیا۔ لہٰذا ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر کہیں پانی نہ مل سکے تو تیمم ہی کر لینا چاہیے...... یعنی [illegible] چھونا چاہیے یا تو وضو کے ساتھ ہو یا تیمم کے ساتھ ہو......

(۲) دوسری بات "نظر کی حفاظت کرنا" ہے۔ بدنظری سے انسان کے حلال رزق کو کم کر دیا جاتا ہے۔

(۳) تیسری بات "اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھنا" ہے...... اسی کو ہمارے مشائخ وقوف قلبی کہتے ہیں۔

(۴) حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وظیفہ ہمارے مرشد عالم رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا تھا...

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے وہی وظیفہ اس عاجز کو بھی بتایا تھا...... چونکہ آج رزق کے بارے میں دعائیں مانگی گئیں...... اور کئی دوستوں نے فون کر کے اس
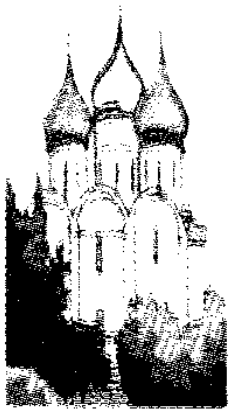
بندے کو دعاؤں کے لیے بھی کہا ہوا ہے......اس لیے اندازہ ہوتا ہے...... کہ آج کل اکثر پریشانیاں رزق سے متعلق ہی ہیں...... لہٰذا وہ وظیفہ آپ سب بھی سن لیجئے...... اس کی ان سب مردوں ......اور عورتوں کو اجازت ہے...... جن تک میری آواز جا رہی ہے...... وہ وظیفہ بڑا آسان ہے......

رزق کی فراخی کے لئے مجرب وظیفہ

''ہر فرض نماز کے بعد اول آخر ایک مرتبہ درود شریف اور درمیان میں سات مرتبہ سورت لایلف قریش پڑھنا''......

یہ رزق کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے ایک پکا اور تجربہ شدہ عمل ہے...... اس عاجز نے اپنی زندگی میں سینکڑوں نہیں ...... بلکہ ہزاروں بندوں کو یہ عمل بتایا ......اور اللہ رب العزت نے ان سب کی پریشانیوں کو دور فرمایا...... ایک ایسا بندہ جو کہتا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں ہزار روپیہ کبھی نہیں گنا تھا......

اس کو اس عاجز نے یہ عمل بتایا......اور اس نے یہ عمل کرنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ نے رزق میں ایسی برکت دی کہ وہ آج کروڑ پتی بندہ بن کر زندگی گزار رہا ہے ......وہ اپنی زبان سے بتاتا ہے...... کہ اس عمل کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے کاروبار میں برکت عطا فرما دی...... خاص طور پر جب اس سورت کی یہ آیت پڑھیں......

اَلَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ (القریش:۴)

اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ...... پڑھتے وقت رزق میں برکت کا تصور کریں

......اور امَنَهُم مِّنْ خَوْف...... پڑھتے ہوئے ہر قسم کے غم سے چھٹکارا پانے کا تصور کریں......

اللہ تعالیٰ آپ کی رزق کی پریشانی بھی دور فرمادیں گے......اور آپ کو ہر قسم کے غموں سے بھی چھٹکارا عطا فرمادیں گے......

لاحول ولاقوۃ کی برکت سے رزق میں برکت

8 ......حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے...... کہ آپ ﷺ نے فرمایا...... جسے خدائے پاک نعمت سے نوازے وہ الحمد کثرت سے پڑھا کرے......اور جسے رنج وغم سے زیادہ سابقہ پڑے......وہ استغفار پڑھا کرے...... جسے رزق میں تنگی ہو وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خوب کثرت سے پڑھا کرے......

(کتاب الدعا امام طبرانی صفحہ ۵۰۷)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا......

''جو شخص روزانہ ۱۰۰ مرتبہ ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ' (برائی سے بچنے ......اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی ہے) پڑھے گا......لَمْ يُصِبْهُ فَقْرٌ اَبَدًا......وہ کبھی بھی فقر (تنگ دستی) میں مبتلا نہ ہوگا''......

لاحول ولاقوۃ ننانوے آفتوں کا علاج ہے

9 ......حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں......کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا:
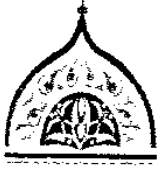
مَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُهَا......

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ننانوے بیماریوں کا علاج ہے......جن میں سب سے کم غم وفکر ہے......

یعنی اس کا پڑھنا غم وفکر کو دور کرتا ہے......اور اس کے علاوہ......اور اٹھانوے بڑی بڑی بیماریوں کو دور کرتا ہے......

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......کہ مصیبت کی گھڑیاں معصیت کی گھڑیوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں......(کتاب الفرج بعد الشدۃ، ترجمہ مصیبت کے بعد راحت)

حضرت بابا فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ جس کو مفلسی لاحق ہو وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بکثرت پڑھے......

مفلسی سے بچنے کا نبوی علاج

10......ایک مرتبہ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر تھا......ایک شخص نے آ کر سلام کیا اور معاشی تنگی کا ذکر کیا......

آپ نے فوراً حکم فرمایا کہ......کیا تو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ نہیں پڑھتا؟......

عرض کی نہیں!......

فرمایا سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ.....

"جو شخص یہ کلمہ بکثرت پڑھتا ہے.....اللہ تعالیٰ اسے مفلسی کی تکلیف سے بچائے رکھتا ہے" (حوالہ فوائد الفوائد)
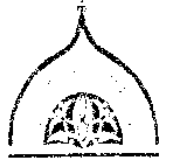
لاحول کی برکت سے قید سے رہائی

11.....مشرکوں نے عوف بن مالک ؓ کے بیٹے کو قید کر لیا.....تو عوف بن مالک رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے.....اور عرض کی کہ یا رسول اللہ!.....میرا بیٹا کافروں نے قید کر لیا ہے.....اب اس کی ماں بہت بے قرار ہے.....اور فاقہ اور مفلسی بھی ہے.....

حضرت نے فرمایا کہ.....تم دونوں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) پڑھا کرو.....

پس دونوں رسول ﷺ کے حکم کے مطابق پڑھنے لگے.....تھوڑی مدت کے بعد ان کا بیٹا قید سے چھوٹا.....اور ان کی چار ہزار بکریاں بھی لے آیا.....اسی لئے خدا نے فرمایا۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ......

(سورۃ الطلاق، پ ۲۸)

پریشانی کے وقت حسبنا اللہ کی کثرت کریں

12.....حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ: میں ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات کے لئے دو نسخے بتایا کرتا ہوں۔

(۱)......ایک گناہوں سے بچنا......

(۲)......ہر نماز کے بعد تین بار حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھیں......

یہ دعا خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمائی ہے......غزوہ احد میں انتہائی سخت ابتلاء کی حالت میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ الفاظ کہے......تو فوراً اللہ تعالیٰ کی مدد پہنچ گئی......میں یہ دعا ہر نماز کے بعد پڑھنے کو اس لئے بتاتا ہوں کہ نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے......

دوسری مصلحت یہ بھی پیش نظر ہوتی ہے کہ......اگر یہ شخص نماز کا پابند نہیں تو شاید اپنی اس ضرورت سے پابند ہو جائے یہ حقیقت خوب سمجھ لیں کہ اصل نسخہ تو وہی ہے......جو وعظ ''ہر پریشانی کا علاج'' میں بتایا ہے......اس کے بغیر کوئی دعا کوئی وظیفہ......اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی......یہ اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے......جس کا اعلان قرآن مجید......اور احادیث مبارکہ میں بار بار کیا گیا ہے......

قرآن سے بے رخی اور پریشانیوں کا نزول

13 ......قران کے ساتھ آج کل کے مسلمان کا یہ معاملہ ہے......کہ قرآن کے معانی ومطالب تو الگ رہے......اس کے الفاظ بھی اس کی زبان پر نہیں چڑھتے......بعض لوگ اپنی کوئی پریشانی بتا کر کچھ پڑھنے کے لئے پوچھتے ہیں......تو میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ بتا دیتا ہوں......مگر وہ یہ بہت ہلکے پھلکے دو تین لفظ بھی نہیں کہہ پاتے بار بار کہلوانے سے بھی زبان پر نہیں چڑھتے تو مجبور ہو کر وظیفہ

......اور مختصر کر دیتا ہوں کہ صرف حَسْبُنَا اللّٰہُ ہی پڑھ لیا کریں.....مگر وہ کوشش کے باوجود یہ بھی نہیں کہہ پاتے یہ ہے.....آج کے مسلمان کا قرآن کے ساتھ سلوک۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ترجمہ: ''ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے.....اور وہ بہترین کارساز ہے''......

حضرت ابو الدرداء ﷛ سے روایت ہے..... کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح کو.....اور شام کو..... حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورۃ التوبہ، پ۱۱).....سات مرتبہ پڑھ لیا کرے...... تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا.....اور آخرت کی پریشانیوں کو دور کر دیں گے......

(ابن السنی وابن عساکر)

آتش نمرود سے ان مبارک کلموں کے ذریعے حفاظت

14 ......حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب نمرود نے خوفناک آگ کے دریا میں پھینکنے کی منجنیق میں رکھا.....تو اس وقت فرشتوں میں ہلچل مچ گئی.....آج اللہ کو ایک ماننے والا اکیلا انسان بھی موت کی وادی میں جا رہا ہے......

چنانچہ جبریل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے......اور عرض کیا اے اللہ کے دوست میں آپ کی کچھ مدد کر سکتا ہوں ......ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے تمہاری کوئی حاجت نہیں اس وقت آپ نے یہ کلمات پڑھے......

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ...... جب تم پر کوئی معاملہ غالب آ جائے جس کی وجہ

سے پریشانی لاحق ہو جائے تو کہو......

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ...... (حوالہ ابوداؤد)

ترجمہ: "کافی ہے...... میرے لئے...... اور وہ بہترین کارساز ہے"......

رزق کی تنگی سے حفاظت کیلئے آیۃ کریمہ کا اہتمام کریں

15...... ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب قدس اللہ سرہ بڑی عجیب باتیں فرماتے تھے...... ایک دن فرمانے لگے کہ دیکھو!...... اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ سنایا کہ وہ کس طرح مچھلی کے پیٹ میں گئے؟...... کہ ان کو کشتی والوں نے پھینک دیا...... مچھلی آئی...... اور نگل گئی...... اور تین دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے...... اور تاریکیوں میں گھرے ہوئے پکارنے لگے......

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ......

اور مسلسل تین دن تک پڑھتے رہے...... اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔

فَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ...... (پ ۱۷، سورۃ انبیاء، آیت نمبر ۸۸)

ہم نے حضرت یونس علیہ السلام کو اس غم سے جس میں وہ مبتلا تھے...... نجات دی...... اور تین دن کے بعد مچھلی کے پیٹ سے نکال لیا...... اگلا جملہ ارشاد فرمایا......

وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ......

ترجمہ: "اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں"......

تو ہمارے حضرت فرماتے ہیں کہ...... مچھلی کا قصہ ہر ایک کے ساتھ پیش نہیں آتا
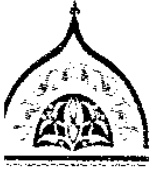
لیکن اس کا منشاء یہ ہے..... کہ مچھلی کے پیٹ کی تاریکیاں تو حضرت یونس علیہ السلام نے دیکھیں لیکن گناہوں اور معصیتوں ......اور فسق وفجور کا سامنا ہر مومن مرد وعورت کو پیش آتا ہے..... گویا حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ کی تاریکی میں پھنسے......اور مومنین گناہوں کی تاریکیوں میں پھنستے ہیں..... تو جو کام حضرت یونس علیہ السلام نے کیا وہی کام ہمیں بھی کرنا ہوگا یعنی

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ......

(سورۃ الانبیاء، پ ۱۸)

پڑھنا ہوگا...... انشاء اللہ...... اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے فضل فرمائیں گے......

اللہ تعالیٰ اس کی حقیقت ہمارے دلوں میں ڈال دے......اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے..... اور اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں لکھا ہے......

ہمارے اسلاف مصیبتوں کے ہجوم کے مواقع پر سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ (لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) کا ورد کرتے تھے......

اس آیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ پریشانی کو دور فرما دیتے......

مصیبت زدہ کی آسانی کے لئے نبوی وظیفہ

16 ......امام ترمذی...... نے مستجاب الدعوا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے..... انہوں نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا
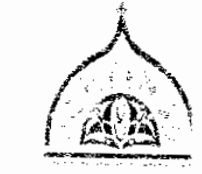
ہے...... کہ میں تم کو ایک ایسی دعا بتاتا ہوں جو مصیبت زدہ بھی اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کر دے گا...... اور جو مسلمان بندہ بھی اس سے دعا کرے گا اس کی دعا مقبول ہوگی...... وہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے...

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ......

(سورۃ الانبیاء، پ ۱۸)

اور "فنادیٰ فی الظلمات" کی تفسیر میں ظلمتوں (تاریکیوں) سے مراد رات کی تاریکی پھر مچھلی کے پیٹ کی...... اور پھر سمندر کی بعض لوگوں نے کہا ہے...... کہ اس مچھلی کی تاریکی جس کو دوسری مچھلی نے نگل لیا تھا...... پھر حضرت یونس علیہ السلام کتنی مدت تک مچھلی کے پیٹ میں رہے اس میں اختلاف ہے... بعض نے کہا سات گھڑی بعض نے کہا تین دن بعض نے سات دن بعض نے چودہ دن ...... اور سہلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے...... کہ چالیس دن تک آپ مچھلی کے پیٹ میں رہے...... اس مچھلی کے پیٹ میں دریا کے پانی کے مثل بہہ رہے تھے...

اور امام احمد نے کتاب الزہد میں تحریر فرمایا ہے...... کہ ایک شخص نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن تک رہے تو شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں دن کے صرف معمولی وقت تک رہے دوپہر سے کچھ پہلے مچھلی نے آپ کو نگلا تھا ... اور عصر کے بعد غروب شمس کے قریب مچھلی کو جمائی آئی یونس علیہ السلام کو سورج کی روشنی نظر آئی ... پھر انہوں نے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھا...... چنانچہ مچھلی نے آپ کو

اگل دیا......اور حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ کی گرمی کی وجہ سے گل کر انڈے سے نکلنے والے چوزے کی طرح ہو گئے......اس شخص نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ قدرت الٰہی کا انکار کرتے ہیں......انہوں نے کہا کہ میں قدرت الٰہی کا بالکل انکار نہیں کرتا......اللہ چاہے تو مچھلی کے پیٹ میں بازار بھی لگا سکتا ہے......

لا الہ الا اللہ کی برکت سے رزق میں برکت

17 ......امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے......کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......

''بلاشبہ جب نوح علیہ السلام کے انتقال کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ''یقیناً میں تجھے وصیت کرنے لگا ہوں میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ......اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں......میں تجھے (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ) کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اگر ساتوں آسمانوں......اور ساتوں زمینوں کو ایک پلڑے میں......اور (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ ان کے مقابلے میں بھاری ہوگا......اور اگر ساتوں آسمان......اور ساتوں زمین مکمل طور پر ایک بند حلقہ ہوں تو لَا اِلٰـــــهَ اِلَّا اللّٰهُ) ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے......

اور میں تمہیں (سُبْحَانَ اللّٰـهِ وَبِحَمْدِهٖ) کا حکم دیتا ہوں......کیونکہ یہ (کلمات) ہر چیز کی تسبیح ہیں......اور انہی کے ساتھ مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے......

اور میں تجھے شرک......اور تکبر سے منع کرتا ہوں......

(المسند رقم حدیث/۶۵۸۳)

مبارک کلمات کی برکت سے مخلوقات کے رزق کا بندوبست

18 ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کیونکہ یہ دونوں کلمے ہر چیز کی تسبیح ہیں...... اور انہی کی وجہ سے ہر شے کو رزق دیا جاتا ہے......

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں...... کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو وہ چیز بتلاتا ہوں...... جس کی وصیت حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کی تھی ...... اور یہ کلمہ ہے...... سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کیونکہ تمام مخلوق یہ کلمہ پڑھتی ہے ...... اور اس کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے...... (اخرجہ المستغفری)

باب نمبر 20
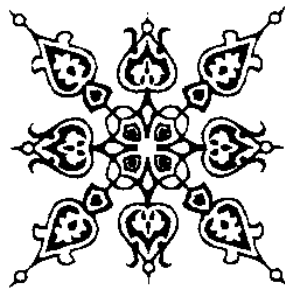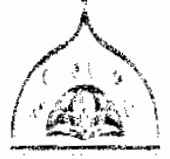
رزق بڑھانے کے مجرب وظائف

1 ......خطیب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے...... کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا......اور کہا دنیا مجھ سے بھاگ گئی......اور پیچھے چلی گئی (غریب وتنگدست ہوگیا)......

آپ نے فرمایا تم فرشتوں کی......اور خلائق کی اس تسبیح سے کہاں غافل ہو...... جس کے ذریعہ ان کو رزق دیا جاتا ہے...... علی الصباح (صبح) کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھ لیا کرو......

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ. سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ.
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ......

دنیا ذلیل ہو کر آئے گی کچھ ہی دن ہوئے کہ وہ آیا......اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ بہت زیادہ آگیا......اسے کہاں خرچ کریں...... (سبل الہدیٰ ۱۰/۲۲۷)

نوح علیہ السلام کی بیٹے کو وصیت

2 ......اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا ہے...... کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا...... تو انھوں نے اپنے صاجزادے سے فرمایا...... کہ میں تمہیں دو کلموں کی وصیت کرتا ہوں......
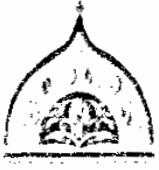
ایک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ...... دوسرے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ...... کیوں کہ یہ دونوں کلمے ہر چیز کی نماز ہیں...... اور انہی کی وجہ سے ہر شے کو رزق دیا جاتا ہے......

(اخرجہ البخاری فی اداب المفرد والنہار والذکر)

رزق کی بارش کے لئے مخصوص وظیفہ نبوی

3 ...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں...... کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں آیا...... فقر و فاقہ ...... اور تنگی معاش کی شکایت کی...... آپ ﷺ نے اس سے فرمایا جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو خواہ کوئی ہو یا نہ ہو مجھ پر سلام بھیجو......

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ......

پھر ایک بار سورۃ اخلاص پڑھو...... چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا...... اللہ پاک نے اس پر رزق کی بارش فرمادی...... یہاں تک کہ وہ اقرباء...... اور پڑوسیوں پر بھی خرچ کرنے لگا...... (القول البدیع، ۱۲۴)

دن رات بہترین رزق و برائیوں سے حفاظت کا نبوی وظیفہ

4 ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے...... کہ آپ ﷺ نے

فرمایا...... جو شخص صبح میں یہ دعا پڑھ لے تو اس دن بہترین رزق سے نوازا جائے گا ......اور برائیوں سے محفوظ رہے گا ......اور جو شام کو پڑھ لے تو اس رات بہترین رزق سے نوازا جائے گا......اور برائیوں سے محفوظ رہے گا......

مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ......

وہی ہوگا جو اللہ چاہے...... نہ کوئی طاقت نہ قوت سوائے اللہ کے میں گواہی دیتا ہوں اللہ پاک ہر شے پر قادر ہے...... (ابن سنی، کنز العمال ۲/۱۰۶)

باب نمبر 21
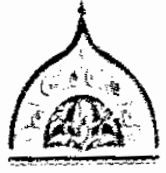
نماز کے ذریعہ رزق میں اضافہ کیجئے

میرے بھائیو!...... نماز مؤمن کی معراج...... رزق میں برکت کا ذریعہ ......اور آنکھوں کی ٹھنڈک دل کا سکون ......اور غموں کو ختم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے......اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا......

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ...... (سورۃ البقرہ، پ ۱)

ترجمہ: ''پریشانیوں میں تم صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو''......

دو چیزیں......دو فوائد

1 ......حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل فرماتے ہیں......

اِنَّهُمَا مَعُوْنَتَانِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَعِيْنُوْ بِهِمَا...... (الدر المنثور ۱/۱۴۵)

ترجمہ: ''یہ دونوں (نماز اور صبر) اللہ سے مدد لینے کا ذریعہ ہیں......تم ان کے ذریعے اللہ سے مدد طلب کرو''......

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے ہم معنی سورۃ بقرہ ہی کی آیت نمبر ۱۵۳ کی تفسیر میں فرماتے ہیں......

عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِکُمُ الدِّیْنِیَّۃِ وَالدُّنْیَوِیَّۃِ......

ترجمہ: ''اپنی دینی اور دنیوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے (صبر اور نماز سے مدد لو)''......

(التفسیر المظہری ۱/۱۵۱ حوالہ پریشان ہونا چھوڑیں)

پریشانی کے وقت عشاق مولیٰ کا عمل

2 ......ارشاد فرمایا کہ......

اللہ کے عاشق پر جب کوئی پریشانی آتی ہے...... وہ دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھتا ہے...... پھر اس کا دل ٹھنڈک...... اور اطمینان سے بھر جاتا ہے...... اللہ کے سامنے روتا ہے...... اس کی بے سکونی و پریشانی ختم ہو جاتی ہے...... یہ ممکن نہیں کہ کوئی رب کا نام لے...... اور اسے سکون نہ ملے...... ارے پیارے!...... وہ بہت بڑے ہیں...... لہٰذا اپنے نام کی لاج رکھتے ہیں......

ہر لمحہ حیات گزارا ہم نے
آپ کے نام کی لذت کا سہارا لے کر

ہر قسم کی پریشانی کے وقت نبوی معمولات

3 ......مشکوٰۃ شریف کی روایت سے حضور ﷺ کا ایک عمل پیش کیا جا رہا ہے......

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا حَذَبَه' اَمْرٌ فَزَعَ اِلَى الصَّلٰوةِ صَلّٰى...... (مسند احمد)
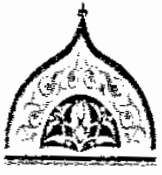
صحابہ فرماتے ہیں کہ...... آپ کو جب کوئی پریشانی یا مصیبت یا غم پیش آتا تھا ...... تو فوراً نماز کی طرف دوڑتے تھے...... اور یہ عبدیت کا ایک فطری ذوق ہے......

کیونکہ ذوالجلال کا حکم ہے...... کہ صبر وصلوۃ سے استعانت کرو تو اللہ کے رسول ﷺ کو جب بھی کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جس سے پریشانی لاحق ہوسکتی ہو تو فوراً صلوٰۃ ادا فرماتے اس لئے بھی کہ صلوٰۃ حضور ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہے ...... اور اس سے مصائب و آلام کے بادل بھی چھٹ جاتے ہیں......

ایک دوسرے موقع پر...... حضور ﷺ نے فرمایا......

یَابِلَالُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاَدْخُنَابِهَا...... (ابوداؤد)

اسم اعظم کے ذریعہ غیبی مدد مل گئی

4 ......وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں...... کہ اللہ تعالی سے حاجتیں نماز کے ذریعہ طلب کی جاتی ہیں...... اور پہلے لوگوں کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تھا وہ نماز ہی کی طرف متوجہ ہوتے تھے...... جس پر بھی کوئی حادثہ گذرتا...... وہ جلدی سے نماز کی طرف رجوع کرتا...... کہتے ہیں...... کوفہ میں ایک قلی تھا جس پر لوگوں کو بہت اعتماد تھا...... امین ہونے کی وجہ سے تاجروں کا سامان روپیہ وغیرہ بھی اُٹھاتا تھا......
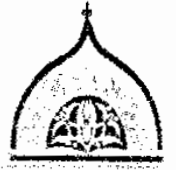
ایک مرتبہ وہ سفر میں جا رہا تھا...... راستہ میں ایک شخص اس کو ملا...... پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟

قلی نے کہا فلاں شہر کا

وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی جانا ہے میں پاؤں چل سکتا...... تو تیرے ساتھ ہی چلتا...... کیا یہ ممکن ہے...... کہ ایک دینار کرایہ پر مجھے خچر پر سوار کرلے......

قلی نے اس کو منظور کرلیا...... وہ سوار ہوگیا......

راستہ میں ایک دوراہہ ملا...... سوار نے پوچھا...... کدھر کو چلنا چاہیے

قلی نے شارع عام کا راستہ بتایا......

سوار نے کہا یہ دوسرا راستہ قریب کا ہے...... اور جانور کے لئے بھی سہولت کا ہے...... کہ سبزہ اس پر خوب ہے......

قلی نے کہا...... میں نے یہ راستہ دیکھا نہیں......

سوار نے کہا...... میں بارہا اس راستہ پر چلا ہوں......

قلی نے کہا اچھی بات ہے...... اسی راستہ کو چلئے...... تھوڑی دور چل کر وہ راستہ ایک دہشت ناک جنگل پر ختم ہوگیا...... جہاں بہت سے مردے پڑے تھے، وہ شخص سواری سے اترا...... اور کمر سے خنجر نکال کر قلی کے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

قلی نے کہا...... کہ ایسا نہ کر یہ خچر...... اور سامان سب کچھ لے لے...... یہی تیرا مقصود ہے...... مجھے قتل نہ کر......

اس نے نہ مانا...... اور قسم کھالی کہ پہلے تجھے ماروں گا پھر یہ سب کچھ لوں گا۔
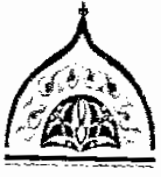
اس نے بہت عاجزی کی..... مگر اس ظالم نے ایک بھی نہ مانی......

قلی نے کہا..... اچھا مجھے دو رکعت آخری نماز پڑھنے دے......

اس نے قبول کیا..... اور ہنس کر کہا..... جلدی سے پڑھ لے..... ان مردوں نے بھی یہی درخواست کی تھی..... مگر ان کی نماز نے کچھ بھی کام نہ دیا......

اس قلی نے نماز شروع کی..... الحمد شریف پڑھ کر سورت بھی یاد نہ آئی ادھر وہ ظالم کھڑا تقاضا کر رہا تھا کہ جلدی ختم کر..... بے اختیار اس کی زبان پر یہ آیت جاری ہوئی..... اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ. الآیة ..... یہ پڑھ رہا تھا..... اور رو رہا تھا کہ ایک سوار نمودار ہوا جس کے سر پر چمکتا ہوا خود (لوہے کی ٹوپی) تھا..... اس نے نیزہ مار کر اس ظالم کو ہلاک کر دیا..... جس جگہ وہ ظالم مر کر گرا..... آگ کے شعلے اس جگہ سے اٹھنے لگے......

یہ نمازی بے اختیار سجدہ میں گر گیا..... اللہ کا شکر ادا کیا نماز کے بعد اس سوار کی طرف دوڑا..... اس سے پوچھا کہ..... خدا کے واسطے اتنا بتا دو کہ تم کون ہو؟ کیسے آئے؟......

اس نے کہا کہ میں..... اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ ..... کا غلام ہوں اب تم مامون ہو جہاں چاہے..... جاؤ یہ کہہ کر چلا گیا......

مسجد کے نمازی آسمانی بلاؤں سے محفوظ

5 ......ایک حدیث میں آیا ہے..... کہ جب آسمان سے کوئی بلا آفت

نازل ہوتی ہے۔ تو مسجد کے آباد کرنے والوں سے ہٹالی جاتی ہے۔....

(جامع الصغیر)
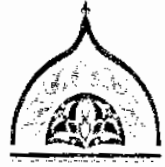
متعدد احادیث میں آیا ہے..... کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کردیا ہے..... کہ سجدہ کے نشان کو جلاتے (یعنی اگر اپنے اعمال بد کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل بھی ہوگا ..... تو سجدہ کا نشان جس جگہ ہوگا اس پر آگ اثر انداز نہ ہوسکے گی)۔....

ایک حدیث میں ہے کہ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے..... اور صدقہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے۔ (جامع الصغیر)

ایک جگہ ارشاد ہے کہ نماز شفا ہے..... (جامع صغیر)

باب نمبر 22
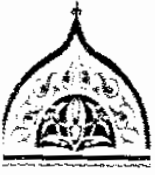
نماز حاجت کے ذریعہ روزی میں برکت

نماز حاجت کا جو طریقہ رسول ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے... وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے کا بہترین... اور معتمد ترین طریقہ ہے... جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے... ان کا یہی تجربہ ہے... اور انہوں نے ''صلوۃ الحاجت'' کو خزائن الٰہیہ کی کنجی پایا ہے... (معارف الحدیث ۳ ۳۲۴)

حدیث میں آتا ہے......

''جس شخص کی کوئی حاجت..... اور ضرورت ہو..... خواہ اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق ہو..... اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے..... اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے..... اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد وثنا کرے..... اور نبی ﷺ پر درود پڑھے پھر اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ، لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا

هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہ، وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ......
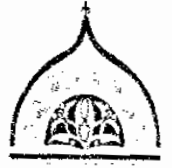
(ترمذی، ابواب الصلوٰۃ الوتر باب ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ ۱/۱۰۸)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں وہ بڑے علم والا......اور بڑا کریم ہے...... پاک اور مقدس ہے...... وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی مالک ہے...... ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے...... اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان اعمال......اور ان اخلاق واحوال کا جو تیری رحمت کا موجب......اور وسیلہ......اور تیری مغفرت......اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں......اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور حصہ لینے کا......اور ہر گناہ......اور نافرمانی سے سلامتی......اور حفاظت کا...... میرے سارے ہی گناہ بخش دے......اور میری ہر فکر......اور پریشانی دور کردے......اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو......اس کو پورا فرمادے......اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے''......

لہٰذا جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے تو اس کو پورا کروانا بہت آسان ہے...... کہ آدمی دو رکعت نماز حاجت پڑھ لے......اور زبان سے نیت کرنا بھی ضروری نہیں...... بلکہ دل میں نیت کرلے......اور اس بات کا دھیان رہے......کہ مکر

وہ وقت نہ ہو پھر نماز کے آخر میں یہ دعا جو اوپر ذکر کی گئی ہے مانگے......

اوپر مذکورہ دعا بہت پیاری دعا ہے...... اس کے ترجمہ پر غور کر کے اور اس کا دھیان کر کے یہ دعا مانگیں......اور پھر اپنی زبان میں بھی اپنی حاجت وضرورت ذکر کریں......
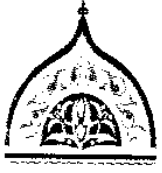
حضرت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......

يُنْدَبُ تَحَرِّيْ غَدَاةَ السَّبْتِ لِحَاجَتِه لِقَوْلِه عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ غَدَا يَوْمَ السَّبْتِ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ يَحُلُّ طَلَبَهَا فَأَنَا ضَامِنٌ لِقَضَائِهَا...... (مشکوۃ النسخۃ الھندیۃ، کتاب الصلوۃ)

"(ضرورت مندوں کے لئے) زیادہ مناسب ہے...... کہ وہ ہفتہ کی صبح سے اپنی حاجت کو پوری کرنے کی کوشش کرے اس لیے کہ...... حضور ﷺ نے فرمایا...... جو شخص ہفتہ کی صبح سے اپنی کسی ضرورت کو پوری کرنے کی کوشش شروع کرے......تو میں اس کی ضرورت کے پورا ہونے کا ضامن ہوں"......

باب نمبر 23
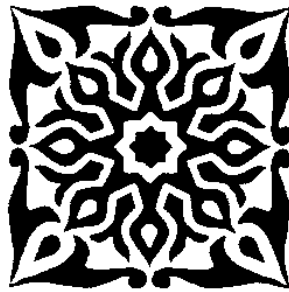
علاج غم کے لئے صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام کریں

پریشانی دور کرنے کے لئے حضور ﷺ نے صلوٰۃ التسبیح کے اہتمام کی ترغیب دی ہے......

حضرت ابوعثمان خیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہیں......

مَارَأَیْتُ لِلشَّدَائِدِ وَالْھُمُوْمِ الخ......

میں نے پریشانیوں......اور رزق کی تنگی کی دوری کے لئے صلوٰۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا......صلوٰۃ التسبیح کے طریقہ کے لئے احقر کی کتاب ''سکون دل کے نبوی راستے'' کا مطالعہ کریں......یہاں کتاب کی ضخامت کی وجہ سے ہم نے اس کو لکھنا مناسب نہیں سمجھا......

چاشت کی برکت سے روزی میں برکت

مشائخ کرام فرماتے ہیں......کہ دو چیزیں کبھی جمع نہیں ہوسکتیں......مفلسی اور چاشت کی نماز (یعنی جو کوئی چاشت کی نماز کا پابند ہوگا......انشاءاللہ عزوجل کبھی مفلس نہ ہوگا)......

حضرت شفیق رحمۃ اللہ علیہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی ......اور بزرگ ہیں......فرماتے ہیں کہ......ہم نے پانچ چیزیں تلاش کیں ان کو پانچ جگہ پایا...... روزی کی برکت چاشت کی نماز میں ملی......اور قبر کی روشنی تہجد کی نماز میں ملی......منکر نکیر کے سوال کا جواب طلب کیا تو اس کو قرأت میں پایا......اور پل صراط کا سہولت سے پار ہونا روزہ اور صدقہ میں پایا......اور عرش کا سایہ خلوت میں پایا......

باب نمبر 24
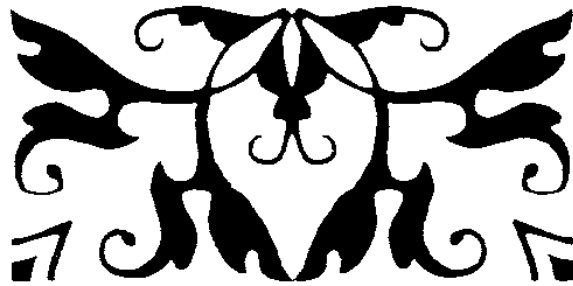
رزق کی کثرت کے لئے صلہ رحمی کیجئے

رزق میں کمی..... اور بے برکتی کو دور کرنے کے لئے حضور ﷺ نے امت کو جو نسخے بتائے ہیں..... ان میں ایک نسخہ یہ بھی بتایا کہ.....

1 ..... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں..... کہ حضورؐ نے فرمایا.....

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَاَنْ یُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

''جو شخص پسند کرتا ہے..... کہ اس کے رزق میں فراخی ہو..... اور اس کی عمر میں اضافہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''..... (بخاری مسلم)

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ..... تورات میں لکھا ہوا ہے..... جو رزق میں اضافہ چاہتا ہے..... اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے.....

(حوالہ رواہ بزار و حاکم)
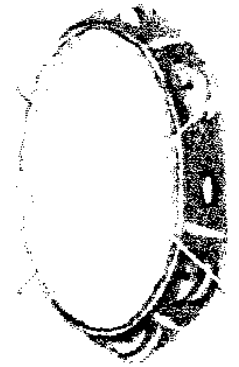
بہت جلد اور زیادہ بدلہ دلانے والی نیکی

2 ..... آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا

بدلہ دنیا میں بھی بہت جلد مل جاتا ہے...... یہاں تک کہ ایک گھر والے کئی اعتبار سے بدکار فاسق فاجر ہوتے ہیں ...... مگر ان کے خاندان و مال ومنال میں برکت ہوتی ہے......اس کا سبب محض صلہ رحمی ہوتی ہے......

(صحیح ابن حبان، منتخب کنز العمال ج ۲۲۸ واحیاء العلوم ج ۲۵۱۲)

رزق میں وسعت

3 ......حضورؐ کا ارشاد مبارک ہے۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ...... اس کے رزق میں وسعت کی جائے ......اور اس کے نشانات قدم میں تاخیر کی جائے اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے''......

احادیث مبارکہ سے صلہ رحمی کی تاکید

4 ......نبی کریم ﷺ نے فرمایا......

''جو آدمی یہ پسند کرتا ہے...... کہ اس کی عمر لمبی ہو......اور اس کا رزق عام ہو ......اور اسے بری موت نہ آئے اسے چاہیے کہ...... وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے ......اور صلہ رحمی کرتا رہے''......(بزاز اس کے راوی ثقہ ہیں)......

باب نمبر 25
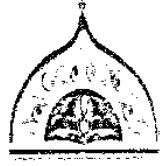
رزق کی تنگی کو دور کرنے کے لئے تقدیر پر راضی رہئے

میرے عزیزو!.....

ذخیرہ حدیث میں حضور ﷺ نے رزق کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے اعمال بتلائے ہیں.....ان میں سے ایک عمل تقدیر پر راضی رہنا ہے.....

رزق کی تقسیم پر راضی رہنے کا انعام

1 ...... جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا..... کہ خدا تعالیٰ ا... بندوں کو جو کچھ دیتا ہے..... اس سے ان کی آزمائش کرتا ہے..... اگر وہ اپنی قسمت راضی ہو جائیں..... تو ان کی روزی میں برکت عطا فرماتا ہے..... اور اگر راضی ہوں تو ان کی روزی کو وسیع نہیں کرتا..... (مسند احمد)

رزق کی تنگی اور پریشانی کو دور کرنے کا انمول نسخہ

2 ...... حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجلس میں ارشاد فر...

کہ...... پریشانی کا علاج رضاء خالق کی سعی ہے......(یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش اور) پریشانی کا سبب ہمیشہ معصیت ہوتی ہے......جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی نا فرمانی ہے۔

تقدیر کا صحیح مفہوم

یہ ہے...... کہ ایک مومن کا عقیدہ کہ اپنی طرف سے تدبیر پوری کی لیکن تدبیر کرنے کے بعد معاملہ اللہ کے حوالے کر دیا......اور یہ کہہ دیا کہ یا اللہ ہمارے ہاتھ میں تدبیر تھی وہ تو ہم نے اختیار کر لی......اب معاملہ آپ کے اختیار میں ہے...... آپ کا جو فیصلہ ہوگا...... ہم اس پر راضی رہیں گے...... ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا......لہٰذا واقعہ کے پیش آنے سے پہلے عقیدہ تقدیر کسی کو بے عملی پر آمادہ نہ کرے...... جیسے بعض لوگ عقیدہ تقدیر کو بے عملی کا بہانہ بنالیتے ہیں......

اور یہ کہتے ہیں...... کہ جو تقدیر میں لکھا ہے......وہ تو ہو کر رہے گا......لہٰذا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں...... کام کیوں کریں؟...... یہ درست نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے...... کہ اپنی تدبیر کرتے رہو...... ہاتھ پاؤں ہلاتے رہو......لیکن ساری تدابیر اختیار کرنے کے بعد اگر واقعہ اپنی مرضی کے خلاف پیش آ جائے تو اس پر راضی رہو لیکن اگر تم اپنی رضا مندی کا اظہار نہ کرو...... بلکہ یہ کہہ دو کہ یہ فیصلہ تو بہت غلط ہوا بہت برا ہوا......تو اس کا نتیجہ سوائے پریشانی میں اضافے کے کچھ نہیں ہوگا......اس لئے کہ جو واقعہ پیش آ چکا ہے......وہ بدل نہیں سکتا......

مصائب و آلام نازلہ لکھے جا چکے ہیں

3 ...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ......

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا......

لوگوں پر جتنی مصیبتیں زمین پر نازل ہوتی ہیں......اور جو تم پر نازل ہوتی ہیں، سب ان کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ رکھی ہیں۔

اللہ کے ہر کام میں حکمت ہے......انمول واقعات

4 ...... حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے...... کہ کسی جنگ
میں ایک شخص رہتا تھا جس کے پاس ایک کتا...... ایک گدھا......اور ایک مر
تھا!......گدھے پر وہ لوگوں کا بوجھ لادا کرتا......کتا اس کی حفاظت کرتا......مرغ
وہ نمازوں کے اوقات کا پتہ لگاتا!......

اتفاقاً ایک روز لومڑی آئی......اور اس مرغ کو لے گئی ہے......

وہ کہنے لگا...... مجھے امید ہے...... کہ یہ میرے لئے بہتر ہوگا!......

پھر کتا بھی ہاتھوں سے گیا!......

تب بھی اس نے وہی کہا!...... یہاں تک کہ ایک دن بھیڑیا آیا......اور ا
نے گدھے کو شکار بنا لیا!......

تب بھی وہ کہنے لگا......اسی بات میں بھلا ہوگا!......
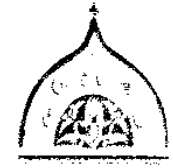
دیکھتے کیا ہیں...... کہ ایک دن صبح کے وقت آپ کے پڑوسیوں پر دشمن نے حملہ کر دیا!......اور شور و غل کی آوازیں آپ تک پہنچ رہی تھیں!......ان کے پاس تو اب کچھ نہیں تھا کہ شور کرتا!......کتا!......گدھا......اور مرغ تو مر چکے تھے ......اس لئے اس شخص کے اہل و عیال......اور خود اس کے نزدیک حضرت مسروق کا ہونا یا نہ ہونا برابر تھا!......
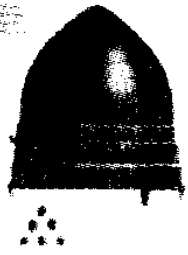
اَلْعَبْدُ ذُوْا صَخْرٍ وَالرَّبُّ ذُوْقَدْرٍ، وَالدَّهْرُ ذُوْدُوْلٍ وَالرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ وَالْخَيْرُ اَجْمَعُ فِيْمَا اِخْتَارَ خَالِقُنَا، وَفِيْ اِخْتِيَارِ سَوَاهُ الشُّوْمُ وَاللُّوْمُ......

انسان پریشان ہوتا ہے......اور اللہ تعالیٰ مقدر فرماتا ہے......اور زمانہ تبدیلی دکھاتا ہے......حالانکہ رزق مقدر ہو چکا ہوتا ہے......بہترین تو وہی چیز ہے......جو ہمارا خالق ہمارے لئے مقدر فرمائے......اس کے علاوہ اپنی خواہش کے مطابق پسندیدگی بدبختی......اور حرماں نصیبی کے سوا کچھ نہیں......

حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ تہذیب الاسماء والغات میں تحریر فرماتے ہیں......حضرت مسروق بن (رضی اللہ تعالیٰ) اجزع سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا......میں نے سید عالم ﷺ سے سنا ہے......

اللہ کی رضا اس کی قضا پر راضی رہنا ہے

5 ......حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا!......الٰہی

مجھے ایسی چیز سے آگاہ فرمائیے...... جس سے تیری رضا حاصل ہو سکے!...... تاکہ میں

اسے بروئے عمل لاؤں...... اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی نازل فرمائی......

''میری رضا اسی میں ہے کہ...... تم میری قضا پر راضی رہو!''......

رَضَائِیْ فِیْ رَضَاکَ قَضَائِیْ......

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ تعالیٰ کی

موجودگی میں کہا...... الٰہی!...... مجھ پر راضی ہو......

وہ کہنے لگی...... اللہ تعالیٰ سے تجھے شرم نہیں آتی کہ...... آپ اس کی رضا کے

طالب ہیں...... اور خود اس سے راضی نہیں ہوتے......

کسی نے پوچھا بندہ...... اللہ تعالیٰ سے کب راضی ہوتا ہے......

فرمایا...... جب وہ مصائب و آلام میں اسی طرح راحت و خوشی محسوس

کرے...... جیسے انعام و نعمت میں کرتا ہے......

باب نمبر 26
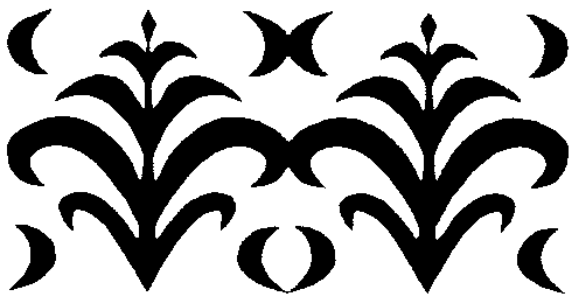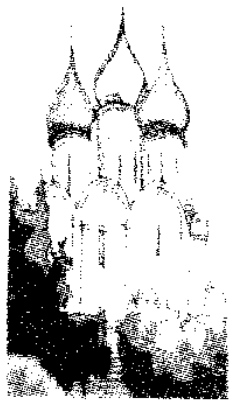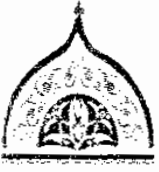
سادگی کے ذریعے سکون حاصل کریں

میرے بھائیو!...... آج ہم لوگ پریشانیوں کے جس سمندر میں گھرے ہوئے ہیں...... اس کی ایک وجہ دکھلاوا بھی ہے......

ایک شخص کی شادی ہوئی ولیمہ...... اور دوسرے سامان کے لئے اس نے عزیز واقارب...... اور مالک وغیرہ سے...... لاکھ روپے قرضہ لے لیا...... اور شادی ہوئے چار سال ہو چکے ہیں...... اب تک لاکھ روپے ادا نہیں کر سکا...... اگر یہی شخص سادگی سے شادی کرتا...... تو اس کا کیا چلا جاتا...... اب قرضہ کی نحوست اپنی جگہ مستقل ہے...... کیونکہ خود حضور ﷺ نے قرض سے پناہ مانگی ہے...... جس کی وجہ سے ذہن بے سکون ہو گیا...... تو اب یہ صاحب بیوی سے بھی لڑ رہے ہیں......

گویا کہ سادگی نہ کرنے کی وجہ سے پریشانی ڈبل ہو گی......

(۱)...... قرضہ کا ٹینشن......

(۲)...... قرضہ کے ٹینشن کی وجہ سے میاں بیوی میں لڑائی معمول ہے......

محمد بن علی ترمذیؒ سے مروی ہے...... کہ جو رزق کسی انسان کی قسمت میں لکھا جا چکا ہے...... اس پر راضی رہنے کا نام قناعت ہے...... نیز فرمایا کہ...... قناعت یہ

ہے کہ...... تجھے جو چیز مل گئی ہے......اس پر اکتفاء کرے......اور جو چیز حاصل نہیں ہوئی اس کا لالچ نہ کرے......

وہبؒ فرماتے ہیں...... کہ عزت اور مالداری دونوں رفیق کی تلاش میں نکلیں......انہیں قناعت مل گئی......اور وہ وہیں ٹھہر گئیں......(کہ اب اور کسی چیز کی تلاش کی ضرورت نہیں)......

مروی ہے کہ......جس کسی میں قناعت زیادہ پائی جائے گی......اسے ہر قسم کا شوربا اچھا لگے گا......اور جو شخص ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے......اللہ تعالیٰ اسے قناعت عطاء کرتا ہے......

مروی ہے...... کہ ابو حازمؒ ایک قصاب کے پاس سے گذرے......جس کے پاس فربہ گوشت تھا......قصاب نے ابو حازمؒ سے کہا کہ گوشت لے لیں......اس لئے کہ یہ فربہ ہے......

انہوں نے کہا......میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں......

قصاب نے کہا کہ......میں آپ کو مہلت دے دوں گا......ابو حازم نے فرمایا کہ میرا نفس مجھے تم سے بہتر مہلت دے گا...... (حوالہ رسالہ القیشریہ)

قناعت پر آسودگی کا وعدہ

1 ......ابولیث سمر قندیؒ بیان کرتے ہیں......کہ چار پیغمبروں نے چاروں آسمان کتابوں میں سے چار جملے اختیار کیے ہیں......
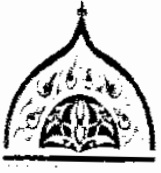
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تورات سے یہ فقرہ لیا......

''مَنْ قَنَعَ شَبِعَ......یعنی جس نے قناعت کی وہ آسودا ہے''......

حضرت داؤد علیہ السلام نے زبور سے یہ فقرہ لیا......

مَنْ ترَکَ اللَّذَّاتِ صَارَ مُسْلِمًا مِنَ الْاٰفَاتِ ......

یعنی ''جس شخص نے دنیاوی الذتیں ترک کردیں......وہ تمام آفتوں سے محفوظ رہا''......

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل سے یہ فقرہ لیا......

''مَنْ صَمَتَ نَجَا......یعنی جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی''......

پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے قرآن پاک کی اس آیہ مبارکہ کو اختیار فرمایا......

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ‘......

ترجمہ: یعنی ''جس نے اللہ پر توکل کیا تو اس کے لئے وہی کافی ہے''......

تھوڑا عمل کرنے والا تھوڑے پر راضی ہو جا

2 ......حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے......کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ......

مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ......

ترجمہ:"جو شخص اللہ کی جانب سے ملنے والے تھوڑے رزق پر راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ اس سے تھوڑے عمل سے راضی ہو جاتے ہیں"......

میرا دنیا سے کیا تعلق

3 ......ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے سو کر اٹھے......تو جسم شریف پر چٹائی کی بناوٹ کے نشان پڑ گئے تھے......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا......یا رسول اللہ اگر آپ حکم فرمائیں......تو ہم آپ ﷺ کے لئے اچھا بچھونا بچھا دیا کریں......اور اچھی اچھی چیزیں حاصل کر کے آپ کے لئے لایا کریں......آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ......مجھ کو دنیا سے کیا تعلق میرا دنیا سے بس ایسا ہی واسطہ ہے......جیسے کوئی مسافر درخت کے نیچے سایہ لینے کے لئے بیٹھ گیا......اور پھر اسے چھوڑ کر چل دیا...... (مشکوۃ شریف، ص ۴۴۲)

قناعت پسند زندگی کا عملی نمونہ

4 ......حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نہایت قوی ہیکل...... وجیہہ......اور بے حد بارعب تھے......بیت المال سے آپ کو چار ہزار درہم ملتے تھے لیکن آپ ان کو غرباء......اور مساکین میں تقسیم کر دیتے تھے......اور خود اپنے ہاتھ کی کمائی پر بسر اوقات کرتے تھے......
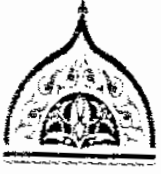
جب آپ مدائن کے حاکم تھے...... اس زمانے میں بھی کھجور کی چھال کی چارپائی وغیرہ بنا کر معاش پیدا کرتے تھے...... آپ کے پاس صرف ایک عبا تھی ......جس کا آدھا حصہ بچھاتے ......اور آدھا اوڑھتے ......عمر بھر مکان نہ بنایا...... جہاں موقع مل جاتا کسی کے مکان کے سائے میں پڑے رہتے......

ایک دن آپ نے خادم کو کسی کام کے لیے بھیجا......اور خود آٹا گوندھنے لگے......ایک شخص آیا......اس نے دیکھ کر کہا کہ...... آپ کا خادم کہاں ہے؟......

آپ نے جواب دیا کہ......

اس کو ایک ضروری کام کے لیے بھیجا ہے...... مجھے یہ امر پسند نہیں کہ اس پر دو کاموں کا بوجھ ڈالوں......اس لیے ایک کام میں خود کر رہا ہوں اس میں حرج ہی کیا ہے......

باب نمبر 27
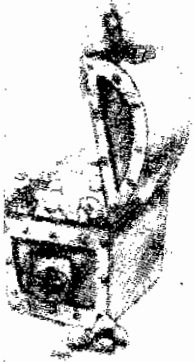
تبلیغ کی محنت پر رزق میں اضافہ کی بشارت

میرے عزیزو!...... حضور ﷺ نے امت محمدیہ کو حصول رزق کے جو اسباب بتائے ہیں...... ان میں سے ایک ذریعہ وسبب اللہ کی دین کی خدمت کرنا ہے...... خود قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے......

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ...... (محمد ۷)

ترجمہ: ''اے لوگوں تم اللہ کے دین کی خدمت کرو...... اللہ ہر ہر موقع پر تمہاری مدد کرے گا''......

1 ...... اسی طرح مشکوۃ کی روایت میں ہے...... کہ آپ نے فرمایا ......عبداللہ بن عباس ؓ سے فرمایا......

اِحْفَظِ اللّٰهِ یَحْفَظْکَ...... (مشکوۃ وترمذی)

ترجمہ: ''تم اللہ کے دین کی حفاظت کرو...... اللہ تمہاری حفاظت کرے گا''......

آیت مبارکہ کی تشریح

اوپر لکھی گئی قرآنی آیت...... اور حدیث سے معلوم ہوا کہ...... جو اللہ کی دین کی محنت کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیتا ہے...... اور یہ کہتا ہے...... کہ دین مٹ گیا

ہے..... پر میں کیوں نہ مٹا..... اس کے لئے اللہ کا وعدہ ہے..... کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کی طرح اس کی حفاظت کریں گے..... اور انبیاء ہی کی طرح اس کے لئے غیبی رزق کا بندوست کریں گے..... مگر شرط یہ ہے..... کہ تبلیغ اخلاص سے ہو..... اور یہ تبلیغ صرف ثواب کی نیت سے نہیں ہو..... بلکہ نبی کا نائب سمجھ کر ہو..... تو پھر اللہ کی مدد اترے گی.....

بندہ کی مدد پر رب کی مدد ملنے کی بشارت

2 ..... حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے.....

واللّٰہُ فِی عَوْنِ عَبْدِہٖ اِذَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْہِ (مسلم)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی نصرت فرماتے ہیں..... جب تک وہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''.....

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ..... نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے..... جو کسی مومن کی دنیاوی مشکل حل کرنے کی کوشش کرے گا..... اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی مشکلات میں سے ایک مشکل آسان فرمادیں گے''.....

باب نمبر 28
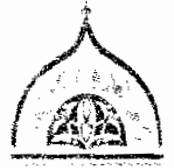
روزی میں برکت کیلئے خالق رزق کو خوش رکھو

میرے دوستو!......

دنیا کا یہ دستور ہے کہ...... غلام جب تک اپنے آقا کو خوش رکھتا ہے...... آقا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارتا ہے...... آقا بھی اسے خوش رکھتا ہے...... اسی طرح اللہ ہمارا حقیقی مالک ہے...... ہم اس کے غلام ہیں...... اگر آپ روزی میں اضافہ چاہتے ہیں ...... تو بس اللہ تعالیٰ کو خوش کر لیجئے...... اللہ تعالیٰ نے استحساناً ذمہ لیا ہے...... کہ وہ ہمیں خوش رکھیں گے...... جو بچہ اپنے ابا کو خوش رکھتا ہے...... ابا اپنے اس بیٹے کو خوش رکھتا ہے...... جو بیوی اپنے شوہر کو خوش رکھتی ہے...... وہ شوہر بھی اپنی بیوی کو خوش رکھتا ہے...... جو شاگر داستاد کو خوش رکھے...... استاد بھی خوش رکھتا ہے...... اس طرح یاد رکھو...... اگر خوش حالی میں رہنا چاہتے ہو...... تو پالنے والے کو خوش رکھو......

جو تو میرا تو فلک میرا زمین و آسمان میرا
اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

دوستو!...... اگر اللہ ساتھ ہے تو سمجھ لو سارے کائنات آپ کی مٹھی میں ہے۔

باب نمبر 29

باوضو رہنے کی برکت سے روزی میں اضافہ

ایک اور بات بتا تا چلوں...... کام آسان کرنے کے لیے اللہ کا محبوب بننے کے لئے باوضو رہا کرو...... جو باوضو رہتا ہے...... اس کو تین چیزیں ملتی ہیں...... اللہ رزق کشادہ کرتا ہے...... شیطان اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے...... اور اللہ اسے محبوب بنالیتا ہے...... باوضو رہنے کی مشق کرو...... جب ٹوٹے پھر کرو...... جب ٹوٹے پھر کرو......

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں...... یا رسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں میرا رزق بڑھ جائے...... کیونکہ آج کل اسی کا زیادہ زور ہے...... تو یہی باتیں میرے ذہن میں آرہی ہیں...... یا رسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں...... اِنْ یُوَسَّعَ عَلَیَّ رِزْقِیْ...... میرا ارزق کشادہ ہو جائے......

تو آپ نے فرمایا......

اَدِمْ عَلَی الطَّهَارَةِ يُوَسِّعْ عَلَيْكَ رِزْقُكَ......

تو باوضو رہا کر...... اللہ تیرا رزق بڑھا دے گا......

باب نمبر 30

تنگی کے بعد آسانی اور غم کے بعد خوشی کا انتظار کریں

اللہ تعالیٰ نے ہر تنگی کے بعد آسانی ..... اور ہر غم کے بعد خوشی کو پیدا کیا ..... مسلمان کو یہ حسن ظن ..... اور امید رکھنی چاہیے کہ ..... اگر اسے کوئی پریشانی لاحق ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ اسے آسانی ..... اور خوشی نصیب فرمائیں گے ..... کیونکہ جب غم کی شدت بڑھتی ہے ..... اور امید کے تمام راستے مسدود ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں ..... تو اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی میسر آتی ہے ..... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ ......

(سورۃ الم نشرح، پ ۳۰)

ترجمہ: ''پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے ..... بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے'' ......
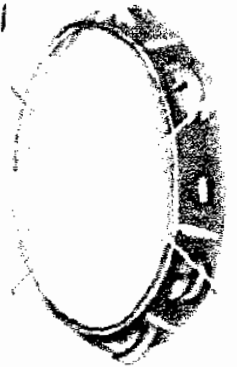
یہ وہ تسلی ہے ..... جو اللہ تعالیٰ نے سرور کونین محمد ﷺ ..... اور صحابہ کرام ؓ کو اسلام کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے پر دی ہے کہ ..... عنقریب تمام مصائب غم دکھ ..... اور پریشانیاں ختم ہو جائیں گے ......

ایک تنگی کے بدلے دو آسانیاں

1 ......اگر اللہ رب العزت اپنے بندوں میں سے کسی کے اوپر مشکل حالات بھیج دیتے ہیں......تو ان حالات کے بعد اس کو پہلے سے بھی زیادہ بہتر حالات عطا فرما دیتے ہیں۔

اسی لئے ارشاد فرمایا......

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (الم نشرح: ۵۔۶)

ترجمہ: ''بے شک ہر تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے......یقیناً ہر تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے''......

چونکہ ایک ہی بات کو دو دفعہ دہرایا گیا ہے، اس لئے مفسرین نے لکھا ہے کہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ، جتنی تنگی آتی ہے، اگر بندہ اسے صبر کے ساتھ برداشت کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس سے دوگنی آسانیاں پیدا فرما دیتے ہیں......

اسی مضمون کو کسی شاعر نے ایک شعر میں یوں بیان کیا......

اِذَا اشْتَدَّتْ بِکَ الْبَلْوٰی فَفَکِّرْ فِیْ اَلَمْ نَشْرَحْ فَعُسْرٌ بَیْنَ یُسْرَیْنِ اِذَا فَکَّرْتَہٗ فَافْرَحْ......

ترجمہ: ''جب تیرے اوپر سخت مصیبت آ جائے......تو الم نشرح میں غور کر کہ......ایک تنگی دو آسانیوں کے درمیان ہے......جب تو غور کرے گا تو تیری مصیبت ختم ہو جائے گی......اور تو خوش ہو جائے گا''......

باب نمبر 31

کم ہمتی سے بچیں اور قوت ارادی سے کام لیں

میرے عزیزو!...... حضور کی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ...... اللہ تعالیٰ کم ہمت اور پستہ ارادی کاہلی سستی جیسی بری صفات کو پسند نہیں کرتا ...... بلکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے...... جو رزق حلال کے حصول کے لئے ہمت سے کام لیتے ہیں...... کوشش کرتے ہیں...... گھر میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھتے۔ بلکہ کوشش کرتے ہیں...... بھاگ دوڑ کرتے ہیں......

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک پیاری دعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ محنت ...... اور بلند ہمتی کے ساتھ اپنے کاموں کو پورا فرماتے ...... اور یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَلَدِ الْفَاجِرِ وَعَجْزِ الثِّقَةِ

ترجمہ: ”اے اللہ!...... میں آپ سے فاسق شخص جیسی جرأت ...... اور خود اعتمادی کی کمی سے بھی پناہ مانگتا ہوں“......

باب نمبر 32
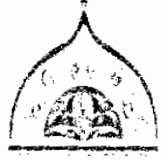
محنت اور کوشش کو ترک نہ کریں

میرے دوستو!...... آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کی تاریخ گواہ ہے......

کہ جن لوگوں نے مثالی...... اور ناقابل یقین کارنامے انجام دیئے اس کارنامے کی جڑ ہمت...... اور حوصلہ بنا...... ان لوگوں نے عزم کرلیا کہ...... مجھے فلاں کام کرنا ہے...... تو جب تک انھوں نے وہ کام نہ کرلیا...... اس وقت تک کوشش نہ چھوڑی......

ہمارا کام ہے...... کہ ہم ہمت حوصلہ سے رزق کی تلاش میں...... نوکری کی تلاش میں نکلیں...... اور اللہ سے مانگے بھی...... ہمیں مایوس ہوکر عورتوں کی طرح گھر میں نہ بیٹھیں...... کیونکہ جب گھر میں ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں گے...... تو شیطان کو موقع ملے گا...... کیونکہ خالی بیٹھنا یہ شیطانی کارخانہ ہے...... ایسے آدمی کو شیطان ناشکری کے خیالات ڈالتا رہتا ہے...... جس سے بے سکونی اور بڑھ جاتی ہے......

ہمارے اسلاف کا معروف قول ہے:

اِرَادَةُ تُكْسِرُ الْحَدِيْدِ......

مضبوط ارادہ لوہے کو بھی توڑ دیتا ہے......

اولاً اسبابی تدابیر کریں پھر توکل

مشکلات سے نجات...... مصائب سے چھٹکارہ...... اور مسائل کے حل کے لیے انبیاء علیہ السلام لوگوں کو ذکر وفکر توبہ استغفار...... فقط حمد وشکر...... اور دعا ہی کی تلقین نہیں کرتے تھے...... بلکہ سب سے پہلے حاضر وسائل کو بروئے کار لانے کی ترغیب وترکیب سمجھایا کرتے تھے...... حضرت آدم علیہ السلام سے جنت معلی میں جب خطا سرزد ہوئی...... تو وہ اپنے ننگ وعار کو ڈھانپنے کے لیے جنت کے پتوں سے ستر پوشی کی کوشش کرتے رہے...... حضرت نوح علیہ السلام سیلاب سے بچنے کے لیے کشتی بنا رہے ہیں...... جب کہ ان کے مخالف انہیں مسلسل استہزاء...... اور مذاق کا نشانہ بناتے رہے...... خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب تنہائی محسوس کی...... تو اپنی معاونت کے لیے نیک...... اور صالح بیٹے کے لیے رب کے حضور دعائیں مانگتے رہے...... جناب موسیٰ علیہ السلام ظالم...... اور سفاک حکمرانوں سے جان بچانے کے لیے دوبارہ ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے......

حضرت یعقوب علیہ السلام نے قحط سالی سے بچاؤ کے لیے اپنے جواں سال بیٹوں کو مصر کے دور دراز سفر پر روانہ کرتے ہوئے...... وہاں کے حالات...... اور قانون کے احترام کے پیش نظر یہ تلقین فرمائی کہ...... میرے بیٹو!...... شہر میں داخل ہونے کے لیے ایک ہی راستہ اختیار نہ کرنا......

رزق کے لئے کوشش کے فضائل

ذیل کی حدیثوں کا مطالعہ کرتے ہوئے غور کیجئے کہ...... حضور ﷺ نے کاموں کی ترغیب کس طرح دلائی ہے......

تجارت کی فضیلت
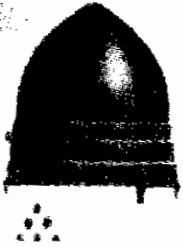
تجارت کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا......

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ......

(ترمذی: کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی ایاھم، رقم ۱۲۰۹۔ ابن ماجہ: کتاب التجارات، باب الحث علی المکاسب، رقم ۲۱۳۹)

''سچے تاجر کا حشر انبیاء صدیقین اور شہداء وصالحین کے ساتھ ہوگا''......

زراعت کی فضیلت

زراعت اور کاشتکاری کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا......

مَامِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْیَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ طَیْرٌ اَوْاِنْسَانٌ اَوْبَھِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ بِہٖ صَدَقَۃٌ......

(بخاری: کتاب الحرث والمزارعۃ، باب فضل الزرع والغرس اذا اُکل منہ، رقم ۲۳۲۰۔ مسلم: کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، رقم ۳۹۹۔ ترمذی کتاب الأحکام، باب فی فضل الغرس، رقم ۱۳۸۲۔ مسند احمد: ۳/۱۴۷، رقم ۱۳۰۷۶)

''جب مسلمان کاشتکاری کرتا ہے..... یا کوئی پودا لگاتا ہے

.....اور پھر اس سے کوئی پرندہ..... چوپایہ..... یا انسان مستفید ہوتا ہے..... تو اس کی طرف سے یہ عمل صدقہ تصور کیا جاتا ہے''.....

دستکاری کی فضیلت

دستکاری .....اور صنعت وحرفت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا.....

مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ.....

(بخاری: کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، رقم ۲۰۷۲)

''کسی آدمی نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے زیادہ لذیذ کھانا نہیں کھایا ہوگا''.....

مَنْ اَمْسٰى عَامِلًا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ اَمْسٰى مَغْفُوْرًا لَهٗ.....

(معجم الطبرانی الأوسط ج۸ ص ۲۵۷، رقم ۷۵۱۶)

''جو شخص کام کرتے کرتے شام کردے.....اور تھک جائے.....اللہ اسے معاف فرمائے گا''.....